

چون باغ کجین نعلین و فصل خلائی و زمان

ایده اشعار مرثیه و مثنوی و سبزه اشعار و مناسبات نوادر از آینه طاهر مرثیه و مثنوی



از کلام خدایت انصاف آرد مرثیه گویان باغی ذاکران گرامی به سر علی حسامی صاحب تاج المیزان

چون باغ کجین نعلین و فصل خلائی و زمان
چون باغ کجین نعلین و فصل خلائی و زمان

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ و سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے۔ یہی نہرست مطول ہر ایک شائق کو چاہے غامد سے مل سکتی ہے جسکے عائد و ملاحظہ سے شائقانِ اصل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل ایچ سکتے ہیں غصے جو سادے ہیں انہیں بعض کتب مرثیہ و نظم فقار و وفارسی و عربی و فارسی کی دیکھ کر تے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب مرثیہ و نظم فقار و وفارسی ہر باب میں مجموعہ مرثیہ میر عشق جلد اول۔ کہ نام تاریخی اسکا گلزارِ غم ہے۔ یہ مجموعہ نایاب رونق مجلس غرا و سیلہ نوٹ و نگار احوال شہیدانِ کربلا علی المرتضیٰ از تصنیفات افصح الفصحا بلوغ الباطن علیہ السلام جناب سید حسین میرزا صاحب تخلص بہر مشق اسطیق اللہ مقامہ اس مجموعہ کی دو سہلیدین ہیں جلد اول میں بہت رباعیات و بیہ سلام آؤں گا کہ اور مجموعہ یہ ہے سید صاحب جناب صاحب پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تامل جناب صاحب

دوم میں تیس مرثیہ ہیں۔ مجموعہ مرثیہ میر بونس۔ یہ مجموعہ نادر و گوہر ہے بہارِ رونق شعر عرا و سیلہ نوٹ و نگار ذبیحہ شہیون و شہین جامع مصائب ابی عبد اللہ محمد حسین علیہ السلام ہے مضمون جگر خراش جس سے دل انس و جان پاش پاش سوختگان آتش غم کشگان خنجر الم و مگر حالات اصحاب و اولاد و امام ہمام ہے سلطان الذکرین ملاذ الشعارین میر نواب صاحب مرحوم المتخلص بہ بونس برادر میر انیس کا یہ کلام بلاغت نظام ہے جیسا شہسودہ نازک خیالی و موشگافی و مضمون نگاری ازہند ساروم و شام ہے اسکی تین جلدیں ہیں۔

علیہ السلام علی الترتیب ہے عجیب خوبی اور عمدگی سے نظم ہوا ہے ہر مرثیہ اسکا ملاحظہ علیحدہ چھپایا گیا ہے۔ مجموعہ مرثیہ میر عشق جلد دوم۔ کہ نام تاریخی برہانِ غم ہے یہ مجموعہ ایک ذخیرہ ایسے نادر مرثیوں کا ہے جسکا نظیر و مثل نہیں ہے ہر بین وہ درد و آقا و قوم ترکہ جسکے سننے سے دل کو بیتابی اور بقیارسی حاصل ہوتی ہے سو گواران ماتم جناب۔ یہ شداد حب اس نادر مجموعہ کو ملاحظہ فرماؤ گئے مرزبان سمجھ کر بہتہ حب دلی سے ہدیہ لینگے۔

صنایع مجید مکافضل خلائی و زین
چوین این چنین این چنین این چنین

از بیه اشک دیزی مومنین و سبیل استحصالی مناسبت بخواه اراک نامہ طاهرین



از کلاس سید متی افغانم که در مشهد کجای می دانران گرامی بر علی صاحبخانه انیس

طبیعی می منشی نو کشفی به طبع برین طبع برین



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

ایسا ہے ہر دم نہیں لہرا ابر کا
حال دس سو پویشہ ازل کا

کیا کیا کہوں کیا کیا ہے عنایا
ہو باعث ایجاد جہان اذات محمد

باطن میں بھی فیض و کائنات میں بھی
اول بھی سبوں سے وہی خیر ہے

مصابیح عالمین
واللہ اعلم بالصواب

مصابیح عالمین
واللہ اعلم بالصواب

مصابیح عالمین
واللہ اعلم بالصواب

عالم میں وہ آیا تنہا پہل سو ہوا
حق اور کسا رضا جو وہ ضابطہ غنا

پیشہ برحق کی ہو کیا نعت کسی
خالق کو مہمات ہو کیا نعتی

جبریل میں کو بھی نہ مان فل کیا حق
یا حمد مختار با ذات نہ اسی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

[illegible][illegible]

<p>۴۴ خیزات خدا کوئی نہ تھا یاد کیا مادر نہ تھی جو چچائی سے لیا اگر کسی کیا بابا کا تو کیا جی بھی نہ تھا اب رویدار روزی تر تھے دادا کے اپنے بچوں کی</p>	<p>۴۵ خالق کو تو تو تھی جی شاکر کی چاندنی میں دیکھو تلوں کے مقصود جس جی میں کیا دعوت سلا م پر سین میں جان اب کس کی جگہ پر</p>	<p>۴۶ کفار تو تھے ایک تھے دینا دوبابہ جو ہوئے سچوں کے لیے کیا کیا گر زمین دادا والے کو کس طرح جو جس سے گھر گھر گیا</p>
<p>۴۷ بیکس پہ عجیب چادوٹھ طفلی میں چلتا تھا اتنو بھی کوئی پوچھنے والا نہ رہتا تھا</p>	<p>۴۸ راحت نہ ملی باد شہزہ بن دہشہ کو ہر اک نے کس قتل محمد پر کر کو</p>	<p>۴۹ یاں تک تھے عداوت تھی اچھل لھیر کو مجرع کیا سنگ ہو حضرت کی چپک کو</p>
<p>۴۹ وہ صغیر سن آٹھ وہ تہائی کی آفت تھا کہ دل نازک پہ وفور غم غمت کفار سے رہتا تھا زبیر غم غمت چھپ چھپ کر کیا کرتے تھے خالق کی</p>	<p>۵۰ جن کو کہنے نہ تھے تھے جگہ پر ان کو نہ تھا کہ جگہ پر ان کو نہ تھا کہ جگہ پر ان کو نہ تھا کہ جگہ پر</p>	<p>۵۱ گنگا گنگا دوس شاہ کی کعبہ پر وہ جی میں ماتی ماتی ماتی ارشد و سیم بارونو کو شیل شیل منظور تھا کہ دیکھ جائے</p>
<p>۵۲ مظلوم کی طاعت کی شکر کرتے تھے قدسی احمد کی پیتی پر بگاڑتے تھے قدسی</p>	<p>۵۳ وہ کہتے تھے ساحر ہے جوں سکاہم کذاب ہے کاذب کی نصیحت سنو تم</p>	<p>۵۴ پیدہ بیون نے کی سخت بدی شام سو توڑا اور دندان بنی سنگ تم سو</p>
<p>۵۴ کرتا تھا فرشتے نہ تھے خالق کی جوباب اگرچہ پہننے والے والد دار آن حفاظت کو یہ تھے بچہ جیو صلات اور سلام پر</p>	<p>۵۵ تھا خفا کوئی راہ میں اس کی اور سنگ لی سے کوئی پوچھا تھا نامہ زانو کوئی دیکھتا تھا پوس چاندیہ کو دیکھتے تھے</p>	<p>۵۶ جس شخص کی جودہ شہر کی تو تباہ ہے فروغ کو سکا نہ تھے جوان جوان ہوئے بچہ بچہ پانی جیو دیا آب و دم تیغ علی نے</p>
<p>۵۷ حاجت ہوئی کونہ مادر نہ پدر کی برہن ہوئی سے فروں قدر گھر کی</p>	<p>۵۸ پیرنوں نظر آتا تھا سرور کی بہر جاتے تھے سب گائیں کیے گرا</p>	<p>۵۹ پانی جو دیا آب و دم تیغ علی نے سر سبز کیا کاشن اس لام نہی نے</p>

<p>مرثیہ جوت بوقت ہو اکفر فضلالت صلیب تک اور دور ہو اکفر کاشن دین شوق شای روزگاری سے جا بسیدین میں جیو جیو پہچاں دینے میں ہو کسید لوالاں</p>	<p>مرثیہ افسوس مرثیہ صلیب تک بہت مرثیہ صلیب تک مظلمہ کہ چھوڑ کر کھاوے لکھ لکھ ترام جہان میں نہ لکھ لکھ</p>	<p>مرثیہ جوت بوقت ہو اکفر فضلالت صلیب تک اور دور ہو اکفر کاشن دین شوق شای روزگاری سے جا بسیدین میں جیو جیو پہچاں دینے میں ہو کسید لوالاں</p>
<p>الباغضان اگلی ہستی کو چمن میں طاقت نہ رہی بیٹھے اوٹھنے کی بد میں</p>	<p>ناچار انھیں چھوڑ کر تلپوں مرثیہ انکے لیے تریبکی مری روح لحد میں</p>	<p>واحد فواندین بڑی حق کی ضامین مرد ہے کہ دیکھا جو غل حکم خدا میں</p>
<p>مرثیہ جوت بوقت ہو اکفر فضلالت صلیب تک اور دور ہو اکفر کاشن دین شوق شای روزگاری سے جا بسیدین میں جیو جیو پہچاں دینے میں ہو کسید لوالاں</p>	<p>مرثیہ افسوس مرثیہ صلیب تک بہت مرثیہ صلیب تک مظلمہ کہ چھوڑ کر کھاوے لکھ لکھ ترام جہان میں نہ لکھ لکھ</p>	<p>مرثیہ جوت بوقت ہو اکفر فضلالت صلیب تک اور دور ہو اکفر کاشن دین شوق شای روزگاری سے جا بسیدین میں جیو جیو پہچاں دینے میں ہو کسید لوالاں</p>
<p>اوٹھنا ماریا سے تر حرق میں تم ہے دشمن تھے کہ وہ دینے جو تم ہے تو یہ ہے</p>	<p>مان باب کو تو ہوش ہو گا مریہ کون انکی خبر لیو گی اس درد و اہل</p>	<p>انھیں سویرا کہ مصحف یا نکا ورق ہے تاج رہو انکے یہ رضامندی حق ہے</p>
<p>مرثیہ جوت بوقت ہو اکفر فضلالت صلیب تک اور دور ہو اکفر کاشن دین شوق شای روزگاری سے جا بسیدین میں جیو جیو پہچاں دینے میں ہو کسید لوالاں</p>	<p>مرثیہ افسوس مرثیہ صلیب تک بہت مرثیہ صلیب تک مظلمہ کہ چھوڑ کر کھاوے لکھ لکھ ترام جہان میں نہ لکھ لکھ</p>	<p>مرثیہ جوت بوقت ہو اکفر فضلالت صلیب تک اور دور ہو اکفر کاشن دین شوق شای روزگاری سے جا بسیدین میں جیو جیو پہچاں دینے میں ہو کسید لوالاں</p>
<p>فرماؤ تھے دو نو پندہ اجان محمد پڑمرد ابھی سے بین یہ کجاں محمد</p>	<p>اندیشہ کی جاگہ ہے یہ عورت کا محل ہے جو زندہ ہے اکدن او سو پیش اجل ہے</p>	<p>میں ساتھ مہار جو ہوں جو لکھ لکھ ہو گے مجھ اسی تقریب کو کوثر ہو گے</p>

۱۱۱

<p>چھوٹوں کے ساتھ کسی طرف اگر لڑا ماشتق ہوں میں اسکا خدا کا پیارا و افسوس کہ بعد میں یہ بھی ہو گیا انچ اسکا کوئی بھی نہ ہو گیا</p>	<p>جو کام کرنا ہو سب ہو گیا باقی کوئی حق اسکا چھوٹوں کو جو کام کرنا ہو سب ہو گیا باقی کوئی حق اسکا چھوٹوں کو</p>	<p>نہایت سے نہ رہی جفا خلق وہ میرا چھوٹوں تو میرا جان پروری جہاں کہ وہ خدا و مہر عالم پروری میں اگر تار ہوں تعظیم اسکی ہو</p>
<p>سمجھتے نہ وہی جو اسے باعث ہو وہ نکلا مختر یہ ہے احمد مختار کے گھر کا۔۔</p>	<p>میں دشمن حیدر پر رعایت نہ کرونگا مخبر میں کبھی اسکی شفاعت نہ کرونگا</p>	<p>اوس نور نظر پر مروت حق کا یہ کرم ہے با خط جلی عرش پہ نام اسکا قرم ہے</p>
<p>جانی جی میں یہ ہے وہی جی میں یہ اس نور میں نہ ہو نہ ہو خلق میں یہ جو دین ہے چھوٹوں اور اسکا لگا لگا جو دین ہے چھوٹوں اور اسکا لگا لگا</p>	<p>یہ سابق الایمان ہے یہ سابق الایمان یہ سابق الایمان ہے یہ سابق الایمان یہ سابق الایمان ہے یہ سابق الایمان یہ سابق الایمان ہے یہ سابق الایمان</p>	<p>و افسوس نامری اسکی کا دیوتا وہ میرا حق اسکی جی میں فوج وہ میرا حق اسکی جی میں فوج وہ میرا حق اسکی جی میں فوج</p>
<p>یہ واقف گنجینہ اسے ارسمان ہے یہ حجت حق ہے یہ امام و وہ جان ہے</p>	<p>اک عشق ازل سے اس ذات خدا سو بہنام خدا ہے یہ عنایات خدا سو</p>	<p>جو بعد مروتیک سلوک اسے کر گیا میں قبر میں اوں کا وہ جبر و مر گیا</p>
<p>جو دوست ہوا اسکا وہ دوست ہوا جو دوست ہوا اسکا وہ دوست ہوا جو دوست ہوا اسکا وہ دوست ہوا جو دوست ہوا اسکا وہ دوست ہوا</p>	<p>یہ صاحب اولاد کو کاوند ہے یہ صاحب اولاد یہ صاحب اولاد کو کاوند ہے یہ صاحب اولاد یہ صاحب اولاد کو کاوند ہے یہ صاحب اولاد یہ صاحب اولاد کو کاوند ہے یہ صاحب اولاد</p>	<p>نار اسکو کیا جنت ہے جنت کی کیا بیدار و بیدار اسکو یہ جنت کی کیا بیدار و بیدار اسکو یہ جنت کی کیا بیدار و بیدار اسکو یہ جنت کی کیا</p>
<p>جسکو کہ یقین اسکی مانت کی منہ ہے قائل وہ محمد کی رسالت کا نہیں ہے</p>	<p>یہ ہم گنہگار و گنہگار کا رب سے ہوگی مری امت کی نجات اسے سب سے</p>	<p>جس شخص سو نہ ہر کانہ کچھ نہ چلیگا وہ تائب ابد اتش و دوزخ میں چلیگا</p>

۵۵
ملک و تران سبکی جو کیں غل
اوس صدمہ سو محبیب الہی جو غنیمت دردا
کیا غلام کی کیا قیمت کہ جس کی غنیمت ہو خدا
تجربہ جو قیمت کہ جس کی غنیمت ہو خدا

کہنا بنیان کا کلمہ حق میں نبی کے
محبوب خدا سے یہ سخن برادری کے

وضع
از مودت و انصاف کی جامع و شریف
جلیلہ قرین کیم خالق اکبر
اکلام اس حسن و جلال
جو کمال کو اس شخص
نہیں دیکھ سکتا

کونین میں لعن و سہیہ کیوں مشرک کا
کافر ہے وہ خود کفر میں اس کے جسے شکر ہے

۱۰۰
 اصحاب سرفراز کرامت و جلال و کبریا
 وہ ہیں جن کا ذکر ان ہی وصفات پر ہو گیا
 سب و شکر کر کے ان ہی وصفات پر ہو گیا
 کہ یہ تبار و تریب شریف شاہ و عالم

فرمانے سخن صبر کو حیدر کو بلا کے
زیر اکو بہت پیار کیا چھاتی لگا کے

<p>۱۷۱ اوسدن ہی سوچا اور فخر و شکست نہرا کبھی قوی متعین کبھی جلیکدار جبریل امین نے یہ کہا اے اکبر خالق نے غیب پوچھی جو یا احمد مختار</p>	<p>۱۷۲ عجیب کی طرح سے تیرا تیرا قیاس تیرے ہی شخص سے لگی لگی صورت بیان اسکی لادین جو دین کا پیر جبریل نے کہنے لگے اوس وقت ہو پیر</p>	<p>۱۷۳ فنا و فانی اس سے غیب سب سبسا نہدی پوچھی کیا کہہ کر ایزد مختار جان و تن اچھا کر وہ مالک مختار ہر حال میں خالق کی خوشی ہو مختار</p>
<p>ہر چیز عیان او سپہر اک از مناج تم پر بیکہ الطاف خدا و وہ جہان ہے</p>	<p>اے دواسر صابر و شکا ہے محمد خالق نے بلایا یہ تو حاضر ہے محمد</p>	<p>کہ قبض مری روح کہ نہ تو خوشی نہ مشتاق طاقات جناب احدی ہوں</p>
<p>۱۷۴ چو چاہے کہ کس طرح سے بیان کیا کیا حال تو ہو نہ ہو یہ ہر مختار حضرت کو کہ عشق میں غفلت نہ الطاف خدا کو دین بیان کیا مختار</p>	<p>۱۷۵ پس کس طرح سے روح میں بیان کیا تیرا پس تھا کہ وہ با صدا و بیا تیرے بجا لاکو اسخون لب پہ لایا خادم نے شرف اکو قد پوچھی بیا</p>	<p>۱۷۶ جناب یہ ملک الموت سے فرمایا مختار زیر اکو بیا چنانی لگا یا بصدافخت رو کہ کسا اس فراموشی میں نہ میر سپر کو سونو کو فانی فاخت</p>
<p>ایذا و مرض سہ نہیں گھبراتا جبریل پیر آپ کو منہ مہبت پاتا ہر جبریل</p>	<p>یہ آپکا اعلیٰ ہے مقام اس شہر والا فرمایا یہ خالق نے سلام اس شہر والا</p>	<p>نہ کہ کو کبھی دیکھتے تھے گاہ علی کو تریش تھی اشکو نہ یہ وقت تھی گنجی</p>
<p>۱۷۷ اکرم و عبادی ملک امت و اولاد دواؤں مجھے آگیا سب سب کلام جبریل کی عرض مبارک و فہم پیر قابض روح ہو کر و قید عالم</p>	<p>۱۷۸ فنا و فانی اس سے غیب سب سبسا نہدی پوچھی کیا کہہ کر ایزد مختار جان و تن اچھا کر وہ مالک مختار ہر حال میں خالق کی خوشی ہو مختار</p>	<p>۱۷۹ فنا و فانی اس سے غیب سب سبسا نہدی پوچھی کیا کہہ کر ایزد مختار جان و تن اچھا کر وہ مالک مختار ہر حال میں خالق کی خوشی ہو مختار</p>
<p>اسنے کہی نصرت مہنیں مانگی ہو کسی ہر اذن طلب حکم جناب احدی سے</p>	<p>وہ کہی چو حکم رسول مدنی ہو محبوب کی میر سے نہ کہن دل شکنی ہو</p>	<p>مہمان سے یہ اس پر ارم و غم ہے جہا نہیں واحد حیات اسکی بہت کم ہے جہا نہیں</p>

<p>۴۴۴</p> <p>اب کیسے کیسے دلی خدا کی عبادت کیلئے احکام سے لست کی پوری پوری کیلئے کیا یہ نہیں ہے جو عبادت کیلئے اب کیسے کیسے دلی خدا کی عبادت کیلئے</p>	<p>۴۴۵</p> <p>میں چھوٹی تھی سب سے بڑی کیا کیا مادر سے زیادہ مجھے بابا نے کیا کیا میں سوتی تھی اور آپ رات کو نہ سوئی مزار پر آپ کو نہ رو کیا کیا</p>	<p>۴۴۶</p> <p>کج کجھونے کو کجھونے کیلئے نیک کیسے کیسے دلی خدا کی عبادت کیلئے حضرت مجھ کو رات کیسے کیسے سو آپ اور خالق سے بے لوث دعا</p>
<p>۴۴۷</p> <p>اب دوشہ شہقت سے پر جا گیا کون اس سے چھاتی یہ پہلا و گیا کون</p>	<p>۴۴۸</p> <p>منہ پر بڑی بیٹی سو روپوش رہا میں رو کر چلائی بہون خاموش رہا</p>	<p>۴۴۹</p> <p>کیونکر کھن و کور کی تیر کرو گیا کن ہاتھوں سے میں ایک پر قدین دھرا</p>
<p>۴۵۰</p> <p>پلائی تھی نہ بھولتی کس کو میں رات میں سو رہتی تھی</p>	<p>۴۵۱</p> <p>نانا کے اب کیسے کیسے مائیں سے دولت دیدار کر</p>	<p>۴۵۲</p> <p>تیر تیر تیر تیر تیر تیر اور اور اور اور اور اور</p>
<p>۴۵۳</p> <p>بیتاب میں ہوتی تھی بوہو تھی اب بھرتک امینک نہ بایں کو</p>	<p>۴۵۴</p> <p>ان دونوں کی مظلومی و تنہائی کا ہے ماور بھی تو صمان ہو فقط پاک و ہے</p>	<p>۴۵۵</p> <p>منہ پر سو گیا کو بھی کرا تھے دونوں رو کر بھی چھاتی سو لپٹ ہاتھ تھے دونوں</p>
<p>۴۵۶</p> <p>کون اب کیسے کیسے کون اب کیسے کیسے</p>	<p>۴۵۷</p> <p>نور کو کیسے کیسے نور کو کیسے کیسے</p>	<p>۴۵۸</p> <p>نانا کو کیسے کیسے نانا کو کیسے کیسے</p>
<p>۴۵۹</p> <p>مظلوم و یتیم آج مجھے گرو بابا کیا قہر ہے زہر انہ موئی مر گرو بابا</p>	<p>۴۶۰</p> <p>صاہر نا ایذا سی کو فاقہ کشی کی واہنگہ کر ٹوٹ کئی آج عشی کی</p>	<p>۴۶۱</p> <p>کہ تو تھے کبھی انکھیں نہیں کھولتے نانا آرزو میں ایسے کہ نہیں بولتے نانا</p>

<p>۴۴</p> <p>اب کیوں پوچھتا ہے کہ تیری جیہٹ کیوں نہ ہو بہر حال تو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو</p>	<p>۴۵</p> <p>کیوں غم نہ کرے گی تیری جیہٹ کیوں نہ ہو اوستے وہ تیری جیہٹ کیوں نہ ہو</p>	<p>۴۶</p> <p>بہتات نہ کرے غم نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو مظلوم کے اک آہ کیوں نہ ہو</p>
<p>جستے ہو تو دنیا میں تمہیں کیا ملیگا نانا سا ملے جانے والا نہ ملیگا</p>	<p>بسن نہ سلطان سالت سی دی کی کچھ عزت و توقیر کی آں نبی کی</p>	<p>رسی تو ادھر نہ ہو تھی مگر مدین علی کی مرقد میں او دھر روح تیری تھی مگر کی</p>
<p>۴۷</p> <p>تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو</p>	<p>۴۸</p> <p>تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو</p>	<p>۴۹</p> <p>تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو</p>
<p>ما تم تھا ملک میں رسول عربی کا تھا قوم نبی جانیں غل سینہ نبی کا</p>	<p>جس خط پر ہو نبی ہر شہر جن ملک کی کی چین کو پرست وہ سداغ خاک کی</p>	<p>جب حشر کو یہ دفر جان ہو کھلے گا اس ظلم کا بھی حال اسی روز کھلے گا</p>
<p>۵۰</p> <p>تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو</p>	<p>۵۱</p> <p>تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو</p>	<p>۵۲</p> <p>تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو تھانہ نہ ہو تیری جیہٹ کیوں نہ ہو</p>
<p>پرسا بھی دیا گو نہ زہر اوستی کو پچھن کیا روح رسول عربی کو</p>	<p>ہو مجھے غم اور دیا پاپا کو غم میں دیجان ہو محسن معصوم شکر میں</p>	<p>باریکب جو کہ تیرے قریب پہنچا خاموش کیا کہ تیرے قریب پہنچا</p>

<p>۴۱</p> <p>پیش قدمی نامہ شریف کسی شے پر نہ تھی توجہ مستطوع نامہ شریف آریا سید حق اعظم</p>	<p>۴۲</p> <p>اگر شہسوار کی توجہ اور بیرون دیوانے کھینچا کر چلا کر کھینچا کر چلا کر</p>	<p>۴۳</p> <p>عالمین کی ولادت کعبہ کبریا کی ولادت سن پیدائش آریا سید حق اعظم</p>
<p>ایسا کسی کو خلق میں رتبہ ملا نہیں ساری خدا کی شان ہے لیکر خدا نہیں</p>	<p>دریا بیرون صرف اور قلم اختتام بیرون لیکن نہ شیریں کے فضائل تمام بیرون</p>	<p>ارکان کعبہ راست ہیں تو عظیم کیلے مہربانم ہے شاہ کی تسمیہ کیلے</p>
<p>۴۴</p> <p>ظاہر علی کی ذات ہے خفا بزدل سے صفت ہے درجست خفا میں وہ بیدین لہر ہے جہت خفا پیدا ہے پیر محمد علی طاعت خفا</p>	<p>۴۵</p> <p>ظہار فضل شرف سے مظہر عجز و خفا نور شریعت بادیا اور نور شریعت خفا جو جہ سے زمین پر گزرتا ہے شریعت خفا کعبہ جہ سے زمین پر گزرتا ہے شریعت خفا</p>	<p>۴۶</p> <p>پیدا ہے پیر محمد علی طاعت خفا پیدا ہے پیر محمد علی طاعت خفا پیدا ہے پیر محمد علی طاعت خفا پیدا ہے پیر محمد علی طاعت خفا</p>
<p>قیمت نہ دوں گا کوئی جسکی حجامین سائل کو بخش دی وہ انگوٹھی نمازین</p>	<p>اعمار عیسوی کئی باری دکھا دیے تھامہ اثر زبا نہیں کہ مرے جلا دیے</p>	<p>کب رتبہ تھامہ اور پیر میر کے واسطے دیوار کعبہ شرف ہوئی تھامہ کے واسطے</p>
<p>۴۷</p> <p>پیش قدمی نامہ شریف کسی شے پر نہ تھی توجہ مستطوع نامہ شریف آریا سید حق اعظم</p>	<p>۴۸</p> <p>اگر شہسوار کی توجہ اور بیرون دیوانے کھینچا کر چلا کر کھینچا کر چلا کر</p>	<p>۴۹</p> <p>عالمین کی ولادت کعبہ کبریا کی ولادت سن پیدائش آریا سید حق اعظم</p>
<p>ہر راست پر وہی جسے حیدر سوار ہے حب علی نہ ہو تو عبادت گناہ ہے</p>	<p>کس کا بغیر مصحف ناطق یہ کام تھا پہونچا او دھڑ چو پاؤں تو قرآن تھا</p>	<p>میرپاشاں کعبہ تھامہ و رپو گیا کعبہ خدا کے نور سے معمور ہو گیا</p>

اور قلم اختتام بیرون
لیکن نہ شیریں کے فضائل تمام بیرون
پیدا ہے پیر محمد علی طاعت خفا
پیدا ہے پیر محمد علی طاعت خفا
پیدا ہے پیر محمد علی طاعت خفا
پیدا ہے پیر محمد علی طاعت خفا

۱۰۷ ایکھا کے گھر میں جو وہ غریب تھا شہریت کا ملک میں غریب وہم تو جمال سے تانندہ باہر ایک تلبیہ پڑھ کر کلام	۱۰۸ پیدا ہوا آج دو عالم کا پیشوا زیادہ جسکے جسم پر شریف دست خدا میر بشارت افشا باب قوت قوت بازو و مصطفیٰ	۱۰۹ موسو اوصالیہ صفت دو بارش تھا نغمہ سے محن کعبہ میں نظر پاش تھا	۱۱۰ روح القدس کہ پوچھا نہ پائی شودہ سر عبید و جاں اسکی گھر میں ہمارا دل تو لہو علی جہیز تو پوچھی بھجی کب کب پوچھی	۱۱۱ حق ہو کہ قبلہ دو جهان وہ ولی ہوا اعلیٰ ہو تھا تو اسم مبارک علی ہوا	۱۱۲ اگر دین پہ ایک کیسے پوچھی اویس کوئی وہ خلیفہ کیسے پوچھی کعبہ اگر تشریف لے گئے کسے پوچھی کچھ تازہ حادثہ ہو بالاسر جان	۱۱۳ برپا نشان دین ہو علم ذوالفقار ہو مزدو یک ہو کہ وحی خدا انکس کار ہو	۱۱۴ حب علی کا چشمہ کو تیرے ہوش تھا فرمان حق سر شعلہ و نوح ہوش تھا	۱۱۵ آئی ندایہ حسن علی کا مہر ہے اوسم سے پہلے خلق ہو جو وہ نور ہے
--	--	---	---	--	--	--	---	--

۱۱۵
۱۱۴
۱۱۳
۱۱۲
۱۱۱
۱۱۰
۱۰۹
۱۰۸
۱۰۷

<p>۵۱۴ کجا کجا پارسوں غلامی کیا کیا جانتی غلامی لڑائی کے میں بھی کوئی نہیں مشغول پیشہ ہو کر رہی</p>	<p>۵۱۵ جدی سے لڑا اگر کدو کا کی وجہ سے کدو کی برباد و برفیق تھامین جانی مجھے نین یاد کی</p>	<p>۵۱۶ منوقت خلاصی پسند ہے ایک پیر پیر کا کدو کا ایک پیر پیر کا کدو کا ایک پیر پیر کا کدو کا</p>
<p>۵۱۷ الفت یہ بھی کہ دور نہ رکھا نگاہ سے گوارہ تھا قریب بہت خواہ نگاہ سے</p>	<p>۵۱۸ ہرین کار سازیاں ترمی باہر بیان ان نعمتوں کا شکر کروں کس زبان سے</p>	<p>۵۱۹ تیرا کوئی نظیر نہ اس کا نظیر ہے تو بادشاہ خلق ہے اور یہ وزیر ہے</p>
<p>۵۲۰ جو کدو کیسے گھڑی شفق جو کدو کیسے گھڑی شفق جو کدو کیسے گھڑی شفق جو کدو کیسے گھڑی شفق</p>	<p>۵۲۱ فرما کے یہ کلام شہنشاہ انبا آغوش کو لے کر دے سو آغوش کو لے کر دے سو آغوش کو لے کر دے سو</p>	<p>۵۲۲ پیرا بہت ہے جو کدو کی پیرا بہت ہے جو کدو کی پیرا بہت ہے جو کدو کی پیرا بہت ہے جو کدو کی</p>
<p>۵۲۳ فرما تو تھے یہ لشکر دین کا نشان ہے یہ جسم ہو مراد کی جان ہے</p>	<p>۵۲۴ نور خدا سے کعبہ میں رونق و چند ہے بانگ اذان و صوت اقامت بلند ہے</p>	<p>۵۲۵ جو دوست اس کا ہے وہ ہمارے حضور ہے دشمن ہو اس کا ہے مری جنت سے دور ہے</p>
<p>۵۲۶ کجا کجا پارسوں غلامی کیا کیا جانتی غلامی لڑائی کے میں بھی کوئی نہیں مشغول پیشہ ہو کر رہی</p>	<p>۵۲۷ کجا کجا پارسوں غلامی کیا کیا جانتی غلامی لڑائی کے میں بھی کوئی نہیں مشغول پیشہ ہو کر رہی</p>	<p>۵۲۸ کجا کجا پارسوں غلامی کیا کیا جانتی غلامی لڑائی کے میں بھی کوئی نہیں مشغول پیشہ ہو کر رہی</p>
<p>۵۲۹ کدو خوش ہو تو کدو رسالت پناہ سے رونا کبھی جو آیا تو خوف آہ سے</p>	<p>۵۳۰ کدو خوش ہو تو کدو رسالت پناہ سے رونا کبھی جو آیا تو خوف آہ سے</p>	<p>۵۳۱ کدو خوش ہو تو کدو رسالت پناہ سے رونا کبھی جو آیا تو خوف آہ سے</p>

مشیر امیر

<p>۱۳۱۱</p> <p>پیشانی چنان کنی که جانی را بدوید اور کمال کنی جملک الموت کی ط اوسکے سحر و جادو سے تیرے دل پر اچھڑی رہی ہے زانو پڑے ہوئے</p>	<p>۱۳۱۲</p> <p>نیکو ترین سونے کی کاشت بہترین کافور صابون اس شمشیر میں جو کور بیکار چھوڑی ہیں وہ جادو</p>	<p>۱۳۱۳</p> <p>آج چار مہینے میں تیرے دل کی اثر کو چھوڑ دینا وقت کو پناہ دینا تیرے نام صاحب ہو تو عین نفس تیرے دلوں کو</p>
<p>فرماتے ہیں کہ غم سے تجھے اب فراق ہو خوش ہو کہ تیری سانسے جنت کا باغ ہو</p>	<p>ہر منکر و نکر خوف ہمیں کچھ نہیں جید رہیں نا خدا تو تیری کا غم نہیں</p>	<p>کس سویراں ہو عالم طویل کے اوستا و فضل حق سے ہو در پیل کے</p>
<p>۱۳۱۴</p> <p>پیشانی چنان کنی کہ جانی سحر و جادو سے تیرے دل پر اچھڑی رہی ہے زانو پڑے ہوئے</p>	<p>۱۳۱۵</p> <p>بہترین سال عبادت کے اور زرق و برق خدا کے جو جی میں پڑے ہوئے اویسے شہید جی ہوئے</p>	<p>۱۳۱۶</p> <p>جہاد میں ملک و وطن کی فوجیں سول شافع دیں دست مطلق خدا کے کہ کام چاہے سوار اہلیت ہو جنت کا باب</p>
<p>گھبراہ چلو وقت کہ میں حق شناس گرو در میں عمر میری میں تو پاؤں</p>	<p>حب علی کی بی ہونید دل کا جام میں جنت کی ہونہ انیکل اوسے مشام میں</p>	<p>باہر ہر اس سوجوہ پر کائنات میں اس در سے جو کیا وہی ہو نیا ہشت</p>
<p>۱۳۱۷</p> <p>پیشانی چنان کنی کہ جانی سحر و جادو سے تیرے دل پر اچھڑی رہی ہے زانو پڑے ہوئے</p>	<p>۱۳۱۸</p> <p>پیشانی چنان کنی کہ جانی سحر و جادو سے تیرے دل پر اچھڑی رہی ہے زانو پڑے ہوئے</p>	<p>۱۳۱۹</p> <p>پیشانی چنان کنی کہ جانی سحر و جادو سے تیرے دل پر اچھڑی رہی ہے زانو پڑے ہوئے</p>
<p>یہ بھڑا ہے تو علی بھڑا ہے ایسا نہ ہو اسی بھڑا ہوتا ہے</p>	<p>اس طرح اوسکو ملتی ہو لذت مزین چو کو چون سلاقی ہو ماور کنارین</p>	<p>دشمن جو انکو میں دھیندو فردوس شیعین علی کا مقام ہے</p>

<p>۱۴ کھنڈا تو زمین جو فیر نہیں کھنڈا تو زمین جو فیر نہیں کھنڈا تو زمین جو فیر نہیں کھنڈا تو زمین جو فیر نہیں</p>	<p>۱۵ وہ در شاہیوں کو خالق خلقت وہ در شاہیوں کو خالق خلقت وہ در شاہیوں کو خالق خلقت وہ در شاہیوں کو خالق خلقت</p>	<p>۱۶ مطلع دو دم مطلع دو دم مطلع دو دم مطلع دو دم</p>
<p>بہر سوال جبکہ نگیرن آنے ہیں مولاجواب سب و سبلا و جاوین</p>	<p>اس بات کو سمجھتا ہوں جو عقل پر جید کی ذات قدرت حق کی لہر</p>	<p>واکلی زمین سے تربیت آسمانی کا کہتے ہیں جبکہ عرش و فرش اس مکان پر</p>
<p>۱۷ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ</p>	<p>۱۸ یوں آیت رسول کی تہ یوں آیت رسول کی تہ یوں آیت رسول کی تہ یوں آیت رسول کی تہ</p>	<p>۱۹ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ</p>
<p>شیعوں کے پاس اچھو چھو اور کھانسی حضرت تب اوکے ماتھ کپڑا کوٹھانے</p>	<p>اس طرح مصطفیٰ و علی کا مہر ہے دو آنکھیں جہ طرح سے ہیں اوکے</p>	<p>رحمت بھری ہو واکھ پرک گن فوٹ پہو چو جو صحن میں ہو واکھ مٹ میں</p>
<p>۲۰ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ</p>	<p>۲۱ شیش شیش تہ تہ تہ تہ شیش شیش تہ تہ تہ تہ شیش شیش تہ تہ تہ تہ شیش شیش تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۲۲ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ کیا کیا تو زمین کی تہ</p>
<p>زوج بتول پاک کو جو مانا نہیں حق تو یہ کہ حق کو بھی جانتا نہیں</p>	<p>دیکھو حدیث کو جسے کوشش تہ اس حدیث افشک فنی گواہ تہ</p>	<p>حق تو یہ کہ کیا جناب ہو اور کیا مقام ہو ولی کیا تو اسکا بھی اعلیٰ مقام ہو</p>

مرثیہ میر انیس
جلد دوم
صفحہ ۱۶

<p>مرثیہ کے دن رسول حق کی خدمت میں ارشاد ہوا کہ میری بی بی فریاد مصطفیٰ کے پاس کے ایک نور خفاقت اور میری بی بی</p>	<p>مرثیہ میرا جی جی عبد سرور کا چنانچہ صبر و سکون کی باتیں نور انوار کا چنانچہ نور انوار کی باتیں</p>	<p>مرثیہ از نور زودہ کرتا تھا وہ نور دار خدائیں کہ میری بی بی وہاں میں تھی اور وہ نور انوار کی باتیں نور انوار کی باتیں</p>
<p>مانند روح و جسم کو باہم رہا ہوا نہیں مجھے جہانہ وہ ہونہ اوس سے ہو آئیہ مبالغہ جید کی شائین</p>	<p>اوسکے سوا یہ رہے کہ جس کا جہانین ہو آئیہ مبالغہ جید کی شائین</p>	<p>میں کیا ہوں بندگی پر میری کشتار میں عاجز ہونہ عبادت پر وہ گام میں</p>
<p>مرثیہ کے دن رسول حق کی خدمت میں ارشاد ہوا کہ میری بی بی فریاد مصطفیٰ کے پاس کے ایک نور خفاقت اور میری بی بی</p>	<p>مرثیہ میرا جی جی عبد سرور کا چنانچہ صبر و سکون کی باتیں نور انوار کا چنانچہ نور انوار کی باتیں</p>	<p>مرثیہ از نور زودہ کرتا تھا وہ نور دار خدائیں کہ میری بی بی وہاں میں تھی اور وہ نور انوار کی باتیں نور انوار کی باتیں</p>
<p>بی بی مجھ کو مالک رو بہ اعلیٰ زوجہ علی کو فاطمہ سی پارسا ملی</p>	<p>ہر بیت سے اہل کفر کو ہتھ پڑ کر کعبہ میں جتنے تھے سب اکابر پر</p>	<p>غم نہ کیا حال یہ کہ کلام کا کام ہو کہ کلام آپ جا کر کلام کا کام</p>
<p>مرثیہ کے دن رسول حق کی خدمت میں ارشاد ہوا کہ میری بی بی فریاد مصطفیٰ کے پاس کے ایک نور خفاقت اور میری بی بی</p>	<p>مرثیہ میرا جی جی عبد سرور کا چنانچہ صبر و سکون کی باتیں نور انوار کا چنانچہ نور انوار کی باتیں</p>	<p>مرثیہ از نور زودہ کرتا تھا وہ نور دار خدائیں کہ میری بی بی وہاں میں تھی اور وہ نور انوار کی باتیں نور انوار کی باتیں</p>
<p>اب تو ہی دیکھ رہے کہ وہ شیعہ کہ ایسے پسے کمان ہیں رسالت پناہ کو</p>	<p>احوال تنہا یہ ہیں و خوش حال ہو تا تھا فاطمہ کو گمان اتھال کا</p>	<p>جب خانہ خدائیں عبادت کو آتے مانند یہ عضو بدن تھر تھرتھتے</p>

<p>۵۴ اندھونہ اور غصہ میں یہ لطف تھا کہ سائیدار جیسے اس کا خطا اور بانی تھی نہ کہ اس کی غلطی نہاؤں جو چوچا ہوا کا کیا ہوا</p>	<p>۵۵ اقتاد کی تھی کہ نہیں کی جاتی تھی اس لیے رخصتی کی شادی کا آتش کی کھینچ میں اس کی سداڑج کی کھینچ میں</p>	<p>۵۶ قہر نے جلد و کھنکھاس کی اور دود کا کھنکھاس اور دود کی چھپا سبب تھی اور دود کی خوشی کا تجربہ و شادی کا</p>
<p>۵۷ کیا پوچھتے ہو عید خدا کو قدر ہوں جس طرح تم فقیر ہو میں بھی فقیر ہوں</p>	<p>۵۸ کون اور سہلی حق سناچی ہے جس نے قطار و ٹوٹنی خوشی اک</p>	<p>۵۹ ہر خوف اس کا کہ میں ہوں کہ مجھ کو نہ بختیہ کی کہیں اس قطار میں</p>
<p>۵۸ کہہ دیتا کہ میری اس کا کیا فراوانی اس کا چھپو چھپو کچھ لکھو اس کی بی بی</p>	<p>۵۹ سائل غرض کی نہ تھی اک روئی کی نہ تھی</p>	<p>۶۰ بہر و غایت جس کا نام اودن ہو اتنا دلت اور غایت</p>
<p>۶۱ پابند کہ نہیں ہوں کہ یہ دم بھر حیاں زمین پہ چلی</p>	<p>۶۲ عرض و سن کی بناب نام کیا میں ہیں رویشان شہر شہر قطار میں</p>	<p>۶۳ میں فاقہ کش یتیم ہوں ترقی کو حاضر ہو کہ تودو کہ میری</p>
<p>۶۴ آج بے بی بی اس کا کیا لغت کو کھانڈا کو بیجا</p>	<p>۶۵ وہ اونٹن کو اور اس کے عوض و سن کی وادہ</p>	<p>۶۶ اوس صلح کہ نہ تھی وہ روئی اس کی</p>
<p>۶۷ اس خوف سے دل ملبتاب نہیں میں کھاؤں اور ہو کوئی بھوکہ نہیں</p>	<p>۶۸ فدا کیا کہ یہ ہے میری نگاہ میں وہ سب قطار و ٹوٹنی خلا کی</p>	<p>۶۹ پانی سرور نہ کھولنا شہر و الفقار فاطمین کالی رات پرک و نہ</p>

<p>مرثیہ ایک چاندنی کی طرح رو واد سب علی</p>	<p>مرثیہ چندین سے شہزادہ رکھن دین سے</p>	<p>مرثیہ ادنی ساسیہ سکین فتح اہل</p>
<p>مرثیہ عکس ہی نہ تاب رو واد لگا کے</p>	<p>مرثیہ بند مہر کیا عنایت یہ ایک مسنت خاک</p>	<p>مرثیہ جتنے لاوران جہان شیخ خدا کی</p>
<p>مرثیہ سنا بیوں تیرا حال افسوس نہ کر</p>	<p>مرثیہ جینا اوی سے لا رہا ہے جوت</p>	<p>مرثیہ عراق کیچہ نہیں ظاہر یہ اوس</p>
<p>مرثیہ آیت الی کو دیا راخی سب ترقی</p>	<p>مرثیہ پشت وادی اس عجب خاک</p>	<p>مرثیہ بہشت جنین دست خدا کا</p>
<p>مرثیہ فاتح کیجہ آیت سورہ مدح</p>	<p>مرثیہ لطف و کرم نے اپنی حبیب کا</p>	<p>مرثیہ بہشت بہ ذوالفقار اتیک دو نیم</p>

مرثیہ
ایک چاندنی کی طرح
رو واد سب علی
مرثیہ
چندین سے شہزادہ
رکھن دین سے
مرثیہ
ادنی ساسیہ
سکین فتح اہل
مرثیہ
عکس ہی نہ تاب
رو واد لگا کے
مرثیہ
بند مہر کیا عنایت
یہ ایک مسنت خاک
مرثیہ
جتنے لاوران جہان
شیخ خدا کی
مرثیہ
سنا بیوں تیرا حال
افسوس نہ کر
مرثیہ
جینا اوی سے
لا رہا ہے جوت
مرثیہ
عراق کیچہ نہیں
ظاہر یہ اوس
مرثیہ
پشت وادی
اس عجب خاک
مرثیہ
بہشت جنین
دست خدا کا
مرثیہ
فاتح کیجہ
آیت سورہ مدح
مرثیہ
لطف و کرم نے
اپنی حبیب کا
مرثیہ
بہشت بہ ذوالفقار
اتیک دو نیم

<p>۱۷۱ بارہ بیس کی عین توفیق نیکباد اور کھادیا اور کیا ہے دی کے کتب میں اہل ثواب کی خبر یا اللہ میں کج حلقہ تھا بقا و جان</p>	<p>۱۷۲ اجتہاد میں سب سے فقیہ نہی تا وہ میں کی توفیق وہ میر علی کے پوتے کی توفیق وہ میر علی کے پوتے کی توفیق</p>	<p>۱۷۳ آتش تخیل لہر توفیق دربار و سب پاویں توفیق رونا تھاد و افشا کا اوس توفیق پیشہ آواز کجا تھا بے سنا توفیق</p>
<p>شیر خدا نے زور ولایت دکھا دیا خندق پہ پل نہ تھا تو او پر نا دیا</p>	<p>رضی جو یک سیک مسخر نما ہوا دریج دہن سے گوہر ندان احمد ہوا</p>	<p>آگ نظر نہ وہ جو بدین قصد مصافحہ حلم نہ وہ کچھ تھا کہ میدان صاف تھا</p>
<p>۱۷۴ اوس پل کو تو میر علی توفیق کجا کجا پل لایا اس مرد و با وقار توفیق قائم ہو اچھو میں قسم نہ افکار توفیق یوہی تھی ہوتے مجھ کو زیبار توفیق</p>	<p>۱۷۵ اودہ توفیق سب سے فقیہ ناقہ دھار کی کیا غنیمت توفیق اوسد نہ میر علی کی توفیق کھینچی غنیمت کی توفیق</p>	<p>۱۷۶ خندق میں شرف ہوئی توفیق جی ابن عبدولی شجاعت توفیق شہسوار وہ کجا شجاعت توفیق دو چار ہو سنا توفیق</p>
<p>خبر کا در پہ دست امام حلیل پر پند قائم میں دونوں پون پر چرشل پر پند</p>	<p>دہشت سے الامان کی فلک احمدی گاؤ زمین زمین کے تیر تیر احمدی</p>	<p>مستعد تیر تیر تھا وہ کسی کا زار سے ارہا تھا میر کہ میں اکیلا ہزار سے</p>
<p>۱۷۷ میر علی توفیق سب سے فقیہ فوج رسول اکرم کی شہر توفیق میر علی توفیق سب سے فقیہ فوج رسول اکرم کی شہر توفیق</p>	<p>۱۷۸ میر علی توفیق سب سے فقیہ فوج رسول اکرم کی شہر توفیق میر علی توفیق سب سے فقیہ فوج رسول اکرم کی شہر توفیق</p>	<p>۱۷۹ آتش تخیل لہر توفیق دربار و سب پاویں توفیق رونا تھاد و افشا کا اوس توفیق پیشہ آواز کجا تھا بے سنا توفیق</p>
<p>پھر کرا دھوا وہ جو قطر کی عتبات عیز از علی کسی کو نہ یا رکاب میں</p>	<p>نصرت فدا تھی خرات و بہت تھاتی الاسد و لافتی کی فلک پر تھاتی</p>	<p>مشہور خلق میر کہ آرا سے زم تھا محبوب حق کر قتل کا کافر کو عز تھا</p>

<p>۱۹۱ کچھ توں غنا و کلاں نہ تھی توں نے نہ توں کوئی نہ تھی توں نے نہ توں کوئی نہ تھی توں نے نہ توں کوئی نہ تھی توں نے نہ توں کوئی نہ تھی</p>	<p>۱۹۲ کی عرض تھی کہ تھی توں نے نہ توں کوئی نہ تھی توں نے نہ توں کوئی نہ تھی توں نے نہ توں کوئی نہ تھی توں نے نہ توں کوئی نہ تھی</p>	<p>۱۹۳ یار سب تیرا بندہ طاعت گزار یار سب تیرا بندہ طاعت گزار یار سب تیرا بندہ طاعت گزار یار سب تیرا بندہ طاعت گزار یار سب تیرا بندہ طاعت گزار</p>
<p>سب گھوڑوں سے بلند و قوی امیر تھا اک دیو تھا کہ کوہ کو اوپر سوار تھا</p>	<p>سب سر بہرہ ہو گا کی جوانی میں نکھر کی ذوالفقار نہ جہاں تک</p>	<p>دنیا بہت ذلیل ہو اسکی نگاہ میں جان اپنی صرف کرتا ہر حق کی</p>
<p>۱۹۴ پڑھا جو پڑھا پڑھا اصحاب مصطفیٰ سے تخلاف ان رسول صفت سر نکل کر</p>	<p>۱۹۵ پیشانی اس بدیدہ پر شاہ پیشانی اس بدیدہ پر شاہ پیشانی اس بدیدہ پر شاہ پیشانی اس بدیدہ پر شاہ پیشانی اس بدیدہ پر شاہ</p>	<p>۱۹۶ تو تھیان جی میں ناچار پوچھا تھا کہ تھیان جی پوچھا تھا کہ تھیان جی پوچھا تھا کہ تھیان جی پوچھا تھا کہ تھیان جی</p>
<p>طاری تھا خوف فوج پر اوکے بیان نگاہ نہ کوئی جنگ کو اوس پہلو سنو</p>	<p>حفظ خدا اعلیٰ ولی کی سپہروی قبضہ میں ذوالفقار کلید نظر ہوئی</p>	<p>خادم کوئی جلو میں تھا نہ رہا اوسدن پیادہ پاشہ دل دل سے</p>
<p>۱۹۷ اصحاب سب تھی وہ تو زبان میں سب تھی وہ تو زبان میں سب تھی</p>	<p>۱۹۸ حضرت تھی وہ تو زبان میں سب تھی وہ تو زبان میں سب تھی</p>	<p>۱۹۹ وہ تو زبان میں سب تھی وہ تو زبان میں سب تھی وہ تو زبان میں</p>
<p>کی عرض مصطفیٰ سے کیا تھا بندہ رضا و حرب کا امیدوار ہے</p>	<p>بیتاب ہوں یہ میری دعا مستجاب غما میں عید و دو علیٰ فتح تیرا ہے</p>	<p>ڈر قہر حق سو رہا جنگ جہل نو تا ان نظام دین میں غل غل نو</p>

<p>مرثیہ ہنسک عیسیٰ سب دلا دیا وہ فطرت مین نے بھی نہیں اس طرح کے کلام واقع بن میر نے دردِ عیادت سے خفا تمام رہنے کے کیا لڑوں کہ میر پر کج کا تمام</p>	<p>مرثیہ یوں دو کر عیسیٰ نے کیا اپنا فطرت آجائے شامیہ اپنے چہرین کو چہر فرشتہ کے روئے کی آفتاب پائی ہمار جیسی ہی ہیں اس طرح کے کلام</p>	<p>مرثیہ آجائے شامیہ اپنے چہرین کو چہر فرشتہ کے روئے کی آفتاب پائی ہمار جیسی ہی ہیں اس طرح کے کلام</p>
<p>ناحق تو جان دینے کو آیا ہے آپ سے بھڑکا کہ دوستی ہو مجھے میر سے باپ سے</p>	<p>انسان تو مند سے فوج کے کھلا غصہ ثابت نہ تھا کسی پر کہ دو کھڑے ہو</p>	<p>لوگے گا تو جو خانہ میر و دو کار میں تڑپے گی میری روح مٹے تر ایدین</p>
<p>مرثیہ اشفیت میر کہنے لگے کہ تو میر یونی نہیں چہر میں کا تو میر تو دوسرے خدا تو میر شفی سے دو گنا ایک جگہ میں آج</p>	<p>مرثیہ چوبیہ عیسیٰ نے جو بیٹے عیسیٰ چوبیہ عیسیٰ نے جو بیٹے عیسیٰ رج الاوین نے اسے میر سے</p>	<p>مرثیہ آجائے شامیہ اپنے چہرین کو چہر فرشتہ کے روئے کی آفتاب پائی ہمار جیسی ہی ہیں اس طرح کے کلام</p>
<p>جیلد ہولن ابن عم رسالت پناہ ہوں لڑکانہ جانو کہ میں شہر الہ ہوں</p>	<p>کس شمع میں یہ ضرب ہوں میں گرد و نہر تہدیت کا و شہر تہدین</p>	<p>کیا کیا نہ شیر قی پر مصیبت گذر گئی اعدائے ظلم جو رہے زہرائی مر گئی</p>
<p>مرثیہ اگر غضب میں گھر کے کوہ و پہر پرو کہ اسے پہر پہر پہر پہر</p>	<p>مرثیہ اگر غضب میں گھر کے کوہ و پہر پرو کہ اسے پہر پہر پہر پہر</p>	<p>مرثیہ اگر غضب میں گھر کے کوہ و پہر پرو کہ اسے پہر پہر پہر پہر</p>
<p>اوس ضرب سے دو نیم عیسیٰ کی پہر سر پر لگا جو زخم چہرین تھوڑے تر ہوئی</p>	<p>جس سے خدا خوشی ہو علی کا ہر افضل عبادت و جہان سے ہر</p>	<p>پایا جو مجھ بندگی نے نیاز میں ہو توار روزہ دار کو ماری نماز میں</p>

لے ہوئی پانچ لاکھ ۱۱

<p>۱۱۱ رو کہ روز قتل میری کجی پیکو کہ روز شہر میری کجی نہم غمزدن کے نہم غمزدن خجی خجی خجی خجی</p>	<p>۱۱۲ پوچی پوچی پوچی پوچی رو کجیاب پوچی پوچی باوند کجی پوچی پوچی کشتا کجی پوچی پوچی</p>	<p>۱۱۳ فید کجی کجی کجی کجی زخمی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی خجی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>پایا جو بندگی نے نیار میں لہو ر روزہ دار کو ماری نماز میں</p>	<p>کسے کاشمید امام حجاز کو بابا ابھی تو گھر سے گئے تھے نماز کو</p>	<p>خونسو عبا تھی سرخ جبروت میں ماتد زعفران رخ چر کوزر و تھان</p>
<p>۱۱۴ آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی</p>	<p>۱۱۵ آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی</p>	<p>۱۱۶ آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی</p>
<p>فرست نہ وی نماز کی اوس روزہ کو نہلا دیا لہو میں شہ ذوالفقار کو</p>	<p>غم سے کلجے دونوں کسیدوں میں چلا کے مانے بابا کا اور لپٹ گئے</p>	<p>غم میں ہمارے خاک سروں پر اڑاؤ گے کل نہیں مصطفیٰ کو نہ دیا میں گے</p>
<p>۱۱۷ آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی</p>	<p>۱۱۸ آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی</p>	<p>۱۱۹ آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی آج کی جی جی جی جی</p>
<p>گرو و شہر ہر کل بکرا غضب ہوا سجد میں جس کے قتل امیر عرب ہوا</p>	<p>بیشو نکوفی عمر سے چھوڑا تو توبہ ساتھ لہو نہ کو کی مری باؤ تو توبہ</p>	<p>خ دم اسید واری اسکے جواب کا اوس کام تیرے ہوا بابا بناب کا</p>

عبدالستار کھانہ کول مول پڑھیں گے اور شکر ادا فرمائیں گے

<p>۱۱۱۱ سکر چو چاکر کے شغف نے دیلیج آتا ہی چکا بستی شکر نے سے جلیج گندم کے گلے سے وہ ہو موویلیج میں ازخیر نہ کیا اور کس کجلیج</p>	<p>۱۱۱۲ چو او سے غرض کی کس غلام قدر چو سولے کوئی کاف فرمایا اور عجب یہ ہو کہ کمال فزع و ناپس جان کے کو حال</p>	<p>۱۱۱۳ چو کی اور ہو چکا تو نہ لانا کس مادہ سدا کی حضرت مرثیہ کی جبار و دفع صل افضیل کس انسان سے غیب کی بار باری کس</p>
<p>فانہیں شکر حق سے زبان شنای ناں جو برن ہدیہ علی کی غدار ہی</p>	<p>کی عرض خون سپہ کی تیانہ و نمین گر حکم ہو تو جہانی کو بھی لیکے و نمین</p>	<p>یاں کوئی امر غیر عبادت روا نہیں طاعت کی سب کچھ سے ولاؤ کی ہا نہیں</p>
<p>۱۱۱۴ کی غرض رکھنے کی لیا کس رہنہ بندہ ایک کس کس کس فرمایا جبکہ کس کس کس کس کی حق میں کس کس کس کس</p>	<p>۱۱۱۵ جسے سو شکر کس کس کس مان کس کس کس کس کس تھے جمع و ان کس کس کس لا یا جابین کس کس کس</p>	<p>۱۱۱۶ اور دوسری کس کس کس مادہ سدا کی کس کس کس بلکہ کس کس کس کس کس اندر کس کس کس کس کس</p>
<p>باز کھا شکر و ن کے کار ایمان سے میں نے دعا بد نہ کہی کی زبان سے</p>	<p>سورہ پہا برت کا اس عنوان سے الی تھی رحبا کی صدا آسمان سے</p>	<p>حکیم سے مرتبہ بنا اس دم زیادہ سے تو ہے کینیز خاص علی خانہ زادہ سے</p>
<p>۱۱۱۷ اور دوسرے سعید نہ خالق کس کافریا سدا نہ ہو کس کس کس میکر بہر سول کس کس کس میں غفلت کس کس کس کس</p>	<p>۱۱۱۸ سب سے عجب کس کس کس موتی کس کس کس کس کس وہ کس کس کس کس کس یاد رکھ کس کس کس کس</p>	<p>۱۱۱۹ چو کی اور ہو چکا تو نہ لانا کس مادہ سدا کی کس کس کس بلکہ کس کس کس کس کس اندر کس کس کس کس کس</p>
<p>سزا الہی صلی علیہ وسلم نامی میں بابا نام بابا نام</p>	<p>حیدر لقب ملا جو غفلت کے عہد میں دوا دیکھو نے چاہے لٹو کہ مر میں</p>	<p>الہی شش شش شش شش کس جی جی جی جی جی جی جی</p>

لکھنا ویدیتی سوادان و ہرنگاگان ۱۱۱

<p>مرثیہ روئے پست و دل عموں کو موت و پست بلالین نے کی تھی بیلون نے شہید کیا کہ شہادہ و افتخار آؤ کہ سے قریب کہ جو وقت حصار</p>	<p>مرثیہ الغبنین جو کوئی کہی تھی وہ چھوٹے تھے کہ نہ تھیں نہ تھیں شہید شہید کہی تھے کہ تھیں نہ تھیں اور عاشقین کہی تھے کہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>مرثیہ خدمت کی کچھ نہ کی تھی تو ایک شہید کا شہید ہو کر موت و پست بلالین نے کی تھی بیلون نے شہید کیا کہ شہادہ و افتخار</p>
<p>مرثیہ یہ شک روئے روئے و نام و نیک و نیک بارہ پیر علی کے قدم سے لپکتے</p>	<p>مرثیہ شان بہادری ہے تر و نورین میں اسکا ازل سے ماتمہ ہو دست چشمتین</p>	<p>مرثیہ افکار ساتھ تادم مردان پھوڑیو سب چھوٹے ہیں پرچمیں کا افسانہ پھوڑیو</p>
<p>مرثیہ روئے پست و دل عموں کو موت و پست بلالین نے کی تھی بیلون نے شہید کیا کہ شہادہ و افتخار آؤ کہ سے قریب کہ جو وقت حصار</p>	<p>مرثیہ عاشقین کو دیکھ کے کہی تھی ماتمہ و سکا دیکھتا تھا کہ تھیں نہ تھیں اسے لال بہادری کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>مرثیہ چون کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں پیر پیر کہی تھے کہ تھیں نہ تھیں بیلون نے شہید کیا کہ شہادہ و افتخار</p>
<p>مرثیہ پاس و پاسبان سے کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں مال و مال و مال و مال و مال و مال</p>	<p>مرثیہ آفت کا دن جو جگو و قدر و کھار گیا اوس روز میر غلام بہت کا کلمہ گیا</p>	<p>مرثیہ روز بہر و سحر کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں پانی ہوا سپہ بہر و سحر کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>مرثیہ عاشقین کو دیکھ کے کہی تھی ماتمہ و سکا دیکھتا تھا کہ تھیں نہ تھیں اسے لال بہادری کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>مرثیہ عاشقین کو دیکھ کے کہی تھی ماتمہ و سکا دیکھتا تھا کہ تھیں نہ تھیں اسے لال بہادری کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>مرثیہ چون کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں پیر پیر کہی تھے کہ تھیں نہ تھیں بیلون نے شہید کیا کہ شہادہ و افتخار</p>
<p>مرثیہ رہنما بہ خدمت حسن خوش صفائین ما تخلص عالم کا نہ دیا و کلمات میں</p>	<p>مرثیہ پیش خدا بزرگ ہے رہنما میں محو کسی پاس رہنما میں نہیں</p>	<p>مرثیہ آنسو کہی جان کو کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں کہی تھی کہ تھیں نہ تھیں</p>

<p>۱۳۱۱ کجا خوش کسک کسک کسک کسک تجلی نہیں منہ تو جو کجا خوش کسک کسک آز میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک</p>	<p>۱۳۱۲ میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک پوچھا تھا کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک آیا تھا کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک</p>	<p>۱۳۱۳ میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک ازواج میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک غل کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک</p>
<p>۱۳۱۴ کچھ رات باقی تھی کہ جہانگیر گدگد خل پر گیا کہ جہانگیر گدگد گدگد گدگد گدگد</p>	<p>۱۳۱۵ بابا رسول پاک سو گدگد گدگد گدگد گدگد ہم خلعت اخیر بدبو کو پہنا تو میں</p>	<p>۱۳۱۶ جلالی تجھ میں مجھے نہیں مورت کھا تو میں شیر آدہ قبر میں سو گدگد گدگد گدگد گدگد</p>
<p>۱۳۱۷ تجلی کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک خوشگئی میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک جہانگیر کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک</p>	<p>۱۳۱۸ اوس وقت میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک نیلستان کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک پہنچے کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک</p>	<p>۱۳۱۹ میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک سادی زنان کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک پہنچے کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک</p>
<p>۱۳۲۰ وا حسرت کہ تخت امامت اولٹ گیا بس آج زور اک جھگڑا کھٹ گیا</p>	<p>۱۳۲۱ اک دوشپہ راج فقیر کے واسطے اک دوشپہ طعام اسیر کے واسطے</p>	<p>۱۳۲۲ آنا ہے رونہ غیظ خوشی لوگ ہو چکے ہم نہ کو کو دھاپ دھاپ کے اپ کو میں</p>
<p>۱۳۲۳ پہنچے غیظ میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک پہنچے غیظ میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک پہنچے غیظ میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک</p>	<p>۱۳۲۴ میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک دل سو غم کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک ڈالی ردائے شہر تابوت کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک</p>	<p>۱۳۲۵ میں کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک اور چھپ چھپ کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک کسک</p>
<p>۱۳۲۶ جو کہنا تھا کہ زنت بدن خاک پاک ہے نہیں نہشت خاک کی پوٹاں خاک ہے</p>	<p>۱۳۲۷ غل شہا جہازہ شہر مردان و نوان و کہو ہو اپنیخت سلیمان و نوان</p>	<p>۱۳۲۸ پیشے گا کوئی خاک کوئی سر پہ ڈالو گی کس کس کو تم نے نہیں پہنچا دلی</p>

[illegible]

۱۰۰
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۰۱
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۰۲
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۰۳
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۰۴
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۰۵
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۰۶
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۰۷
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۰۸
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۰۹
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۱۰
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ

۱۱۱
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۱۲
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۱۳
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۱۴
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۱۵
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۱۶
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۱۷
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۱۸
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۱۹
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۲۰
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ

۱۲۱
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۲۲
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۲۳
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۲۴
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۲۵
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۲۶
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۲۷
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۲۸
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ
 ۱۲۹
 کما کو زلف سب جان کو کیا پناہ
 ۱۳۰
 دینا دین ایک جان کو کیا پناہ

<p>۴۱ تیرے ہونے کے وقت میں نے کیا کیا تیرے نہ ہونے کے وقت میں نے کیا کیا کافور بن جائے تو تیرے گھر میں دیا آگ لگا کر تیرے گھر میں</p>	<p>۴۲ تیرے ہونے کے وقت میں نے کیا کیا تیرے نہ ہونے کے وقت میں نے کیا کیا کافور بن جائے تو تیرے گھر میں دیا آگ لگا کر تیرے گھر میں</p>	<p>۴۳ تیرے ہونے کے وقت میں نے کیا کیا تیرے نہ ہونے کے وقت میں نے کیا کیا کافور بن جائے تو تیرے گھر میں دیا آگ لگا کر تیرے گھر میں</p>
<p>۴۴ لکھتے کہ تیرے چین و دل کے درد میں تیرے چین و دل کے درد میں تیرے چین و دل کے درد میں تیرے چین و دل کے درد میں</p>	<p>۴۵ اس طرح بیک کو سنا ہے اس پر بھی اس جس پر تو ہر گیارہ گویا گزری تمام عمر کو جو وجود میں گزری تمام عمر کو جو وجود میں</p>	<p>۴۶ ایک تاتار و عبادت رب و دود میں ایک تاتار و عبادت رب و دود میں ایک تاتار و عبادت رب و دود میں ایک تاتار و عبادت رب و دود میں</p>
<p>۴۷ تیرے ہونے کے وقت میں نے کیا کیا تیرے نہ ہونے کے وقت میں نے کیا کیا کافور بن جائے تو تیرے گھر میں دیا آگ لگا کر تیرے گھر میں</p>	<p>۴۸ تیرے ہونے کے وقت میں نے کیا کیا تیرے نہ ہونے کے وقت میں نے کیا کیا کافور بن جائے تو تیرے گھر میں دیا آگ لگا کر تیرے گھر میں</p>	<p>۴۹ تیرے ہونے کے وقت میں نے کیا کیا تیرے نہ ہونے کے وقت میں نے کیا کیا کافور بن جائے تو تیرے گھر میں دیا آگ لگا کر تیرے گھر میں</p>
<p>۵۰ لیتا ہوں جب میں نام شہر میں جاؤں سو سو طرح کی ملتی ہے لذت زبان کو لذت زبان کو لذت زبان کو</p>	<p>۵۱ میں جتنا کہ یا کو جو بلی کی بسا ہے ثابت قدم رہتا ہے اس کی طرح اس کی طرح اس کی طرح</p>	<p>۵۲ واقعہ اس سے زور عیاں لائے عقل سے مانتے سے عمر بدو ہو عمر بدو ہو عمر بدو ہو</p>
<p>۵۳ تیرے ہونے کے وقت میں نے کیا کیا تیرے نہ ہونے کے وقت میں نے کیا کیا کافور بن جائے تو تیرے گھر میں دیا آگ لگا کر تیرے گھر میں</p>	<p>۵۴ تیرے ہونے کے وقت میں نے کیا کیا تیرے نہ ہونے کے وقت میں نے کیا کیا کافور بن جائے تو تیرے گھر میں دیا آگ لگا کر تیرے گھر میں</p>	<p>۵۵ تیرے ہونے کے وقت میں نے کیا کیا تیرے نہ ہونے کے وقت میں نے کیا کیا کافور بن جائے تو تیرے گھر میں دیا آگ لگا کر تیرے گھر میں</p>
<p>۵۶ حیدر سے لاکر طرح کی شکل کشائی اس نام میں بھری ہوئی شکل کشائی شکل کشائی شکل کشائی</p>	<p>۵۷ آگے تو نہ رضی کا تفرق تمام ہے ادنی غلام کے لیے اعلیٰ مقام ہے مقام ہے مقام ہے</p>	<p>۵۸ بہیم جو گناہ کر اس سے ہمارا ہوتا ہے کتا رہتا ہے وہ شخص نہ مر رہتا ہے نہ مر رہتا ہے نہ مر رہتا ہے</p>

مرثیہ میر انیس
 مرثیہ میر انیس
 مرثیہ میر انیس
 مرثیہ میر انیس

<p>۱۹۱ درد کی تیرتھ کا کی کوئی وہ جانتا تھا وہ کوئی نہ جانتا گر اور کجا کوئی نہ جانتا اور تیرتھ کا کی کوئی نہ جانتا</p>	<p>۱۹۲ وانج نہ کا کی تیرتھ کا کی یاں ان کی تیرتھ کا کی گلاڑا سب کا کی تیرتھ کا کی افلاں تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی</p>	<p>۱۹۳ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی جرا سجان تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی چوہرست تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی</p>
<p>۱۹۴ گھوڑا نہ تھا وہ قدرت پروردگار تھا اوسپر سوار مہربان سوار تھا</p>	<p>۱۹۵ تھا زور اس قدر تھا عالی شکوہ میں پائے نشان ڈوگپ لہن کو میں</p>	<p>۱۹۶ لنگائی چکر میں وہ تیرتھ اس شکوہ دریا اوڑھ کے آتا ہر طرح کوہ سے</p>
<p>۱۹۷ شکیم جی کوئی نہ جانتا سب سے پہلے تیرتھ کا کی منہ اپنا تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی عارضہ چاہے تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی</p>	<p>۱۹۸ دیکھا گا سب کا کی تیرتھ کا کی متریب کو تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی کتنی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی</p>	<p>۱۹۹ چاہا ایک تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی سب کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی</p>
<p>۲۰۰ دیکھ کر عالی کو تیرتھ میں پروردگار کے کرنے لگے دعائیں عمار اوتار کے</p>	<p>۲۰۱ باہر نکل کے وہ جو میں آیا حصار سے چیدہ رہے وہ کہ او سے ان واقعات</p>	<p>۲۰۲ پہلے تو کچھ بیان حسب او حسب پھر معرکہ میں گئے مبارک طلب ہوا</p>
<p>۲۰۳ تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی یارب بکارت کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی</p>	<p>۲۰۴ تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی</p>	<p>۲۰۵ گھوڑے کو تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی بجاری کیا تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی تیرتھ کا کی</p>
<p>۲۰۶ یارب مری دعا سے اسے نہ کیجیو بیشی کے منہ سے جکونہ شرمندہ کیجیو</p>	<p>۲۰۷ ملعون نے زیدہ پیر زہب ڈر کی زنجیر آہنی سے کہ اپنی چست کی</p>	<p>۲۰۸ اولا خدا کے ماتھے نے جب استغین کو گہوارے کی طرح سے تھی تیش میں کو</p>

<p>۴۱ بیدار شدی میر تقی میر کیا کیا خدائی رہیں کے ہیں خلائق کجا کے ہیں خلائق کجا کے ہیں خلائق کجا</p>	<p>۴۲ اٹھ کر کے میر تقی میر اٹھ کر کے میر تقی میر اٹھ کر کے میر تقی میر اٹھ کر کے میر تقی میر اٹھ کر کے میر تقی میر</p>	<p>۴۳ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>
<p>۴۴ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۴۵ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۴۶ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>
<p>۴۷ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۴۸ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۴۹ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>
<p>۵۰ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۵۱ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۵۲ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>
<p>۵۳ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۵۴ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۵۵ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>
<p>۵۶ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۵۷ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>	<p>۵۸ میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر میر تقی میر</p>

۵۵
 بابا لادین رشید میر اندیس
 صاحب جگہ لائے جو جگہ کو بلا
 نعمان سے کیو نہم شاہ لافا

۵۶
 بولا وہ سہ پہنیک ہمارے وٹائی ہو
 ہر جو یہ تیغ دم کے اندر بچھائی ہو

۵۷
 واٹھیں صیبت میں کہ کچھ ہو
 اوس ختم ہو ناخاموش ہوا
 دن جو برکاتی نہ لکھو جو اپنے تعلق

۵۸
 تھنا زخم میں جو درد شہدین بنا کہ
 کاٹی تمام رات علی گڑھ کرہ کے

۵۹
 اگر کسی بیگناہ شہدیت کو کمال
 اختیار دی تھی تھنے انتقال
 اندوہ الہیہیت کی کہ ہو کمال
 اب گئے اور اندیس نہیں بلع نقال

۶۰
 یارب و حامی بہ اجابت قبول ہو
 شاہ نجف کی جلد رایت حصول ہو

۶۱
 سلام
 مثال میں جو حاصل کمال ہے
 گھٹا گھٹا کے فک سے کیا بال ہے

۶۲
 حال شوق زیارت ہو کہ سال ہے
 کہ ہم نہیں اس غم سے اب کمال ہے

۶۳
 بزرگ نیرنگی نیرنگی نیرنگی
 ترے عجب کہ مرے نیرنگی ہے
 یہ کلمہ تھے دنیا بھر سے طلب دیدے
 تیغ میں بن پندین عادت سوال ہے
 ۶۴
 گناہ نامہ اعمال پہوئی ہے
 گناہ کا نظر کیا بال ہے
 ۶۵
 بوقت فرخت تھے کہ بلا میں ہو چا پے
 ترے خواہ میں بھی نہ کمال ہے

۶۶
 پروفہ میں بھی تیرے دنیا میں کمال ہے
 مثال تھے ورتہ خیال ہے
 ۶۷
 ملک میں بزرگ کیا تیرے نیرنگی
 کیا کیا کشش اس جو تیرے نیرنگی ہے

۶۸
 کہ تیرے تھے جو دنیا میں کمال ہے
 وہ صد سہ کشش میں جو تیرے نیرنگی ہے
 ۶۹
 کہ تیرے تھے کہ تیرے نیرنگی
 وہ صد سہ کشش میں جو تیرے نیرنگی ہے

۷۰
 کہ تیرے تھے کہ تیرے نیرنگی
 وہ صد سہ کشش میں جو تیرے نیرنگی ہے
 ۷۱
 کہ تیرے تھے کہ تیرے نیرنگی
 وہ صد سہ کشش میں جو تیرے نیرنگی ہے
 ۷۲
 کہ تیرے تھے کہ تیرے نیرنگی
 وہ صد سہ کشش میں جو تیرے نیرنگی ہے

۱۴
جلالتین دون قدر کبریا
چین چین و کوه کوه پانی
نوبدان کا عرق ہو کر یکبار
ہوا یہ پتے گن پونے افضال

۱۵
میری مدد کا قضا علی جوہر
کسی کی آس نہیں وقت انتظار
کسی کی بادشاہی دنیا کی
غلام سمجھیں اگر تو بربال

۱۶
اجل فریب جلدی زینت
بس و زلفیہ بکس برس
سین کہتے تھے پروردگار
کہ تعلق کرے یہ فیض

۱۷
حدا قطع
جب زمین پوچھی اللہ
کہ چو کہی مرا کا نطق
فدا کروں تیرا بہت نہ بڑا

۱۸
وفا میں نہ تو کچھ چلے
منال کر کے میری کونال
او جہاں تو کچھ بیدل
دکھاتا اس کی صغیر شہر

۱۹
کتنے تھے اک ذوالفقار
نبردین نہ زورہ چاہیے
پوچھا کہ کون پوچھتا ہے
کاج بہت سنا سن

۲۰
چراغ افروزان کہ انبیاء
نہ کہ جی کہتے تھے لال
عجاوب کہ تھے اعدا راز
وہاں کون تھے تین اتنا دودھ

۲۱
صلی علیہ وسلم
کہ شہر کچھ
سین کہتے تھے
مدد کا وقت نہیں

۲۲
رباعی
افضل اگر ایک تو اعلیٰ ہر ایک
گر غور کر تو جمع دو یا ہر ایک
مان نور محمد و علی بن واحد
ہیں اسم تو دو مگر شمار ایک

<p>۱۰۰ شیریں میر انیس تھا کہ جو وقت آئے گا وہ جیسے آزاد کر دے گا تو نہ کے پاس اب ہے پاک کہ وہی شاہ جیہ میں</p>	<p>۱۰۱ واحد کہ جو وقت آئے گا وہ جیسے مستقل اس وقت آئے گا وہ جیسے سلطان میں نہیں</p>	<p>۱۰۲ افلاک اور زمین کا ایک ہی نام انسان کو نہیں اس کی ایک ہی جگہ ہے</p>
<p>۱۰۳ میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں</p>	<p>۱۰۴ میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں</p>	<p>۱۰۵ اس نام سے دل جانو کہ جو تو نہیں میر خان برو جیہ اور خواہ علی ہیں اس کی ایک ہی جگہ ہے</p>
<p>۱۰۶ میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں</p>	<p>۱۰۷ میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں</p>	<p>۱۰۸ میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں</p>
<p>۱۰۹ میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں</p>	<p>۱۱۰ میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں</p>	<p>۱۱۱ میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں میں جب تک کہ میں نہیں</p>

<p>علم سلطان سے فراتے تھے سلطان کی بجائے کسوں میں شاہ ولایت ہو ذات علی بوشی شمع بیت افغانی کے لا جو ہو دوا دینے</p>	<p>علم تھے نہ دین میں مگر نہ دین فہمست تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین</p>	<p>علم تھے نہ دین میں مگر نہ دین فہمست تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین</p>
<p>اس میں جو ہو خلیفہ اس میں شمع کا بار ہو جو اس میں شمع کا بار ہو جو اس میں شمع کا بار ہو جو اس میں شمع کا</p>	<p>فا توین بھی احسان الہی کا بیان ہر ایک مینا اور نصیب ماہ رمضان فا توین بھی احسان الہی کا بیان ہر ایک مینا اور نصیب ماہ رمضان</p>	<p>حائل کہی ہو تے نہ ہو پر ہوا ان کے اکدم میں کہ راجانی وہ طبع سے نہ ہو حائل کہی ہو تے نہ ہو پر ہوا ان کے اکدم میں کہ راجانی وہ طبع سے نہ ہو</p>
<p>علم اور دوست غنچہ خاں کو جو ہو شیعہ ہیں کچھ نہیں کچھ نہیں ناجی تین دہاؤں کو جو ہو دہ کوک ہیں اور کچھ نہیں</p>	<p>علم تھے نہ دین میں مگر نہ دین فہمست تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین</p>	<p>علم تھے نہ دین میں مگر نہ دین فہمست تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین</p>
<p>دشمن علی کے ہیں ہر دین کے جو دست ہیں آرم سے ہوئے لہر میں دشمن علی کے ہیں ہر دین کے جو دست ہیں آرم سے ہوئے لہر میں</p>	<p>مے آکا کھلا آنا یہ کام آٹھ نہیں راہ دیکھنے تو وارث تھے تو پھر مے آکا کھلا آنا یہ کام آٹھ نہیں راہ دیکھنے تو وارث تھے تو پھر</p>	<p>چالائیں گوا اس طرح کہ اور وہ جاگے جس طرح بتا اور ہے جو نکست ہو گے چالائیں گوا اس طرح کہ اور وہ جاگے جس طرح بتا اور ہے جو نکست ہو گے</p>
<p>علم فارس ہوں میں شمع کا نہ تھی کہ اس کو جو ہو کی جو ہو کہ اس کو جو ہو کی جو ہو کہ اس کو جو ہو</p>	<p>علم تھے نہ دین میں مگر نہ دین فہمست تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین</p>	<p>علم تھے نہ دین میں مگر نہ دین فہمست تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین تھے نہ دین میں مگر نہ دین</p>
<p>شہر کا جو نو رشید سوانہ نہ پیا سایہ میں کہرت ہوئے وہ عرش شہر کا جو نو رشید سوانہ نہ پیا سایہ میں کہرت ہوئے وہ عرش</p>	<p>عشرت میں فخر دیکھ کھلا آئے شکوہ نور داہنی راہ دیکھ کھلا آئے عشرت میں فخر دیکھ کھلا آئے شکوہ نور داہنی راہ دیکھ کھلا آئے</p>	<p>سرخ تھی خوشی سخن اور یہ بھی جبریل میں چوتھے تھے ماتمہ علی سرخ تھی خوشی سخن اور یہ بھی جبریل میں چوتھے تھے ماتمہ علی</p>

۵۴
جنت احسن جنت احسن
اجاب تیری کر کے سیدنا
جنت احسن جنت احسن
اسلام کا شکر شوق بوسا

۵۵
حافظ قاضی کا رب
اوس کو خدا علی نقطہ کی کیا بینا
پیش پیر کا حق
کی عمر خزان

۵۶
خود کو کھانے کے
خود کو کھانے کے
خود کو کھانے کے
خود کو کھانے کے

۵۷
انصار و مساجد بھی اور وقت جدا
یا احمد مختار تھے یا شیر خا

۵۸
امداد کو ہم جاہلین رسول عربی کی
تمنا کی تو یہی نہیں جانتی یہی کی

۵۹
تظہر وں سے جو شاہ نشہ کو نہیں نہا ہے
دل میں تیا تھا اور شک روا ہے

۶۰
کار کا نذرنا رسول
نظر پر کسی شخص کو خطا نہ ہو
کار کا نذرنا رسول
نظر پر کسی شخص کو خطا نہ ہو

۶۱
در کا ہا الی سلمہ الی سلمہ
در کا ہا الی سلمہ الی سلمہ
در کا ہا الی سلمہ الی سلمہ
در کا ہا الی سلمہ الی سلمہ

۶۲
جو کبھی کہیں سے
جو کبھی کہیں سے
جو کبھی کہیں سے
جو کبھی کہیں سے

۶۳
رخسول پہ لکار کے جا پڑے تھے جید
احمد کو بچا لیتے تھے اور لڑتے تھے جید

۶۴
موجود ہوا ان صاب شمشیر ہمارا
اُس فوج کو کافی ہے فقط شیر ہمارا

۶۵
حملوں سے برا کدہ صف فوج شہر تھی
تھا شہر میں کھٹ اور تھیں شیر علم تھی

۶۶
کس قول سے کہتے تھے
کس قول سے کہتے تھے
کس قول سے کہتے تھے
کس قول سے کہتے تھے

۶۷
کس قول سے کہتے تھے
کس قول سے کہتے تھے
کس قول سے کہتے تھے
کس قول سے کہتے تھے

۶۸
کس قول سے کہتے تھے
کس قول سے کہتے تھے
کس قول سے کہتے تھے
کس قول سے کہتے تھے

۶۹
لیکن نہ لگا کر نہ سر سر دین پر
پھر سے غش کھا کے اُسے زمین پر

۷۰
بہوئی جو یہ ہر ہوا صد گش علی میں
طاقت رہی ہر کی احمد کے دس میں

۷۱
زندہ تیرے محبوب کو بھرا یا دھکا کسے نگر
سنتہ فاطمہ کو جا کے میں دھکا دھکا کسے نگر

سہ شکار جن کا کہیں باغی یا شکار نہ ہو

<p>۳۳۴ وہ کبھی نہ جھوٹا ہو گا کہیں نہ لگے نہ توڑے نہ پھینکے کہیں نہ ہو پھر سے نہ ہو</p>	<p>۳۳۵ ہر حال میں کھانے پینے کی چیزیں ہر حال میں کھانے پینے کی چیزیں ہر حال میں کھانے پینے کی چیزیں</p>	<p>۳۳۶ فکرت سے بے نیاز ہو جاؤ اور نہ ہی غم سے بے نیاز ہو جاؤ اور نہ ہی غم سے بے نیاز ہو جاؤ</p>
<p>۳۳۷ یارب نہ جہاد ہو نہیں سکتا یارب نہ جہاد ہو نہیں سکتا یارب نہ جہاد ہو نہیں سکتا</p>	<p>۳۳۸ جان مانگی گوشتان بجانین علی جلدیے کرے دوڑے قدم نہ پھینکے جلدیے کرے دوڑے قدم نہ پھینکے</p>	<p>۳۳۹ یان نکلتے تے بنگان لاو جو کوئی ناقہ پہ قضا آپ ہو اور گے علی ناقہ پہ قضا آپ ہو اور گے علی</p>
<p>۳۴۰ یارب تو اوستے اپنے نہیں چھوڑے یارب تو اوستے اپنے نہیں چھوڑے یارب تو اوستے اپنے نہیں چھوڑے</p>	<p>۳۴۱ اور جو کہ اپنے نہیں چھوڑے اور جو کہ اپنے نہیں چھوڑے اور جو کہ اپنے نہیں چھوڑے</p>	<p>۳۴۲ خفاظہ میں رہ کر اپنے نہیں چھوڑے خفاظہ میں رہ کر اپنے نہیں چھوڑے خفاظہ میں رہ کر اپنے نہیں چھوڑے</p>
<p>۳۴۳ تانا کے جوہر نے کی خبر مانگے دونوں جینے کے نہیں ہو کرے مانگے دونوں جینے کے نہیں ہو کرے مانگے دونوں</p>	<p>۳۴۴ دیکھامری ہماری سب کو کھارے زعفران مجھے چھوڑے سب کھارے زعفران مجھے چھوڑے سب</p>	<p>۳۴۵ پھل تینوں کے ہوں برق خوشن قلم چنگار یوں نے نہ توڑے پیکان نظر چنگار یوں نے نہ توڑے پیکان نظر</p>
<p>۳۴۶ میں نے اپنے نہیں چھوڑے میں نے اپنے نہیں چھوڑے میں نے اپنے نہیں چھوڑے</p>	<p>۳۴۷ اس عالم کا جو نہیں چھوڑے اس عالم کا جو نہیں چھوڑے اس عالم کا جو نہیں چھوڑے</p>	<p>۳۴۸ میں نے اپنے نہیں چھوڑے میں نے اپنے نہیں چھوڑے میں نے اپنے نہیں چھوڑے</p>
<p>۳۴۹ بیتا ہوں فرستے رسول ملی کی اربابہ میں طاقت نہیں شیرازی کی اربابہ میں طاقت نہیں شیرازی کی</p>	<p>۳۵۰ آنا تھا کئی بار خوشی پر نہ میرے بوجھے تری الفت ملوئی روح امیرے بوجھے تری الفت ملوئی روح امیرے</p>	<p>۳۵۱ ناپوسے قدم کا پتہ تھے گاؤں میں غل معر کا جانا تھا پھر پھر میرے غل معر کا جانا تھا پھر پھر میرے</p>

<p>۴۴</p> <p>کیا بدیہی کی طرح ہے پلٹنے والے کی طرح ہے اسی طرح ہے پلٹنے والے کی طرح ہے</p>	<p>۴۵</p> <p>بہت اندیشہ ہے کون سا ہے منظور ہے آرام ہے</p>	<p>۴۶</p> <p>اوپر سے نہایت ہے نہایت ہے نہایت ہے</p>
<p>۴۷</p> <p>بائبل کی حق علم ہے آتش بھی تو دور آوازہ جلائے کھلی کا</p>	<p>۴۸</p> <p>رسی تو اوہ عزت بھی تھی مرقد میں اوہ عزت بھی تھی تھی</p>	<p>۴۹</p> <p>اوشخص بھلا نام و نسب کیا فقہ کا درغیش ہوں محتاج ہوں وہ ہوں</p>
<p>۵۰</p> <p>گھر میں ہے بائبل کی حق علم ہے آتش بھی تو دور آوازہ جلائے کھلی کا</p>	<p>۵۱</p> <p>چھت چھت چھت چھت چھت چھت چھت چھت چھت</p>	<p>۵۲</p> <p>طالب نہیں ہے طالب نہیں ہے طالب نہیں ہے</p>
<p>۵۳</p> <p>اوس کے تلے ہ گئی پٹی چھت کی چلائی وہ مائی پر رسول عری کی</p>	<p>۵۴</p> <p>جب کرنی تھی وہ آہ تو جلائے تھے رہ کر کسی اور سہلٹ جانے تھے</p>	<p>۵۵</p> <p>آگاہ رہے تھے سکھ و پیش ہونے بھی درغیش ہوں محتاج ہوں وہ ہوں</p>
<p>۵۶</p> <p>تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۵۷</p> <p>گھر میں ہے گھر میں ہے گھر میں ہے</p>	<p>۵۸</p> <p>طالب نہیں ہے طالب نہیں ہے طالب نہیں ہے</p>
<p>۵۹</p> <p>وہ سیدہ جسوقت تڑپتی تھی زمین پر سریشیا تھا جس عرش برین پر</p>	<p>۶۰</p> <p>کس شخص نے دست مہر اٹھایا اُس جابر کا کرنے لگے سر نہ اٹھایا</p>	<p>۶۱</p> <p>صمان ہیں بیان زیر میں جا لیتا ہوں جانا ہوں وہاں نکو و بد میں جا لیتا ہوں</p>

<p>حکم کیا گفت کہ کیا صفت از اندکی است چو قیاس بر غرضی در حال علم است بندگی که شوقش از دوزخش در صفی بپایان قاصد و فاضل است</p>	<p>حکم ببین چون که از صفتش بگویم از آن که در حقش بگویم از آن که در حقش بگویم از آن که در حقش</p>	<p>حکم ز غم از آنکه تا غم نبیند و آنکه احسان جبار است کیست در حقش بپایان صفتش و در حال علم است بپایان صفتش و در حال علم است</p>
<p>اون آب کشی که رگه در کمال کام آسید گردانی سے تعجب نیستی کام آسید گردانی سے تعجب نیستی کام آسید گردانی سے تعجب نیستی</p>	<p>و درون تنک از صفتش معلوم ترین صفتش معلوم ترین صفتش معلوم ترین صفتش</p>	<p>خاتمه سے رنگین ہے میر کا مثنوی ہے اور شکر فرما خاتمه سے رنگین ہے میر کا مثنوی ہے اور شکر فرما</p>
<p>حکم سب طاعت و سب عبادت بپایان صفتش و در حال علم است بپایان صفتش و در حال علم است بپایان صفتش و در حال علم است</p>	<p>حکم تو کی کہ بگویند تو چه کردی بپایان صفتش و در حال علم است بپایان صفتش و در حال علم است بپایان صفتش و در حال علم است</p>	<p>حکم بپایان صفتش و در حال علم است بپایان صفتش و در حال علم است بپایان صفتش و در حال علم است بپایان صفتش و در حال علم است</p>
<p>سب شکست و سب غم خاتمه سے شکست مبارکست خاتمه سے شکست مبارکست خاتمه سے شکست مبارکست</p>	<p>کون ایسا صفتش تم ایسی ہو ناوار که وانا نہیں تم ایسی ہو ناوار که وانا نہیں تم ایسی ہو ناوار که وانا نہیں</p>	<p>کی عرض کہ آپ فرمایہ کیا آئے کا صفت سبب فرمایہ کیا آئے کا صفت سبب فرمایہ کیا آئے کا صفت سبب</p>
<p>حکم کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است</p>	<p>حکم کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است</p>	<p>حکم کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است</p>
<p>کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است</p>	<p>کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است</p>	<p>کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است کے کہ صفتش و در حال علم است</p>

<p>۴۸۰ آرامی جاویدین پادشاه صیبت سین کیلے پتھر کی کھوکھلی انسان سے زور دہری کر نشان کی ازاد پایں نے پور کور جاوہر قانون قیادت</p>	<p>۴۸۱ بہتر سب خدائے پنج کو کرب و چو چو میری مرضی جو بی فادش سب بہ نامن پادشاه عالم سبب عالمین را صاحب کمال شایع</p>	<p>۴۸۲ بہ فیض حال شین رسول شایع کیون عشق نیند کی فدا شایع جو پد پد نجات کجا پس فدا شایع اور دور و غلاش کس فخر شایع</p>
<p>۴۸۳ حق راضی ہو خوش بنت رسول صبی جود سے مجھ کے سماع کفایت شکنی ہو</p>	<p>۴۸۴ منتار ہوں جو چاہوں دکان خدا میں مقبول عاہری در گاہ خدا میں</p>	<p>۴۸۵ ہو جس کا لقب شیر خدا کون دکان میں محتاج ہو وہ مال شبنم کو بیان میں</p>
<p>۴۸۶ کھول دھو دھوئی نے پادشاه کمال داس میں دین و خیر کی طرح چیر دھو حکمران کی طرح سادہ پیکر پنج کیا پیکر اور دہر و خوش تم کج</p>	<p>۴۸۷ مقدور و یکبارگی کھولے کھولے پچانے افسوس میں آئی اچانک سے فاقے پچانے ہوں جس کی غلاموں کے نیچے کھڑے پونڈ پونڈ لکیر عالم میں آج</p>	<p>۴۸۸ پانچ کھلے کھلے شمشیر کھنڈ کھنڈ سب غم تین ہی میں خشتی پنج پچانے کس نے سب کچھ کھولے کھولے کھنڈ چاہے کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ</p>
<p>۴۸۹ مقتدر تو ہو گی پادشاه لیس تشریف سن بھیجے کہ عرض تو پیا پیا تشریف</p>	<p>۴۹۰ محبوب خدا بادشاہ روئے زمین ہو کہانے کو مٹیسے شمعیں ٹال چوین ہو</p>	<p>۴۹۱ رتبہ نہ میری فاقے سے کمال نبی کا دانشگر کہ فقر تو فرغ غافل کا</p>
<p>۴۹۲ پس جسے پوری کسے شمشیر پیکر اوتے سب پادشاہ قوی کسے پیکر فدا کی جہان علم اسطیغ مختار خود سے اوہم سے نیکو دربار</p>	<p>۴۹۳ سنتا ہوں کہ تو حضرت پیکر پیکر جز ایک روپا پس جو دھو دھو مال کچھ ہی انھیں کچھ ہی نظر راہی حال سب میں کچھ ہی نظر راہی حال</p>	<p>۴۹۴ پانچ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دینا ہے جو پیکر و وہ ایل جان ہو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>
<p>۴۹۵ میں خاصہ خالق ہوں میں محبوب خدا ہوں رہتے ہیں رسد الان سلطنت میں ہوں</p>	<p>۴۹۶ کر کے کبھی ثابت نہیں دیکھے بدلتین وہ چاند سے چہرے ہیں پچھے پچھتین</p>	<p>۴۹۷ اک دن بغل گور میں محتاج و غنی تین یہ صورتیں سب خاکیں کسے کوئی تین</p>

۱۴۱
پست و نامیدین کی کجی کی بڑا
ان کی کجی کی بڑا
بائیں کی کجی کی بڑا

۱۴۲
کسی کی کجی کی بڑا
کسی کی کجی کی بڑا
کسی کی کجی کی بڑا

۱۴۳
کسی کی کجی کی بڑا
کسی کی کجی کی بڑا
کسی کی کجی کی بڑا

خالق کی عبادت کے سزاوار ہیں
جنت کے بھی کو شکر بھی بخشا رہیں ہیں

شہ کے کسب پر پست کا مالک وہی رہے
پیداوار و تہ کی زیارت کا سبب ہو

ہو زیر کی جیسے زبردستوں کو در کے
طاقت بھی کہ یہی نے اوستہ کھرت پکڑے

۱۴۴
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا

۱۴۵
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا

۱۴۶
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا

دڑا پہ کرین مہر تو تو رشید میں ہو
قطرے کو جو کہ میں تو ابھی در شین ہو

کس مرتبہ تحاطف و کرم رہی کا
تھا نہ یہ اور زور تھا خیر شکنی کا

کیا قدر و امان وہی پر یہ ستم ہو
مکمل نہ تربت میں مگر گونہ غم ہو

۱۴۷
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا

۱۴۸
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا

۱۴۹
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا
کس کی کجی کی بڑا

فرمایا کہ چہ قدر لطیف نہا
میں آپ غنی ہوں مجھ پر و اتری کیا

شیر ونگ ہلکے آب میں جو صام علی
تھرا ہا ہر مرق فلک نام علی سے

پھر لوگ کے زور و ازاعت باگلی دہم
جس نے میں میں بھی مہین کی ہر

<p>محلہ غلطی کی سبب سے متنازع ہو گیا مان مکتبی میں مان مکتبی سرسبز کی لکھی ہوئی خطبات لودہ ہو جو پوچھ کر خطبات</p>	<p>محلہ سرسبز کی لکھی ہوئی خطبات کشتہ بین حق و باطل کی بار خالد زبانی</p>	<p>محلہ باب کا حال جو فرزند نہ کیا وکیا کا نازی کو کشتہ او فرزندین میں پچھلے</p>
<p>اب دست ستر گریچ اوٹھا دینے کے سنگم اب پہلو پر در کسے گرا دینے کے سنگم</p>	<p>آوازیہ آئی جو قبول عذرا کی مار امرے شوہر کو دو مائی پر خدا کی</p>	<p>کچھ کو زبانی پر نہیں ہر طاعت حق سرتا چہین خربت شمشیر سے شوق ہو</p>
<p>محلہ جو قادیان میں ہو کر قادیان صفت سے پہلے کے کسے کی بجان بی بی گنیمت کی بجان</p>	<p>محلہ مین لکھی ہوئی خطبات سجدا تھا بیا و لکھی ہوئی خطبات اب قتل کی ہوئی خطبات</p>	<p>محلہ آدمت کی بجان کی بجان نور کی بجان کی بجان نور کی بجان کی بجان</p>
<p>تم گنیمت کی بجان کی بجان اب کون خبر پشور و شپور کی بجان</p>	<p>پچھلے سے ہوئے تھے ماورق قتیہ جگر سے اک باب کا سا یہ خار لوہا و شمشیر سے</p>	<p>ہوش اتار چکے تھے میں جس وقت مرونگا احمد سے اس طرح ملاقات کرونگا</p>
<p>محلہ اس طرح سے چلی ہوئی خطبات چاکا کے زینت میں ہوئی خطبات ماہ رمضان کا ہوئی خطبات</p>	<p>محلہ بیدار ہوئے تھے تھے تھے نیشہ کی لکھی ہوئی خطبات بابا ہوئے تھے تھے تھے</p>	<p>محلہ سجدا تھا بیا و لکھی ہوئی خطبات نور کی بجان کی بجان نور کی بجان کی بجان</p>
<p>سجدا میں کسی نے اسدا کو مارا نے جرم دو عالم کے شہنشاہ کو مارا</p>	<p>خون ہو گیا سجدا میں محمد کے جی کا ہرست ہو غلام علی کے علی کا</p>	<p>ہم گھر میں ہو جو کوئی نہ کسی نے بابا چہین زخمی کیا سجدا میں شوقی نے</p>

<p>۱۰۱ وہاں فانی نے نہیں لکھا کہ گیارہ اک دن تو فانی نے لکھا کہ گیارہ اور کی بریں نہ لکھتا کہ گیارہ نیا پادشاہ کو فانی نے لکھا کہ گیارہ</p>	<p>۱۰۲ کچھ کہ اس کو فانی نے لکھا کہ وہیں میں یہ جو لکھتا جو فانی نے لکھا کہ گیارہ نیا پادشاہ کو فانی نے لکھا کہ گیارہ</p>	<p>۱۰۳ نماز میں لکھا کہ گیارہ فانی نے لکھا کہ گیارہ نماز میں لکھا کہ گیارہ نماز میں لکھا کہ گیارہ</p>
<p>گو میں محمد عربی کی عسریہ ہوں حق کی کینز وہ بھی ہوں بھی کینز ہوں</p>	<p>سوئے میں شغل طاعت رب و دو دل میں خدا کی یاد بھی لب پر دو</p>	<p>سینہ میں دل غلاق و نیت پاک تھا کوہ طلا بھی سامنے نہ مہر کے خاک تھا</p>
<p>۱۰۴ سلمان بن عبد اللہ بن جابر نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ</p>	<p>۱۰۵ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ</p>	<p>۱۰۶ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ نیت فانی نے لکھا کہ گیارہ</p>
<p>۱۰۷ آنسو بھرات انکھ میں شہادہ کی زہرہ کی بیسی پوچھنے آہ کی</p>	<p>۱۰۸ غافل کیا بتوں کو راحت کے واسطے بھجوا دیا فرشتوں کو خدمت کے واسطے</p>	<p>۱۰۹ ایمان بھی لاکھاپہ فرشتہ نہیں مجھے کھڑے بناؤں اسی بھی طاقت نہیں مجھے</p>
<p>۱۱۰ محبت میں لکھا کہ گیارہ محبت میں لکھا کہ گیارہ محبت میں لکھا کہ گیارہ محبت میں لکھا کہ گیارہ</p>	<p>۱۱۱ محبت میں لکھا کہ گیارہ محبت میں لکھا کہ گیارہ محبت میں لکھا کہ گیارہ محبت میں لکھا کہ گیارہ</p>	<p>۱۱۲ محبت میں لکھا کہ گیارہ محبت میں لکھا کہ گیارہ محبت میں لکھا کہ گیارہ محبت میں لکھا کہ گیارہ</p>
<p>خادم بھی کوئی نہ تھے نور عین کا پرہل سامتا آپسے جہولاسیلین کا</p>	<p>۱۱۳ میکال ذکر حق میں ہر بیہوش کو پیش خدا یہ رتبہ ہر بیہوش کو</p>	<p>۱۱۴ مستزاد دین نے اپنا عمارت دیا میکال ذکر حق میں ہر بیہوش کو</p>

لے شہنشاہ ایک کتب خانہ

۵۳
پہلوان جو کھیلنے لگے سید نام
سیاچی جو کوئی چاہتا ہے علم
سلمان نے ماتحتی نہ کرنا چاہا
تسلیم ہو کر سید کے لیے غلام

۵۴
چوہو پونجی کی بی بی نے عجب
چوہو پونجی کی بی بی نے عجب
چوہو پونجی کی بی بی نے عجب
چوہو پونجی کی بی بی نے عجب

۵۵
لیکھو اور وقت سلمان جوان
لیکھو اور وقت سلمان جوان
لیکھو اور وقت سلمان جوان
لیکھو اور وقت سلمان جوان

کوشش میں امیر کی جانا ثواب ہو
بھوکے کو کھانا ملا کے کھانا ثواب ہو

اب تک تو رسول کسی کا نہیں
اس در پہ سائل کے خالی پھر نہیں

کھڑے ہو کر نہ دینے کو پایا قبول نے
چادر گرہ کو چھٹی دینت رسول نے

۵۶
سلمان کو لکھو اور وقت سلمان
سلمان کا حال عرض کیا
غلام دی جانے کے لیے عرض کیا

۵۷
مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ
مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ
مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ
مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ

۵۸
پیشے ہی وہ وقت لگا دیا
واپس نہ آیا جو جہت کو سزا
کے کا یہ وصلہ جو جہت کو سزا
کے کا یہ وصلہ جو جہت کو سزا

فرزند میرے بھوکے کی شدت سے فرہین
چوہو پونجی روز سے فاقے گذرے فرہین

اک نان جو قبول نہ کیا عطا کی
حاجت رواے خلق نے حاجت دہی

ناطق کلام حق پر شائے قبول کا
توریت میں جو کردار ہے قبول کا

۵۹
وقت نہ دوں گا کہ میں نہ فرمایا
کہ نہ میں روز فاقے گذرے فرہین
ساک سہاہ تخت جہان میں نہ فرمایا
کہ نہ میں روز فاقے گذرے فرہین

۶۰
اقرار کیا کہ سر سبز نور سے دا
سلمان سے زود جو اسد اللہ نے کہا
کہ میں نہ روز فاقے گذرے فرہین
کہ میں نہ روز فاقے گذرے فرہین

۶۱
نور خدا سے لکھو اور وقت سلمان
نور خدا سے لکھو اور وقت سلمان
نور خدا سے لکھو اور وقت سلمان
نور خدا سے لکھو اور وقت سلمان

دراقت میں جو کئی کو شکا کر رہی ہو نہیں
سب دوسرے پناہ میں گر کر رہی ہو نہیں

خالق نے کی جو چادر رحمت علی مجھے
کافی ہے سر پہ سایہ لطف خدا مجھے

۶۲
میں دین کو دم میں صاحب ایمان بنایا
کافر کو اس روانے سلمان بنایا

<p>۴۱۳ سے آیا جا کے پوچھو وہ بے باقین سلمان وہ دیکھتے تھے جی کے کیا فرین جلدی سے لکھتے تھے مسلمان مسلمان چکی دین پہ لکھتے تھے جو بدل میں</p>	<p>۴۱۴ سائن فاطمہ حسن بنایم کتنے لکھو وہ منت دل سیدنا م سائن جو جان تو نہ تائی میں دیکھو لکھو جو بے وار نہ دالام</p>	<p>۴۱۵ سلمان کا جسے سیدنا سیدنا تبا اوس چھپتے تھے سیدنا م کھانا دیا تے تھے تورا وہ دے دے نہ لکھتے تھے لایا ہوا جو</p>
<p>۴۱۶ پہنچیں یہ نا تو ان کہ بدن تھر تھرا تھا زہر اکو مارے ضعف کے عشق غش ہوا تھا</p>	<p>۴۱۷ لوگ کہیں کو پہن تو حنت لکھو وہ ہوگا ثواب ہوگا بھی جہی پھر انے دو</p>	<p>۴۱۸ فاقہ جو تھار سول کو بھی مرضی کو بھی حیرت ہوئی تھی کو بھی شیر را کو بھی</p>
<p>۴۱۹ فاطمہ سے مارے ضعف کی بجائے کچھ کہیں اس کے کیا جان سچو سن بجو کو پوچھو کہ پوچھو افضل دین فاطمہ سے سن سنا تھو جو مانا پوچھو</p>	<p>۴۲۰ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ</p>	<p>۴۲۱ او لکھتے تھے سول کو بھی مرضی دیکھا کہ فاطمہ میں نہیں جان تھا کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ</p>
<p>۴۲۲ دنیا میں لوگ کھاتے تھے مرغ بے ہاشمی وہ دن کے بعد پان ہوئی تھو بیکھا کی</p>	<p>۴۲۳ جو پس چکے کو دعا نہ احم کی جانی کو صد نہ نہ پوچھو کچھ تھری ناکر لالی کو</p>	<p>۴۲۴ فاقہ نے فاطمہ کا زبں شمشک تھا جھلے میں وہ وہ ہیں اب پوچھو</p>
<p>۴۲۵ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ</p>	<p>۴۲۶ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ</p>	<p>۴۲۷ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ کہیں تین دن کو وہ فاطمہ</p>
<p>۴۲۸ کھائے تھے تھار حق میں سال ماکر ہو کیا عجب جو حق تھیں عطار</p>	<p>۴۲۹ بولیں تھو الہ میں کیا روا نہیں سائل کا کیا خدا ہوا خدا نہیں</p>	<p>۴۳۰ راضی ہوں میں تھو کہ رضا الہ لیکن حسن حسین کی حالت تباہ ہو</p>

[illegible]

<p>مرثیہ ایک گھر میں لائے تھے بیکار کے تھے آج فاقہ و مصیبت رسول اوسے پہنچتی تھی تو فاقہ رسول نہیں دیا یہ جیسا کہ رسول</p>	<p>مرثیہ اوس نے تیری حالت کو دیکھا تو تیرے لیے تیرے سے کچھ نہ دیا تیرے سے کچھ نہ دیا تیرے</p>	<p>مرثیہ تیرے لیے کیا کیا نہیں دیا تیرے لیے نہیں دیا تیرے لیے نہیں دیا تیرے لیے</p>
<p>پاس ادب رسول کے گھر کا اوٹھا دیا دروازہ آگے آگ سے اوس کا جلا دیا</p>	<p>کرتی موت قلعہ سخن اشتیاق ایام وصل گذرے دن آئے فراق</p>	<p>بن مانگی تھی چہا نہیں پید کوئی ہوگی مدت تمام عمر کی نہ ستر کے ہو جس کی</p>
<p>مرثیہ دیکھ کر کہتی تھی رسول یوں کہ مرزا علی یوں اک شخص نے تیری دیکھ کر دروازہ لالت مارنے کو پکار دیا</p>	<p>مرثیہ نصرت تیرے اور نصرت تیری تیرے سے تیرے لیے تیری تیرے سے تیرے لیے تیری</p>	<p>مرثیہ تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے</p>
<p>پہلو پہ آئی ضرب جو بت رسول کے محسن ہوا شیشہ شکم میں بھول کے</p>	<p>مجاؤں جب ہو چھائی یہ انکو سلاؤ دونوں کو پیار کیو گلے سے لگائیو</p>	<p>محسن کے خون کی داغ برباب تک میں پاؤگی پیش خدمت امین عرش کھایا یہ ہلاؤنگی</p>
<p>مرثیہ صدقہ عطا کیا کسی کو نہ تیرا بزدلی تیرا نہ تیرا نہ تیرا رستی گلے میں دل کے شکنجے کھینچنے کے دوست پہ تیرے تیرا</p>	<p>مرثیہ تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے</p>	<p>مرثیہ تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے تیرے لیے</p>
<p>غل تھا کہ کل تو احمد مختار مر گئے ور آج فاطمہ یہ یہ صدمے گذر گئے</p>	<p>عجبکہ وہ عائن جینے کی پاس آتی ہو ہر دم بلائیں نہ تیرے ماتھو نے تیری</p>	<p>مہمان کوئی گھڑی کی تھی کی پیری ہو بہلاؤ تم انھیں کہ مجھے دم شمار کی ہو</p>

۴۱۷
 اکھڑے ہوئے ہیں اسے
 دیکھ کر چھوڑ دینا
 روئے ہیں ڈاڑھیں آج
 غل جو کھلے دھڑکنے سے

۴۱۸
 کیا کہیں دوسرے مائے
 کیوں لکھا ہے کہ
 چھوڑ دینا اسے
 کیوں لکھا ہے کہ

۴۱۹
 تیرے گندہ چہرے کی
 تیرے گندہ چہرے کی
 تیرے گندہ چہرے کی
 تیرے گندہ چہرے کی

۴۲۰
 پھیلائے ماتھے دیکھ کر
 روئے گئے لگا لگاے
 اور حسین کو
 جیسے ہیں کب جو جبر کے

۴۲۱
 جیسے ہیں کب جو جبر کے
 ہر بھی تمہارے پاس
 کیا ہو کہ ہڈیوں سے
 امان اکیسے کہ مرین

۴۲۲
 کیا ہو کہ ہڈیوں سے
 امان اکیسے کہ مرین
 امان اکیسے کہ مرین
 امان اکیسے کہ مرین

۴۲۳
 بیٹو کو تھکایا
 آئے غم سر میں
 زینہ آ کر دودھ دیکھنے
 جینے سے رو ادا دھلے

۴۲۴
 بیٹو کو تھکایا
 آئے غم سر میں
 زینہ آ کر دودھ دیکھنے
 جینے سے رو ادا دھلے

۴۲۵
 بیٹو کو تھکایا
 آئے غم سر میں
 زینہ آ کر دودھ دیکھنے
 جینے سے رو ادا دھلے

۴۲۶
 ملی ملی علی کو چھوڑ کے
 آخر گئیں رسول خدا کی

۴۲۷
 دیسے ملے دو لون سپرے جلتے تھے
 حیدر رہا ہوا اونچیں چھائی لگا تھے

۴۲۸
 دیسے ملے دو لون سپرے جلتے تھے
 حیدر رہا ہوا اونچیں چھائی لگا تھے

۴۲۹
 کون ہو اب شکون ہو موتے ہیں
 دینے سے جاوے کی اوتھیں
 کون ہو اب شکون ہو موتے ہیں
 دینے سے جاوے کی اوتھیں

<p>مرثیہ</p> <p>چو کہ عالم نے آفتاب سب سب کیسے کیسے دیکھ کر انہی خیرات کی طرح مان باپ کو پھر پھر</p>	<p>مرثیہ</p> <p>چو کہ عالم نے آفتاب سب سب کیسے کیسے دیکھ کر انہی خیرات کی طرح مان باپ کو پھر پھر</p>	<p>مرثیہ</p> <p>چو کہ عالم نے آفتاب سب سب کیسے کیسے دیکھ کر انہی خیرات کی طرح مان باپ کو پھر پھر</p>
<p>مرثیہ</p> <p>رستہ پر شہر کے تو سواری کا شور تھا ہل وطن کے نالہ زاری کا شور تھا</p>	<p>مرثیہ</p> <p>تیرے عالم سے خبر کہیں دل پہ چاہے ہیں جانا ہو تو تو قبر سے ہم بھی نکلتے ہیں</p>	<p>مرثیہ</p> <p>تیرے عالم سے خبر کہیں دل پہ چاہے ہیں جانا ہو تو تو قبر سے ہم بھی نکلتے ہیں</p>
<p>مرثیہ</p> <p>یوسف نے جوف کیسے دیکھا مظہر آگے دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>مرثیہ</p> <p>دکھان سے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>مرثیہ</p> <p>دکھان سے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p>
<p>مرثیہ</p> <p>حضرت محمدؐ سے تیریں لاکھ موتی تھیں کوٹھنویہ پر دے لایا ان کو دیکھ کر</p>	<p>مرثیہ</p> <p>ملتی ہنرین سپاوشہ وہیں بنگاہ کو سب چاہتے ہیں قتل کریں بنگاہ کو</p>	<p>مرثیہ</p> <p>تیرے عالم سے خبر کہیں دل پہ چاہے ہیں جانا ہو تو تو قبر سے ہم بھی نکلتے ہیں</p>
<p>مرثیہ</p> <p>انہی خیرات کی طرح مان باپ کو پھر پھر</p>	<p>مرثیہ</p> <p>انہی خیرات کی طرح مان باپ کو پھر پھر</p>	<p>مرثیہ</p> <p>انہی خیرات کی طرح مان باپ کو پھر پھر</p>
<p>مرثیہ</p> <p>وہ دن خدا کرے کہ خوشی ملو پاؤں میں بھالی کو لیکے خیرت ہم کھر میں آؤں میں</p>	<p>مرثیہ</p> <p>کچھ کہتے ہیں کہ ہیں شب کو تیرے میں شریت پہ مانا جان کی جا کے تیرے میں</p>	<p>مرثیہ</p> <p>ناموس کو حضورؐ کے کجا بجاؤں میں پچے ذرا اور اسے کہاں لیکے جاؤں میں</p>

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

<p>حاجہ محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی</p>	<p>حاجہ محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی</p>	<p>حاجہ محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی</p>
<p>نزدیک صبح جب کہ رات ابھی آقا بھی جاگتے ہیں یہ غفلت کی نشانی</p>	<p>طاعت کا وقت مانہ ہے کہ کو بائیں کبھی شاہد ہو تو کہ شام سے سو بائیں کبھی</p>	<p>مرنے کے شوق میں قدم لگا کر پڑھتے تھے ہنس ہنس کے بائیں کرتے ہیں کیا پڑھتے تھے</p>
<p>مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی</p>	<p>مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی</p>	<p>مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی</p>
<p>اس رات بے سہارا پہاڑ کی سوئی کلی دھنسے پاؤں دھنسے ہیں گہرا گہرا</p>	<p>خدا سے ہر آج فاطمہ کے نور عین پر آسمان کر دے قتل کی شکل خلیفہ پر</p>	<p>کیا نوش نصیر دیتے کب و کجا مٹھاپنا ادا ہے ہر وہ پہ پہلے ملتے تھے</p>
<p>حاجہ محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی</p>	<p>حاجہ محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی</p>	<p>حاجہ محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی</p>
<p>آثار صبح کے جو عیاں ہو جاتے تھے حضرت نماز پڑھتے تھے اور روئے جاتے تھے</p>	<p>بالوئے شاہ خاک پہ غش لگا کر زمین زمین پر قدم شاہ کے کھرا کر زمین</p>	<p>مناجوب لوگ بعد شہزادہ محمد ویر ہوئے پیر کے سامنے علی الصغر پہر ہوئے</p>

<p>۴۴ اوسوقت میں جب کہ میرا لاشیں تھیں اور میرا خاتون تھیں اور میرا بہن تھیں اور میرا</p>	<p>۴۵ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا</p>	<p>۴۶ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا</p>
<p>۴۷ اور وہ تو میرا نہیں لگاتے تھے خیمہ سے اہلیت اور وہ لگاتے تھے</p>	<p>۴۸ وارش ہوں ذوالفقار باب میر کا لگ رہا میں میری اور وہ میر کا</p>	<p>۴۹ تھے پاپو شیر باب رسول کا امت پر رحم کی حد قدر رسول کا</p>
<p>۵۰ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا</p>	<p>۵۱ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا</p>	<p>۵۲ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا</p>
<p>۵۳ کے پوچھ گچھوں کی باگینا وٹھائیگی حضرت سے ذوالفقار بھی پوچھی معاشیگی</p>	<p>۵۴ بھائی کا غم سنا علی اکبر کو روچکا کس کس جو ان کو نصین ہاتھوں سے روچکا</p>	<p>۵۵ پوچھو تو اوس سے خاک میں بھج جائیگا ہاں پھر تھے یہ ماتھ جو میرا پرلے</p>
<p>۵۶ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا</p>	<p>۵۷ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا</p>	<p>۵۸ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا دل تھا کہ میرا</p>
<p>۵۹ تو جانتا ہوں میرا علی کو ہر اس ہر محبو قسط رسول کی امت کا پاس ہر</p>	<p>۶۰ تا بندگی برق نگاہوں سے گھر گئی شکل اجل عینو کی آنکھوں میں پھر گئی</p>	<p>۶۱ جب تک کہ سرکنا کے نہ جنت میں آؤ گے عباس سے ملو گے نہ اکبر کو پاؤ گے</p>

مع
 اینست بی نیایی که نشسته در آفتاب
 را که کس از او پیکر نیست پندار
 آب و نخل و حسیں را که در میان افشار
 از میوه و سبزی دل را میوه و گلزار

مع
 آنکه از زمین بر سر آسمان نشین
 غمیش از کاف کپیل نمی بین
 آنکه بر بعل چو چاه میوه و سبزی
 زانو و کمر چالی پر از میوه و گلزار

مع
 اینست بی نیایی که نشسته در آفتاب
 را که کس از او پیکر نیست پندار
 آب و نخل و حسیں را که در میان افشار
 از میوه و سبزی دل را میوه و گلزار

مین نیستی نمی بر چوبی که بر کوه علی
 اماں تو دیرست تمجید لیکه کو آبی

ند سرخارمین بر فاطمه
 سجده نه چو چاک که بر سر خاتمه

مع
 اینست بی نیایی که نشسته در آفتاب
 را که کس از او پیکر نیست پندار
 آب و نخل و حسیں را که در میان افشار
 از میوه و سبزی دل را میوه و گلزار

مع
 اینست بی نیایی که نشسته در آفتاب
 را که کس از او پیکر نیست پندار
 آب و نخل و حسیں را که در میان افشار
 از میوه و سبزی دل را میوه و گلزار

مع
 اینست بی نیایی که نشسته در آفتاب
 را که کس از او پیکر نیست پندار
 آب و نخل و حسیں را که در میان افشار
 از میوه و سبزی دل را میوه و گلزار

راحت مین فاطمه که بر کوه علی
 نسکی کالی منی بر کوه او سکون

اول مرغ و جوت و سحر کار را ازین
 لیکن دل و دینم کم از ذوالفقار

مع
 اینست بی نیایی که نشسته در آفتاب
 را که کس از او پیکر نیست پندار
 آب و نخل و حسیں را که در میان افشار
 از میوه و سبزی دل را میوه و گلزار

مع
 اینست بی نیایی که نشسته در آفتاب
 را که کس از او پیکر نیست پندار
 آب و نخل و حسیں را که در میان افشار
 از میوه و سبزی دل را میوه و گلزار

مع
 اینست بی نیایی که نشسته در آفتاب
 را که کس از او پیکر نیست پندار
 آب و نخل و حسیں را که در میان افشار
 از میوه و سبزی دل را میوه و گلزار

هر بی ز پیغمبر غمیش که گری نمی
 گمیش که در فاطمه تر نشسته پری نمی

سپاه دیده که بر سر آسمان نشین
 چو از غم چو کپیل نمی بین

کتابخانه

[illegible][illegible]

۱۵۱
 و ده لفظی است بدین معنی
 ۱۵۲
 و بیست و یک لفظی است بدین معنی
 ۱۵۳
 و بیست و یک لفظی است بدین معنی
 ۱۵۴
 و بیست و یک لفظی است بدین معنی
 ۱۵۵
 و بیست و یک لفظی است بدین معنی
 ۱۵۶
 و بیست و یک لفظی است بدین معنی
 ۱۵۷
 و بیست و یک لفظی است بدین معنی
 ۱۵۸
 و بیست و یک لفظی است بدین معنی
 ۱۵۹
 و بیست و یک لفظی است بدین معنی
 ۱۶۰
 و بیست و یک لفظی است بدین معنی

میں نے اپنے دل سے کیا ہے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب
 میرے دل سے نکلتا ہے
 میرے دل سے نکلتا ہے

میں نے اپنے دل سے کیا ہے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب
 میرے دل سے نکلتا ہے
 میرے دل سے نکلتا ہے

میں نے اپنے دل سے کیا ہے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب
 میرے دل سے نکلتا ہے
 میرے دل سے نکلتا ہے

پانی نہ دہم گ دیاتہ نہ دہن کو
 کس ظلم سے ظلم ہے کیا آوارہ وطن کو

آلودہ مٹی سب پیش مبارک جو لوت
 چھاتی پو پھٹتا تھا دوسرے سرسوت

نیر میر گیا شام کی جانب ہر مسلم
 محتاج رہا لور کو بھی ہیکر مسکرم

میں نے اپنے دل سے کیا ہے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب
 میرے دل سے نکلتا ہے
 میرے دل سے نکلتا ہے

میں نے اپنے دل سے کیا ہے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب
 میرے دل سے نکلتا ہے
 میرے دل سے نکلتا ہے

میں نے اپنے دل سے کیا ہے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب
 میرے دل سے نکلتا ہے
 میرے دل سے نکلتا ہے

اسپر بھی نہ کہہ رہا تھا نہ الم تھا
 کوفے میں نہ کہہ رہا تھا نہ الم تھا

سو نکرت محمد کا ہول بھی جگر بھی
 مار گیا مسلم بھی ہوتے قتل پیر بھی

یہ شوق شہادت کا تھا اور عاشق بھی
 یہ عقوبت نہ مل جاتے تھے یوسف کی جان بھی

میں نے اپنے دل سے کیا ہے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب
 میرے دل سے نکلتا ہے
 میرے دل سے نکلتا ہے

میں نے اپنے دل سے کیا ہے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب
 میرے دل سے نکلتا ہے
 میرے دل سے نکلتا ہے

میں نے اپنے دل سے کیا ہے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب
 میرے دل سے نکلتا ہے
 میرے دل سے نکلتا ہے

جب وار نہ چل سکتا تھا آئین شراب نہ
 اٹھارت لعین جسکے تھے سوختہ جان

خندق کے بھی رہنے نہ دیا غار میں
 رستی سے پھر کھینچے سا بار میں لا

لیا صبر کروں صبر کا ہر کام نہیں ہر
 بن سر کے کٹاتے مجھے آرام نہیں ہر

<p>۱۰۰ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>	<p>۱۰۱ میں کیا کہوں جو درد غم و غم و غم بابا سے جدائی ہو نہ دنیا میں کسی کو</p>	<p>۱۰۲ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>
<p>۱۰۳ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>	<p>۱۰۴ میں کیا کہوں جو درد غم و غم و غم بابا سے جدائی ہو نہ دنیا میں کسی کو</p>	<p>۱۰۵ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>
<p>۱۰۶ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>	<p>۱۰۷ میں کیا کہوں جو درد غم و غم و غم بابا سے جدائی ہو نہ دنیا میں کسی کو</p>	<p>۱۰۸ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>
<p>۱۰۹ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>	<p>۱۱۰ میں کیا کہوں جو درد غم و غم و غم بابا سے جدائی ہو نہ دنیا میں کسی کو</p>	<p>۱۱۱ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>
<p>۱۱۲ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>	<p>۱۱۳ میں کیا کہوں جو درد غم و غم و غم بابا سے جدائی ہو نہ دنیا میں کسی کو</p>	<p>۱۱۴ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>
<p>۱۱۵ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>	<p>۱۱۶ میں کیا کہوں جو درد غم و غم و غم بابا سے جدائی ہو نہ دنیا میں کسی کو</p>	<p>۱۱۷ میں سہیل کی بات ہوئی تو وہ ہنسی کیساتھ ملاقات ہوئی ہو</p>

<p>۷۱</p> <p>روشنی سے اعلیٰ آتی ہوگی ایسی ہوسوئے سے کہ نہ ہوگی بہشتی نہیں ہوگی کہ نہ ہوگی سایہ کی جیسے تھوڑی سی ہوگی</p>	<p>۷۲</p> <p>انھوں کی گئی کہ نہ ہوگی وہاں سے کہ نہ ہوگی جو کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>	<p>۷۳</p> <p>یہ کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>
<p>۷۴</p> <p>سبز شک کے گئی سے کہ نہ ہوگی مرجبانے تھوڑی سی ہوگی</p>	<p>۷۵</p> <p>چوہو چوہو مانی یہ روئے کا سبب ہو پانی نہ دیتے ہو کہ نہ ہوگی</p>	<p>۷۶</p> <p>اور پہلو پہلو نہ ہوگی دو مہر اوہ کو تھوڑی سی ہوگی</p>
<p>۷۷</p> <p>کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>	<p>۷۸</p> <p>کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>	<p>۷۹</p> <p>کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>
<p>۸۰</p> <p>ہو سوتا تھا آفوش تہ بول عذرا میں چمکا وہ چلا جاتا تھا اوس گرم ہوا میں</p>	<p>۸۱</p> <p>آرام کہیں نہ ہوگی چوہو چوہو مانی یہ روئے کا سبب ہو</p>	<p>۸۲</p> <p>عماے سرو نہ ہوگی پیشاں نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>
<p>۸۳</p> <p>کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>	<p>۸۴</p> <p>کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>	<p>۸۵</p> <p>کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>
<p>۸۶</p> <p>تھے شاہ سفر میں سفر تو مرقی سے اولن روز زمین چہ ہوا اب کمال ہی</p>	<p>۸۷</p> <p>شہر نے کہا اب دیکھو کہ نہ ہوگی بیشے سرور کہ نہ ہوگی</p>	<p>۸۸</p> <p>رخسار و نہ ہوگی کہ نہ ہوگی لب پہ کہ نہ ہوگی کہ نہ ہوگی</p>

<p>مرثیہ روند کہ کہ گشت گلشن کس مستک کا جی کر کے کیا کیا او بیکار نہیں تھی تھی بازا بیکار نہیں تھی تھی</p>	<p>مرثیہ کہ کہ تھی تھی تھی تھی اکا اکی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>مرثیہ قاصد کی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>دوون سر و مکی شلم من جانے کی خبری لاشونکو سر و اچھ جانے کی خبری</p>	<p>ان دھڑلے میں چلے گئے نہ تاش نور شینہ نہ تاش نور</p>	<p>مستک کی اوس شخص نے جبکہ کر تھیں مغلیں مہارک پہ گامے ہیں کہ</p>
<p>مرثیہ ما اریا جے جبر خطا کیا جانی نہ تاش نور شینہ نہ تاش نور</p>	<p>مرثیہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>مرثیہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>دیریاہ او نہیں ماکے جب آیا تھا دربار میں دو جوئے سے سر لایا تھا</p>	<p>دھڑلے میں چلے گئے تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>شہ کے کما کوئے کامب اف تو اگر مستک سے بھائی کی جی کی خبری</p>
<p>مرثیہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>مرثیہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>مرثیہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>نہ تاش نور شینہ نہ تاش نور نہ تاش نور شینہ نہ تاش نور</p>	<p>اوس شخص نے جبکہ کر تھیں مغلیں مہارک پہ گامے ہیں کہ</p>	<p>اس گری میں کیا کام تھا بابت ہے تھی تھی تھی تھی</p>

[illegible]

<p>۷۷</p> <p>میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی</p>	<p>۷۸</p> <p>میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی</p>	<p>۷۹</p> <p>میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی</p>
<p>یاد آتا ہے کہ تنگ ہو یا رنج سفر یا اس لیے رونے ہو کہ چہرے ہو پیر سے</p>	<p>چلا کے کہا جگہ نہ ترو یا نہ بھائی بہر میں نکلتی ہوں نہیں اچھائی</p>	<p>وہیکہ کہیں بیان ہوگی کہوں ہوگی وہیکہ کہیں بیان ہوگی کہوں ہوگی</p>
<p>۸۰</p> <p>میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی</p>	<p>۸۱</p> <p>میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی</p>	<p>۸۲</p> <p>میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی</p>
<p>کہ جانے کیا غم و دل جان ہی کو پوچھے کوئی بڑھ کر کہ نہیں تاب کسی</p>	<p>غم دیدہ تو ہے اور بھی غم کیا نیکی نہیں واکھ چھپاؤ گے تو مرا نیکی نہیں</p>	<p>یوں بہار کو کرتے تھے بستی تھی رہا اگر اوس روز بہت بیا کیا چھائی لگا کر</p>
<p>۸۳</p> <p>میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی</p>	<p>۸۴</p> <p>میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی</p>	<p>۸۵</p> <p>میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی میرا کہے فوٹو تھے نہیں کبھی</p>
<p>وارث مرادو نے لیے ساتھ گیا ہو کوفے کے مسافر کا کہاں خدا ہو</p>	<p>اگل کوئی کے ناخن کے فرزند بھی لڑکے پرویس میں ہاتھ کے دل بند بھی لڑکے</p>	<p>آگ لگوں کو کبھی ملے تھے زسارت اوس کے سندھ پر کبھی رکھ دیتے تھے خیر آوس کے</p>

<p>۱۰۰ کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا اور سر پہ لٹکا کر لے گیا کھنڈل میں لٹکا کر لے گیا کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا</p>	<p>۱۰۱ کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا اور سر پہ لٹکا کر لے گیا کھنڈل میں لٹکا کر لے گیا کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا</p>	<p>۱۰۲ کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا اور سر پہ لٹکا کر لے گیا کھنڈل میں لٹکا کر لے گیا کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا</p>
<p>۱۰۳ اس لطیف فراوان کا سبب کیا ہو چکا اس لطیف پہنچتی یہ یہ کیا ہو چکا</p>	<p>۱۰۴ محان پہ کچھ ہم بھی کیا کیا کسی نے نکواریں چاہیں یہ کیا کیا کسی نے</p>	<p>۱۰۵ میں جیتی ہوں صد مہر مری جان کی کس نیکی سے لاش پر ہی ہو گی زمین پر</p>
<p>۱۰۶ انداز میں چلنے کی نظر آگیا جہاں پہنچ کر کوئی نہ ہو گیا اس سبب پر دل نہ ہو گیا اس سبب پر دل نہ ہو گیا</p>	<p>۱۰۷ کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا اور سر پہ لٹکا کر لے گیا کھنڈل میں لٹکا کر لے گیا کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا</p>	<p>۱۰۸ کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا اور سر پہ لٹکا کر لے گیا کھنڈل میں لٹکا کر لے گیا کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا</p>
<p>۱۰۹ کوفے سے برسی دو سر کر گئے بابا کیوں آپ نہیں کہتے ہیں کیا کرنا بابا</p>	<p>۱۱۰ اب کیا کہوں تقاریر سو گئی ہیں پردیس میں ہیں بابا کی ہیں گئی ہیں</p>	<p>۱۱۱ پردیس میں فرزند کہاں چھوڑ گیا نرسے میں رہے ہوئے دم گھٹ گئے ہوئے</p>
<p>۱۱۲ کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا اور سر پہ لٹکا کر لے گیا کھنڈل میں لٹکا کر لے گیا کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا</p>	<p>۱۱۳ کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا اور سر پہ لٹکا کر لے گیا کھنڈل میں لٹکا کر لے گیا کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا</p>	<p>۱۱۴ کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا اور سر پہ لٹکا کر لے گیا کھنڈل میں لٹکا کر لے گیا کیناں کو چھوڑ کر چلا گیا</p>
<p>۱۱۵ غم نہ پوری کا تجھے معلوم ہو گا سب ہو گا پر اک مسلم غم نہ ہو گا</p>	<p>۱۱۶ تم آٹھ پیر مہینے مشق خبر کی آئی ہر سنانی مرہ مظلوم دہ کی</p>	<p>۱۱۷ مقرر ہی عرق ہر مہینے ہوا ہے پیر ساجھے دینے کو میں آئی ہوں جہاں ہے</p>

<p>۷۱۳ ہاں تیرا دل پوچھتا ہے کہ اس کی دلچسپی تیرا لب و لسان عینا کی کا تو مستقیم کیسے عینا پس تیری جہدیں وہ ہوں غلام</p>	<p>۷۱۴ اب تک تو میرا کوئی اور نہیں یاد رکھتی ہے تیرا دل اور میری ماں تیرا دل ہے تیرا دل ہے میں نے تیرا دل ہے تیرا دل ہے</p>	<p>۷۱۵ کس نے کہا تھا کہ تیرا دل ہے کس نے کہا تھا کہ تیرا دل ہے کس نے کہا تھا کہ تیرا دل ہے کس نے کہا تھا کہ تیرا دل ہے</p>
<p>۷۱۶ کفن کے علی قبر میں لاش اس کی محبوب خدا آپ اسے دفن کرینگے</p>	<p>۷۱۷ وہ دن تو ہوئے گا کہ کیا گئے ہوں مارا اونھیں لکار کے یا مرنے ہوں</p>	<p>۷۱۸ اب تک تو میرا کوئی اور نہیں یاد رکھتی ہے تیرا دل اور میری ماں تیرا دل ہے تیرا دل ہے میں نے تیرا دل ہے تیرا دل ہے</p>
<p>۷۱۹ اب تک تو میرا کوئی اور نہیں یاد رکھتی ہے تیرا دل اور میری ماں تیرا دل ہے تیرا دل ہے میں نے تیرا دل ہے تیرا دل ہے</p>	<p>۷۲۰ اب تک تو میرا کوئی اور نہیں یاد رکھتی ہے تیرا دل اور میری ماں تیرا دل ہے تیرا دل ہے میں نے تیرا دل ہے تیرا دل ہے</p>	<p>۷۲۱ اب تک تو میرا کوئی اور نہیں یاد رکھتی ہے تیرا دل اور میری ماں تیرا دل ہے تیرا دل ہے میں نے تیرا دل ہے تیرا دل ہے</p>
<p>۷۲۲ اب تک تو میرا کوئی اور نہیں یاد رکھتی ہے تیرا دل اور میری ماں تیرا دل ہے تیرا دل ہے میں نے تیرا دل ہے تیرا دل ہے</p>	<p>۷۲۳ اب تک تو میرا کوئی اور نہیں یاد رکھتی ہے تیرا دل اور میری ماں تیرا دل ہے تیرا دل ہے میں نے تیرا دل ہے تیرا دل ہے</p>	<p>۷۲۴ اب تک تو میرا کوئی اور نہیں یاد رکھتی ہے تیرا دل اور میری ماں تیرا دل ہے تیرا دل ہے میں نے تیرا دل ہے تیرا دل ہے</p>

<p>۴۸</p> <p>ارمان اسے شستہ دین تو چاہے استاد کہہ دے جسے او تو راؤ حرم نزدیک بیرون بیچو و بیرون کسی بیرون کے اعدا کوئی</p>	<p>۴۹</p> <p>نیکوئی تو کس کوئی نیکوئی تو کس کوئی نیکوئی تو کس کوئی نیکوئی تو کس کوئی</p>	<p>۵۰</p> <p>پہلوئیں کے اس سبب اس کا پہلوئیں کے اس سبب اس کا پہلوئیں کے اس سبب اس کا پہلوئیں کے اس سبب اس کا</p>
<p>چیتو کو ہر آئیں کی ملاقات غنیمت فرصت جو ملے اونسے تو ہر ان غنیمت</p>	<p>کس کو کہ میں تو اس وارث الہی اتا ہر بار ہر ماں کو کہ جلی ہر</p>	<p>باقی بھی رضائے لے کے جانے لے رہیں سب تابہ دم طہر چکانے لے رہیں</p>
<p>۵۱</p> <p>اشیوں کے لئے جسے جسے اور محلوں کے لئے جسے جسے اور محلوں کے لئے جسے جسے اور محلوں کے لئے جسے جسے</p>	<p>۵۲</p> <p>کس کو کہ میں تو اس وارث الہی اتا ہر بار ہر ماں کو کہ جلی ہر</p>	<p>۵۳</p> <p>جس کو کہ میں تو اس وارث الہی اتا ہر بار ہر ماں کو کہ جلی ہر</p>
<p>دیکھو تو بہت دور ہو دیکھو قہرین ہر پچھے مٹ سب پیاسے ہر اور بانی ہر</p>	<p>کلی اس کو گناہ ہے کو جھکے تلے سے آج اور لگا لو غین سب کے لوگ سے</p>	<p>منظور اگر یہ ہو کہ جب اُن نہ وطن کو تو اور کہیں جانے دو مجھ شہر دہن کو</p>
<p>۵۴</p> <p>کس کو کہ میں تو اس وارث الہی اتا ہر بار ہر ماں کو کہ جلی ہر</p>	<p>۵۵</p> <p>کس کو کہ میں تو اس وارث الہی اتا ہر بار ہر ماں کو کہ جلی ہر</p>	<p>۵۶</p> <p>کس کو کہ میں تو اس وارث الہی اتا ہر بار ہر ماں کو کہ جلی ہر</p>
<p>خالی ہی رہے سکو نکو دریائے پھر لے پینے کو بھی پانی نہ ملا پیاسے پھر لے</p>	<p>جائے ہی لڑائی ہوئی شمشیر نوٹے سرکٹ گئے کہ شہر کے رفیع تھوٹے</p>	<p>پہلوئیں کیا عامرہ فرزند علی کو کھڑے کیا تلوار اونسے ملبوس ہی کو</p>

<p>۴۱</p> <p>کشتن کا حکم ہے جس کو چاہے خوار شہید قاضی جہانگیر کا سفیر جو چاہے وہاں کے حکم نامہ اگر چاہے نہیں کہ سفیر کا سفیر</p>	<p>۴۲</p> <p>دنیا کی دولت میں اور دنیا میں پہنچنے میں مصائب کے نہیں اول تو سوال وہ نہیں کہ اور دوسرے نہیں کہ</p>	<p>۴۳</p> <p>وہ لون و توشی اور وہ کھیتی سرسبزین ہو کر اور سکائی خوار اور اس کے حق میں وہ نہیں کہ جس میں اور وہاں</p>
<p>اگر وہ جس دہرے کو چاہے گھر چور کے جنگل کے بہاں چاہے</p>	<p>دو لون کے لیے بیچ والہ شام و سحر باقی رہی اب ایک مصیبت کو بہن ساتھ وہ بچے کہ جو کھلے نہیں</p>	<p>حضرت بھی کھلے جائیں منوش بہن ساتھ وہ بچے کہ جو کھلے نہیں</p>
<p>۴۴</p> <p>وہ جس کو چاہے جانبی بلبل کے واقعہ کی مسافر دل سے جو چاہے نہیں کہ جان</p>	<p>۴۵</p> <p>غربت کی بھی ہوئی رہا کہ سفر قافلہ رحمت و آرام وہ نہت نوری وہ نہت منزل پہنچے نہیں کہ</p>	<p>۴۶</p> <p>بہاں و توشی میں غلام کی راحت و آرام و طرب وہ نہت نوری وہ نہت منزل پہنچے نہیں کہ</p>
<p>۴۷</p> <p>آرام کی صورت نہیں سکون کی طائر بھی پھر دکھائے بہاں چاہے</p>	<p>نہت آئی ہو کہ لاکھ جو بیکے وہ یاد آتا ہی منزل پر مسافر کو بہاں چاہے</p>	<p>وہ غم جو کہ آرام کا جو باہنیں کوئی رائیں کی گداری ہیں کہ بہاں چاہے</p>
<p>۴۸</p> <p>کشتن کا حکم ہے جس کو چاہے خوار شہید قاضی جہانگیر کا سفیر جو چاہے وہاں کے حکم نامہ اگر چاہے نہیں کہ سفیر کا سفیر</p>	<p>۴۹</p> <p>دنيا کی دولت میں اور دنيا میں پہنچنے میں مصائب کے نہیں اول تو سوال وہ نہیں کہ اور دوسرے نہیں کہ</p>	<p>۵۰</p> <p>وہ لون و توشی اور وہ کھیتی سرسبزین ہو کر اور سکائی خوار اور اس کے حق میں وہ نہیں کہ جس میں اور وہاں</p>
<p>گرمی میں گرفتار محسوس نہیں بہاں چاہے</p>	<p>یہ دھوپ میں حدت کہ گھر میں سایہ کہاں ہے بھی وہ نہیں کہ</p>	<p>اس شاہ میں خوب ہو یہ غصہ کٹاکی اب کون خبر رات کو لیگا فراق کی</p>

اس گوشہ نشین پر یہ غدی نہ رہی
کیا قبر محمد کے مجاور کی خطا تھی

عزت و اطاعت میں امام دوسری
چم آئینہ گزشتہ سال وفات

[illegible]

حال
 در این روزگار کوی که گذشت
 تاریک و در تاریکی انداخت
 این چنین غم می خورم
 از خشم و کینه و غم و اندوه
 در این روزگار کوی که گذشت
 تاریک و در تاریکی انداخت
 این چنین غم می خورم
 از خشم و کینه و غم و اندوه

سر مرتبہ اشکال گنجینہ بہار کے ہیں
چو جاتی سے مہر اک وہ مست کو پشیمان

سب ملکہ بکا کرتے ہیں جب آتا ہے کوئی
بیونارو نے نہیں جھپٹ کر مڑ جاتا ہے کوئی

[illegible]

عام
 کتابت میں شریعہ کی بنیاد پر
 کتب کے خطائے یکجا یکے
 پانچ گائی گئی کے دن خوف کا
 وہ وہوب ہوا دن کا وہ دن وہ

جب اللہ نے یان فالہ و فریاد کر کے
سب روئے گئے جب خلق حسن یا کر گئے

کیا سبوح کے اس فضل میں سب سے پہلے

<p>۵۱</p> <p>سنتے ہیں یہ سہوار و جدا کی نالی جھیلوں میں جی خروغین بھی خروغ اس فصل میں ہوتی وہ سنتے سنتے سکھ جی گیلے اسرار کے جانی</p>	<p>۵۲</p> <p>سبک دے ہوئی احوال کی جالی دم بدم کرمان جانے رحمت نندانی مان باب چھوٹے بیوی صحبت و دہانی نہاں جو بیگم ہر اسے بجا جان کی</p>	<p>۵۳</p> <p>توٹا ہوا کچھ کبھی جان بربستہ نہ تہا جب خشک ہوا بھول نو پھر زمین نہ تہا راست کسی رات کو سو نہیں پیر دن کو کس ایسا نکالے رو نہیں پیر</p>
<p>۵۴</p> <p>بپ میں جو کراہی بخین تو گوارے نہ تھے بہوش بخین تم شب کو بھی ہم آئے تھے</p>	<p>۵۵</p> <p>محت تو بچن جتنی ہی بابا کی دعا اولاد کو رحمت ہو تو غنیے کا دہا</p>	<p>۵۶</p> <p>نہایت میں جو انوشے لطف کا دہا کہ جو غلوں میں روئی لگی خبر</p>
<p>۵۷</p> <p>دل جلتا ہے جب بپ میں بخین مال نہ تھے اس رنج سے مین اور کھاجا نہ تھے</p>	<p>۵۸</p> <p>نہی کوئی تکلیف جیل میں رہی نظوم نواسے کو چھوڑا لے بنی</p>	<p>۵۹</p> <p>اصغر کو جدا دکھ ہو قلق مان کو جدا گرمی کے سبب دو دم جو گھٹ جا لگا</p>
<p>۶۰</p> <p>اب سب سے صاحب واسطی کا بچا کہ گھر کی لکھنوی سے نکلتا ہے</p>	<p>۶۱</p> <p>تین بہن بھی بخین نہ تھیں کجا یک جا نہ تھیں کجا اور اشک کجا</p>	<p>۶۲</p> <p>فست میں بنی ہو تو کیا نہ تھیں کجا گھر جوڑ کے جا کر کی کو بھی کجا</p>
<p>۶۳</p> <p>چہرہ کسی روز بجالی نہیں پایا سرعت سے کبھی نبض کو خالی نہیں پایا</p>	<p>۶۴</p> <p>بیٹی نہہ دیکھا دی تکبیر کو اوٹھی بستر سے عہ تمام کے تکیہ اوٹھی</p>	<p>۶۵</p> <p>ابام مصیبت کے ہیں تمہا کی کن ہیں غربت کی نہیں باد یہ بجالی کے دن ہیں</p>

<p>۱۳۵</p> <p>میرزا کا بیٹا اور خانی میں سے جو کچھ کہتا ہے میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ</p>	<p>۱۳۶</p> <p>میرزا کا بیٹا اور خانی میں سے جو کچھ کہتا ہے میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ</p>	<p>۱۳۷</p> <p>میرزا کا بیٹا اور خانی میں سے جو کچھ کہتا ہے میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ</p>
<p>میرزا کے قابل نہیں میں نہیں سکتا شب کیسے ہو وہ نشوونما کہ کچھ کہ نہیں سکتا</p>	<p>حضرت کی دعا سے مجھے صحت کا یقین ہے اب تو کچھ کا بھی مزہ تلخ نہیں ہے</p>	<p>آزار رسیدہ ہوں گرفتار ملا ہوں گھر چھوڑ کے جلا وطن کی سرحد میں پہنچا ہوں</p>
<p>۱۳۸</p> <p>میرزا کا بیٹا اور خانی میں سے جو کچھ کہتا ہے میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ</p>	<p>۱۳۹</p> <p>میرزا کا بیٹا اور خانی میں سے جو کچھ کہتا ہے میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ</p>	<p>۱۴۰</p> <p>میرزا کا بیٹا اور خانی میں سے جو کچھ کہتا ہے میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ</p>
<p>فرقت میں سدا اٹالہ و فریاد کرونگا اترونگا جو منزل پہنچیں باور کرونگا</p>	<p>اب روح مرے جسم میں اکبر کی ہوا ان باتوں سے کچھ کو قراق آئی ہو یا</p>	<p>اگر ام کہیں راہ میں جانی نہیں ملتا جنگل میں وہ ہیر پیروں کہ بانی نہیں ملتا</p>
<p>۱۴۱</p> <p>میرزا کا بیٹا اور خانی میں سے جو کچھ کہتا ہے میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ</p>	<p>۱۴۲</p> <p>میرزا کا بیٹا اور خانی میں سے جو کچھ کہتا ہے میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ</p>	<p>۱۴۳</p> <p>میرزا کا بیٹا اور خانی میں سے جو کچھ کہتا ہے میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ میں نے سنا ہے اس کی جگہ</p>
<p>جبہ نظر لطف مسج و وسع بر سو کا ہو عیار تو اکہ میں شفا ہو</p>	<p>سب نہیں روئی نہ غم کھاو گئی یا لیٹی ہوئی محل میں جلی جاو گئی یا</p>	<p>خوش ہو گا تم اب دل اگر کر روگی مراؤنگا تب میں تو نہ کیا خبر روگی</p>

<p>۱۲۰</p> <p>بنا بے ساختہ کہ لب بزم آج کل بے چارے کی شہساز کی تصویر کے پیش آئے وہ کھانڈا دیو تین صدمے کے کھلے دل کی لپیٹ میں</p>	<p>۱۲۱</p> <p>میں نے تو چالی سال کی پیشانی میں بے چارے کی تصویر کھانڈا دیو کی تصویر میں نے تو چالی سال کی</p>	<p>۱۲۲</p> <p>شکل اپنی شب بھر جو دکھلا گئی اوسکو کانپا یہ تڑن زار کہ تپ گئی اوسکو گھر لٹا کر کس طرح قیامت نہ پہنچا پہلا سویرہ غم آگے خدا جانے کیا ہو</p>
<p>۱۲۳</p> <p>کیا خلق میں گھر کوئی تو نہیں جانے زندان میں جو درد اس کے دل میں کیا خلق میں گھر کوئی تو نہیں جانے زندان میں جو درد اس کے دل میں</p>	<p>۱۲۴</p> <p>انسانیت میں تو کیا ہے کیا وہ چین کے گھر میں جنگل کے گھر میں انسانیت میں تو کیا ہے</p>	<p>۱۲۵</p> <p>نہ آئی اس گھر میں نہ بات نہ ہو گئی اچھا میں کینہوں ہی کے برابر ہو گئی بستی بھی تو گھر کی ہو کلیہ ہو سر میں جو لیکھی وہ چوڑی کے اکیلا ہے گھر میں</p>
<p>۱۲۶</p> <p>تو کیا ہے اس کے دل میں تو کیا ہے اس کے دل میں تو کیا ہے اس کے دل میں تو کیا ہے اس کے دل میں</p>	<p>۱۲۷</p> <p>صدمے کے کھلے دل کی لپیٹ میں صدمے کے کھلے دل کی لپیٹ میں صدمے کے کھلے دل کی لپیٹ میں صدمے کے کھلے دل کی لپیٹ میں</p>	<p>۱۲۸</p> <p>کچھ بات بجز گریہ و زاری نہیں کہیں امان تو سفارش بھی ہماری نہیں کہیں دل سخت کیا مان نے مجھے غم و رنج سچ کہ زمانے میں نہیں کوئی کسمی کا</p>

<p>۴۴</p> <p>وہ چاہتے ہیں کہ میراث میں حصہ لیں میں کی جی ہوتی اور میراث میں حصہ لیں اس کو میں کہتا ہوں کہ میراث میں حصہ لیں</p>	<p>۴۵</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>	<p>۴۶</p> <p>اور میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>
<p>بیماری میں حصہ لیں تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>	<p>فرقت میں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>	<p>قسمت میں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>
<p>۴۷</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>	<p>۴۸</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>	<p>۴۹</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>
<p>۵۰</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>	<p>۵۱</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>	<p>۵۲</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>
<p>۵۳</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>	<p>۵۴</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>	<p>۵۵</p> <p>تو میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں میراث میں حصہ لیں</p>
<p>راحت سے شب و روز ملاقات ہے ہوگا خافہ کہ وہی تو خافہ ہے ہوگا</p>	<p>افس تو ہے کہ کوئی غمخوار نہیں ہے مشی مری کہ قبر کو شوار نہیں ہے</p>	<p>فسرادی ہے موت میں مری ہے بجالی تقدیر میں ہے جد اگر مری ہے بجالی</p>

<p>۴۶۲ مضد علی کنکری چنن پوست سے چھوڑ دیا پیشی سے کیا دست پیا مواخری سے کیا لالہ پیا</p>	<p>۴۶۳ کھینچ کر تاقیہ واد غش کھینچ کر تاقیہ واد کھینچ کر تاقیہ واد کھینچ کر تاقیہ واد</p>	<p>۴۶۴ منہ زبیر و خسار و نیہ یہ نر کسی آنکھوں سے منہ زبیر و خسار و نیہ یہ نر کسی آنکھوں سے</p>
<p>۴۶۵ کبتہ مراد نیامین گرفت باقی تھا حسین ایک سو کبتہ مراد نیامین گرفت باقی تھا حسین ایک سو</p>	<p>۴۶۶ روئے تھے مجاور جو وہاں اک مشہور واد واد روئے تھے مجاور جو وہاں اک مشہور واد واد</p>	<p>۴۶۷ منہ زبیر و خسار و نیہ یہ نر کسی آنکھوں سے منہ زبیر و خسار و نیہ یہ نر کسی آنکھوں سے</p>
<p>۴۶۸ اتنی تھی صلا وصال نہ جانی تھی صلا وصال اتنی تھی صلا وصال نہ جانی تھی صلا وصال</p>	<p>۴۶۹ اتنی تھی صلا وصال نہ جانی تھی صلا وصال اتنی تھی صلا وصال نہ جانی تھی صلا وصال</p>	<p>۴۷۰ اس بات سے کہ اس طاعت آخرونی نہیں جبریل اس بات سے کہ اس طاعت آخرونی نہیں جبریل</p>
<p>۴۷۱ کیا ہو گا مگر اظہار کی ماد بھی سپر ہو گیا کہ کیا ہو گا مگر اظہار کی ماد بھی سپر ہو گیا کہ</p>	<p>۴۷۲ دشمن کو بھی اس طرح ظالم مجھ مرنے بھی دشمن کو بھی اس طرح ظالم مجھ مرنے بھی</p>	<p>۴۷۳ جب آگے چھوڑا کہ وہاں تم بھی مری گویا کہ وہاں جب آگے چھوڑا کہ وہاں تم بھی مری گویا کہ وہاں</p>
<p>۴۷۴ ان باتوں سے کہ اس طاعت آخرونی نہیں جبریل ان باتوں سے کہ اس طاعت آخرونی نہیں جبریل</p>	<p>۴۷۵ ان باتوں سے کہ اس طاعت آخرونی نہیں جبریل ان باتوں سے کہ اس طاعت آخرونی نہیں جبریل</p>	<p>۴۷۶ جب آگے چھوڑا کہ وہاں تم بھی مری گویا کہ وہاں جب آگے چھوڑا کہ وہاں تم بھی مری گویا کہ وہاں</p>
<p>۴۷۷ داعوت کے چمن سینے میں اب بچوں مرنے خاک میں داعوت کے چمن سینے میں اب بچوں مرنے خاک میں</p>	<p>۴۷۸ الف کو مروت کو محبت کو سب ایک طرف امر رسالت کو الف کو مروت کو محبت کو سب ایک طرف امر رسالت کو</p>	<p>۴۷۹ جب آگے چھوڑا کہ وہاں تم بھی مری گویا کہ وہاں جب آگے چھوڑا کہ وہاں تم بھی مری گویا کہ وہاں</p>

سہ ماہی سہ ماہی

<p>۴۴۴ منتہی جہت مادی غنائیہ رہنے ہوئے کھوئے ہوئے یاران وطن کو قتلے فتنہ و دہشت فرما تا ایک ایک و صاحب</p>	<p>۴۴۵ تو کہتے یہ نصرت جو یاران کیا مباری لے کیا چھوچھو کھلا دنیا بابت کے عدل مٹی میں بولی چھین چھین</p>	<p>۴۴۶ ناموس نہ تھے جو وقت افسردہ و غم و غم تکیہ کی نصرت میں دنیا کی نصرت میں</p>
<p>کیون پیٹے ہو غم میں جھینڈاں اب تم بھی کرو صبر نواسے کوئی</p>	<p>رستے کی وہ سختی وہ سفر رخ و بار سچ کہتے ہیں سوداگر و بارہ خدا کا</p>	<p>فرماتے تھے اسی دوسرے گرفتار میں وہ ہلوں جو آغوش محمد میں ملوں</p>
<p>۴۴۷ دنیا جو سرگرم و زور و نصرت ہم کیسے ہیں جو تو پائی نصرت اجاب کا تو دل کی نصرت بیہوشی میں کوئی نصرت</p>	<p>۴۴۸ کتنی تھی تیرے تیرے نصرت کتنی تھی تیرے تیرے نصرت کتنی تھی تیرے تیرے نصرت کتنی تھی تیرے تیرے نصرت</p>	<p>۴۴۹ کہتے ہیں تیرے نصرت منہ دھانی کے نصرت صدقے سے نصرت قوت کے نصرت</p>
<p>غم آن تو یہ سو کہ بچھڑے ہیں وطن سے اوکھ جائے اک روز یوں چھوٹے</p>	<p>ماثق کی صدا تھی کہ بہت بعد میں گھر دور میں اور منزل مقرر ہوئے</p>	<p>آج اونچے جو گزری وہ جاسکے کل پر مسلم کی شہادت نہیں ہر جاہل پر</p>
<p>۴۵۰ کہوں میں اس کے نصرت کہوں میں اس کے نصرت کہوں میں اس کے نصرت کہوں میں اس کے نصرت</p>	<p>۴۵۱ کہوں میں اس کے نصرت کہوں میں اس کے نصرت کہوں میں اس کے نصرت کہوں میں اس کے نصرت</p>	<p>۴۵۲ کہوں میں اس کے نصرت کہوں میں اس کے نصرت کہوں میں اس کے نصرت کہوں میں اس کے نصرت</p>
<p>کتنے نہیں مسافر کہ میٹھاں نہان ہیں قبریں تو ہیں ویرانی میں مٹی میں</p>	<p>لوں بھی کہ شجر جل گئے تھے وشت بلبلین معلوم یہ ہوتا تھا کہ ہواک ہوا میں</p>	<p>ہم پہنچے روٹنے کے دم سر و دھڑکی فرصت ہوئی ماتم سے تو کل کوچ کر گئے</p>

<p>۴۷ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۴۸ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۴۹ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>
<p>۵۰ آفت و غم نے پوری دارمیں اب گلو مناسب ہو کہ چہ جاوے میں</p>	<p>۵۱ دل بل گیا پوچھنے لیے یہ جو اچھا دربار میں اک شوہر و آہ و فغا</p>	<p>۵۲ ہلٹی تھی زمین ملک مسافر کی حد سے سویا نہ کوئی زوہر مشک کی بکاسے</p>
<p>۵۳ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۵۴ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۵۵ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>
<p>۵۶ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۵۷ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۵۸ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>
<p>۵۹ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۶۰ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۶۱ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>
<p>۶۲ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۶۳ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>	<p>۶۴ ہر ایک نے کہا جیسا کہ غم و غنا کیا کیا ہے ستم سے وہ دنیا کی کیا دیش میں ہیں آج کی دنیا کی اس غم میں ہیں غم میں ہیں</p>

<p>۱۹ سوختن آفتاب فانی گشت کار یہ اظہار ہو تو میر تقی میر کا قربان ہو میر تقی میر کا کربان ہو میر تقی میر کا</p>	<p>۲۰ دو جہان کی تو میر تقی میر کا دو جہان کی تو میر تقی میر کا دو جہان کی تو میر تقی میر کا دو جہان کی تو میر تقی میر کا</p>	<p>۲۱ دو جہان کی تو میر تقی میر کا دو جہان کی تو میر تقی میر کا دو جہان کی تو میر تقی میر کا دو جہان کی تو میر تقی میر کا</p>
<p>۲۲ مشتاق جہان طالب فردوس میں چینی پیر جو مرتے ہیں غلام و خدین نہیں لانا</p>	<p>۲۳ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>	<p>۲۴ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>
<p>۲۵ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>	<p>۲۶ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>	<p>۲۷ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>
<p>۲۸ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>	<p>۲۹ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>	<p>۳۰ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>
<p>۳۱ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>	<p>۳۲ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>	<p>۳۳ میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>
<p>۳۴ دل بین بھی میر تقی میر کا اب پیچھے اور کام کو فکا کا کا کا</p>	<p>۳۵ دو صد تازہ ہو کر جان نینک وہ رات بھی اندوہ میں کہ تو میر کا</p>	<p>۳۶ کی عرض قرب آگے شہر عشق شہر وہ محل نظر ہے کہ کوئی کی نہیں</p>

<p>اور دن کے ایک طرف سے خونہ کی سیاہی میں عجائب کے عالم سے غیب غور سے کھنکھاتے ہوئے</p>	<p>از ان کے حضرت کی طرف سے عجائب کے عالم سے غیب غور سے کھنکھاتے ہوئے</p>	<p>اور دن کے ایک طرف سے خونہ کی سیاہی میں عجائب کے عالم سے غیب غور سے کھنکھاتے ہوئے</p>
<p>کیا جانے اسنوہ پر یا چہ نفس میں انوکین یہ سنا انوکلی بہن یا گوش سردار جو آنے بھی تو کھوٹے</p>	<p>کچھ عرض جو کرنی ہو تو کر لیجو سردار جو آنے بھی تو کھوٹے</p>	<p>ڈالو گے اگر رنگ ادائی کی بنا کا صحر ابھی بن جا سیکا با دارمنا کا</p>
<p>ماتر میں لگی ہوئی سردار جو آنے بھی تو کھوٹے</p>	<p>کچھ عرض جو کرنی ہو تو کر لیجو سردار جو آنے بھی تو کھوٹے</p>	<p>ڈالو گے اگر رنگ ادائی کی بنا کا صحر ابھی بن جا سیکا با دارمنا کا</p>
<p>سرکش بہن ارادہ ٹکرنے لے اولی کا قیمہ کہن بر بارو ناموس بی کا</p>	<p>گرنے ادب آو گے تو جانانہ ملیگا ہدیہ ریحی باندھے ہوئے آٹانہ ملیگا</p>	<p>آٹے میں ملاقات کو یا قصہ و غاہر نچر بھی تو ظاہر ہو کہ اندھا و ندین کا</p>
<p>کچھ عرض جو کرنی ہو تو کر لیجو سردار جو آنے بھی تو کھوٹے</p>	<p>کچھ عرض جو کرنی ہو تو کر لیجو سردار جو آنے بھی تو کھوٹے</p>	<p>ڈالو گے اگر رنگ ادائی کی بنا کا صحر ابھی بن جا سیکا با دارمنا کا</p>
<p>سردار جو آنے بھی تو کھوٹے</p>	<p>کچھ عرض جو کرنی ہو تو کر لیجو سردار جو آنے بھی تو کھوٹے</p>	<p>ڈالو گے اگر رنگ ادائی کی بنا کا صحر ابھی بن جا سیکا با دارمنا کا</p>

<p>وہاں حاکم کا چنگی و رسالہ سرکار نہ دہاں سے واقف ہیں نہ آداب گاہ بس غریب و غریب ہر شے بچا رب غریب جانت نہ ہو چکا کوئی</p>	<p>وہاں دس سو پینس سو ارب و پچاس پونہ گنت پانی کی شیں ہیں دس سو پینس سو ارب و پچاس پونہ گنت پانی کی شیں ہیں</p>	<p>وہاں میں مالک کو شہر ہوں ترو و تھیں کیا پیس انکی بچا دو مرے پچہ کا خدایہ</p>
<p>وہاں جب جہاں نصیب ہے تو دنیا کی شہر ہوئے سرے کی دنیا کی صیوشتا اجازت نہ دیا دنیا کی خود جی ادب کے شہر ہونے کی</p>	<p>وہاں چہ سنتے ہی بیاب ہو گیا دیکھا چرخ عیاں ہر شے فرما کیا یہ لوگ ہیں کیا سب تھوڑی آہی تھوڑی</p>	<p>وہاں دیکھا چو شہنشاہ کے اقبال ہر شے مجر کیا صفت باندھ کے سلطان ہر شے</p>
<p>وہاں کیا جو جو کہہ کر دے تو دنیا کی تھوڑی تھوڑی دنیا کی کیا جو جو کہہ کر دے تو دنیا کی تھوڑی تھوڑی دنیا کی</p>	<p>وہاں کیا جو جو کہہ کر دے تو دنیا کی تھوڑی تھوڑی دنیا کی کیا جو جو کہہ کر دے تو دنیا کی تھوڑی تھوڑی دنیا کی</p>	<p>وہاں کیا جو جو کہہ کر دے تو دنیا کی تھوڑی تھوڑی دنیا کی کیا جو جو کہہ کر دے تو دنیا کی تھوڑی تھوڑی دنیا کی</p>

<p>۱۱۱۱ جلالت منقش ہے کتب و کتب و کتب و کتب و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور</p>	<p>۱۱۱۲ کیا پسند از با جب کوئی کیسے تو خود سے خود کوئی کیسے و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور</p>	<p>۱۱۱۳ خط کج کج منقش ہے کتب و کتب و کتب و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور</p>
<p>۱۱۱۴ یہ مشک ہر اک چشمہ شیریں بھر دے کو شکر کا جو مالک ہو سبیل اسنے دھو دے</p>	<p>۱۱۱۵ نامہ کوئی حاکم کا ہو لایا ہو تو کہہ لڑنے کے ارادے پہ جو آیا ہو تو کہہ</p>	<p>۱۱۱۶ رگ رگ میں سر ہو خالق کوئی کا میں اور زمین میں سر ہو پیشانی کا</p>
<p>۱۱۱۷ سب جو کچھ ہے یہ جو فوج و فوج و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور</p>	<p>۱۱۱۸ تو جس نے کیا عرض کرنا خط و خط و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور</p>	<p>۱۱۱۹ و نور</p>
<p>۱۱۲۰ جیو انوکھا ہے قافلہ مغرب نہ رہ جائے یہ کہہ کر سخی کا کوئی محروم نہ رہ جائے</p>	<p>۱۱۲۱ بیشرب تو کیا سوچنا ہے تو دنیا کوئی کے سوا اور طرف جانے نہ دینا</p>	<p>۱۱۲۲ بکس ہوں میں سر ہو خالق کوئی کا میں اور زمین میں سر ہو پیشانی کا</p>
<p>۱۱۲۳ و نور</p>	<p>۱۱۲۴ و نور</p>	<p>۱۱۲۵ و نور</p>
<p>۱۱۲۶ جیو انوکھا ہے پاس تھا میں شاہ کو کو یانی نہ ملا میں دن او سن بھر کر کو</p>	<p>۱۱۲۷ کیا ہوتا ہوں مجھ پر رٹوں تو سیکھو لے ہر بھی جاتے ہیں بھلا روک نہ تھکو</p>	<p>۱۱۲۸ کو شے سے لگا کر تن صد پاش کہی پھر باؤ زمین باز دھی سر او لاش کہی</p>

<p>۱۳۱۱ توئی تو مہینوں و ماں قتل تلاورین میں بلکہ جیساں میں جو وقت غیبی کسے جانی تو جو وقت غیبی کسے جانی</p>	<p>۱۳۱۲ تھاپس صوبہ کو توڑا پتیا راجہ میں بدھ کے درسی میں بدھ کے درسی میں بدھ</p>	<p>۱۳۱۳ توئی تو مہینوں و ماں قتل تلاورین میں بلکہ جیساں میں جو وقت غیبی کسے جانی تو جو وقت غیبی کسے جانی</p>
<p>۱۳۱۴ مکارتہ میں لاکھوں اگر ایک ہوا مکارتہ میں لاکھوں اگر ایک ہوا مکارتہ میں لاکھوں اگر ایک ہوا مکارتہ میں لاکھوں اگر ایک ہوا</p>	<p>۱۳۱۵ خاک او سپہ کمر سے جود محسن کی بادی شیوہ اشراق محسن کی بادی شیوہ اشراق محسن کی بادی شیوہ اشراق</p>	<p>۱۳۱۶ یوں رات بسر ہوتی تھی اور جس طرح سے جنگل میں جس طرح سے جنگل میں جس طرح سے جنگل میں</p>
<p>۱۳۱۷ اوتھ میں کیا تو نہیں بوجہ طرف غفلت بوجہ طرف غفلت بوجہ طرف غفلت</p>	<p>۱۳۱۸ عجائیل سے ساتھ نہیں ہیں کہ اسے نہیں ہیں کہ اسے نہیں ہیں کہ اسے</p>	<p>۱۳۱۹ نہیں کیا ان اس قدر کون آیا تو نہیں کون آیا تو نہیں کون آیا تو نہیں</p>
<p>۱۳۲۰ ایسا نہ تھا دو نہیں میں یاؤں یہ سر کھانوں میں یاؤں یہ سر کھانوں میں یاؤں یہ سر کھانوں</p>	<p>۱۳۲۱ فرمایا کہ نے علم و شر گمراہ تھا اب راہ پر آیا گمراہ تھا اب راہ پر آیا گمراہ تھا اب راہ پر آیا</p>	<p>۱۳۲۲ کرویکے خبر این شہنشاہ کچھ عرض ضروری کچھ عرض ضروری کچھ عرض ضروری</p>
<p>۱۳۲۳ سب تو یہ کہ جسے بوسہ میں تو اسے بوسہ میں تو اسے بوسہ میں تو اسے</p>	<p>۱۳۲۴ خود کا اسے اسے کچھ کہنے کے کچھ کہنے کے کچھ کہنے کے</p>	<p>۱۳۲۵ فرمایا کہ اسے اسے آرام میں اسے آرام میں اسے آرام میں اسے</p>
<p>۱۳۲۶ منظور جسے ہوا اس کا مرنے کے ارادے پر مرنے کے ارادے پر مرنے کے ارادے پر</p>	<p>۱۳۲۷ فوجیں لیے تار یہ کیوں اپنا وطن کیوں اپنا وطن کیوں اپنا وطن</p>	<p>۱۳۲۸ سمت جو یہ اور تو آقا نے بلائیں آقا نے بلائیں آقا نے بلائیں</p>

<p>مرثیہ کی غزل جو مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا</p>	<p>مرثیہ میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا</p>	<p>مرثیہ میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا</p>
<p>کو فوج نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی میں اس لیے کہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>سکھن ہو وہاں غزل میں جو تھی نہ تھی تو اور حسین بن ابن علی ایک جگہ ہو</p>	<p>صورت نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی معلوم نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>مرثیہ میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا</p>	<p>مرثیہ میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا</p>	<p>مرثیہ میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا</p>
<p>کس کو خبر کسی ہو کہ ان قبر بنے گی پر ہو گی وہیں صبح جہان قبر بنے گی</p>	<p>اس امر کو کیا تو اچھ جائے کہ وہ کیا تھا لے عفو کر اب او سکھ جو کہ نہ تھی نہ تھی</p>	<p>عیاش بھی آواز نہ تھی نہ تھی نہ تھی امان کہ میں بابا نظر آئے نہیں مجھ کو</p>
<p>مرثیہ میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا</p>	<p>مرثیہ میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا</p>	<p>مرثیہ میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا میر انیس کی مرثیہ کی جا جو مرثیہ کی جا</p>
<p>نورم ہو تو ہم تھیں فدا ہو گئے بجائی پھر تارہ قیامت نہ جدا ہو گئے بجائی</p>	<p>ہر شخص مجھے دم در گاہے گا تا حشر مری قوم میں فخر اس کا ہے گا</p>	<p>کھیاں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی جس طرح کہ یوسف شہین چاہ میں نہ تھی</p>

<p>مرثیہ یونٹ میں تیرے چہرے کی آواز جیسا کہ میں نے تیرے مذمت سے پوچھا ہے سب کو سداوت نے وہ دوپہر آفتاب میں</p>	<p>مرثیہ چہرے کی آواز تیرے فراوان کسب کو طالب نظام میں کالیہ خیر عبدالرشید خاں کا</p>	<p>مرثیہ بہتر کو خیر میں کسب کیا نور چاندی کی آواز دور از غمت کو جو کسب کیا جو کسب نفس کو</p>
<p>گروہ میں کئی رات علی ابن ولی کو مقتل پہر مئی میں حسین ابن علی کو</p>	<p>ہو گیا مقام اب میں زہرا کے پسکا لو شکر کرو خاتمہ ہر آن سفر کا</p>	<p>پھر ہو کہہ دینے کوئی عذر ارنوئے وہ کیجیے جس امر میں تکرار ہوئے</p>
<p>مرثیہ کجا ہوس نے کس کی کیا اوس نے کس سے کیا کیا گجرا کہ ہونے کے عیاش یونٹ میں خاص کی کیا کیا</p>	<p>مرثیہ کیا وہ کی کیا کیا زبان میں نہ کہنے کی کیا میں نے کہا کہ اس کی کیا میں نے کہا کہ اس کی کیا</p>	<p>مرثیہ اے حسین میں جس کی کیا دونوں میں جس کی کیا خدا نے میں کی کیا یونٹ میں جس کی کیا</p>
<p>اولے اسے دیکھا ہے مجھے نہیں دیکھا سو کو کس کے دھواے میں بھی نہیں دیکھا</p>	<p>دیکھ جو اسے پھر نہ سیر حسین کی ہر پہل سے میان آتی ہو بایں قوس کی</p>	<p>ایذا رہا تو میں میں بھائی بھائی ہون میں بھی غم نہ ہوئی کہ بھائی بھائی</p>
<p>مرثیہ اس بات کو نہ لیا تو میں نے نہیں غیر سے غم کی کیا کیا میں نے کہا کہ اس کی کیا میں نے کہا کہ اس کی کیا</p>	<p>مرثیہ کیا کہنے نہ کہنے میں دیکھ میں نے کیا کیا میں نے کہا کہ اس کی کیا میں نے کہا کہ اس کی کیا</p>	<p>مرثیہ سنا میں نے اس کی کیا دلوں میں کیا کیا اوتھ میں نے کیا کیا میں نے کہا کہ اس کی کیا</p>
<p>مانا ہوسدا حکم شہنشاہ اسم کو ناچار ہون مولائی کی تھکے ہر قسم کو</p>	<p>کیونکہ کجا کہ کو منی مطلوب بھائی کی عرض تیری تو بہت خوب بھائی</p>	<p>ہو پاس میں نے کیا کیا امت جو ستا ہے بھی تو ہم صبر کرینگے</p>

<p>عاشق کی غرض اپنے تعلق خادم ملک کی بجائی وریاے کنار اس مہر کا خفا و غیبت کا پیار فریاد تعلق غلغلا بھی فوج ہمار</p>	<p>پہلے پہلے ایک جگہ کی جگہ آئے حرم کی کہ اوپر کے برابر محل سے چارسی شہر مظلوم کی ہمار کیا چاہی غیبت میں اپنے کا پیار</p>	<p>خوش آئے کہ خبر کی کہ اوپر ہمار پہلے پہلے ایک جگہ کی جگہ چھوڑا دیا اسی ارض غلغلا کی ہمار سکھن ہو جان جگہ کا پکار</p>
<p>ہذا ابو مخم ہستی سے وہ محروم رہیں امت کے ستم سارے بزرگوں کے ہیں</p>	<p>سستی ہوں جا بھر گریہ و زاری کا تھا بھیا بھیا بھیا تولا تو یہ کونسی جا رہی</p>	<p>یہ بن ہو جان خند وہ ایکاد کریں گے ابا دیکھو تم تم اسے آباد کریں گے</p>
<p>عین کی جگہ سے اس کی جگہ دروازہ گریہ کی جگہ سے بابا جو کہہ سکتے تھے سنگم مکھوئے ہوئے گھر کے کھلنے کی جگہ</p>	<p>آواز کی جگہ کی جگہ سے ایو داد کی جگہ سے ایو دشت سے کیسے کی جگہ سے آباد ہو کر کی جگہ سے</p>	<p>فرشتوں کی جگہ سے پہلے پہلے ایک جگہ سے جہاں نے آواز کی جگہ سے میدان کو اچھا دیکھ کر کی جگہ سے</p>
<p>و کہ سکے زمانے سے مسافر ہو میں امان بھگوت میں اویسی بارگے آتروں میں امان</p>	<p>یہ وہ ہوئی چوتھے جسکے گلے کو بیچین نہ کیجیو مے ناز و نیکے پلے کو</p>	<p>منظور نظر تھی جو وہ جاس و روین کو چہر کاوتہ سے ترک و پاس توں کی زمین کو</p>
<p>پہلے پہلے ایک جگہ سے کیا وہ ہو کر کی جگہ سے سب کو نے میں اور شہر میں کی جگہ سے حاکم وہ ہو کر کی جگہ سے</p>	<p>آگے کوئی جگہ سے پہلے پہلے ایک جگہ سے صدے کی جگہ سے پہلے پہلے ایک جگہ سے</p>	<p>پہلے پہلے ایک جگہ سے اوس ارض مقدس کی جگہ سے مکنا تھا جگہ سے وہ شہر کی جگہ سے</p>
<p>غریب نہ کسی کو فلک پر دکھائے و کیسے میں بیان جو ہمیں افتد پر دکھائے</p>	<p>پہلو سے ذرا ملے جو اونٹنی پر سکینے ایک ایک سے ڈر ڈر کے پتھر کی سکینے</p>	<p>مثلاً چلو کر کاس نور فشان تھا نور شہر سے کہ وہ زمرد پہ عیان تھا</p>

[illegible]

<p>۱۴۸ کشته شده بودم و درون بخت بودم مسلطه کشته شده اعدای من و قتلگاه در شاد و در حبس و در آزار بودم</p>	<p>۱۴۹ بویا که در کربلا بودم کجا بودم که در کربلا بودم میں تار تار شد و در آزار بودم</p>	<p>۱۵۰ کجا بودم که در کربلا بودم میں تار تار شد و در آزار بودم میں تار تار شد و در آزار بودم</p>
<p>۱۵۱ میں تار تار شد و در آزار بودم میں تار تار شد و در آزار بودم میں تار تار شد و در آزار بودم</p>	<p>۱۵۲ کجا بودم که در کربلا بودم میں تار تار شد و در آزار بودم میں تار تار شد و در آزار بودم</p>	<p>۱۵۳ کجا بودم که در کربلا بودم میں تار تار شد و در آزار بودم میں تار تار شد و در آزار بودم</p>
<p>۱۵۴ کجا بودم که در کربلا بودم میں تار تار شد و در آزار بودم میں تار تار شد و در آزار بودم</p>	<p>۱۵۵ کجا بودم که در کربلا بودم میں تار تار شد و در آزار بودم میں تار تار شد و در آزار بودم</p>	<p>۱۵۶ کجا بودم که در کربلا بودم میں تار تار شد و در آزار بودم میں تار تار شد و در آزار بودم</p>

<p>مرثیہ میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر</p>
<p>چون قبلہ نما قصد کردی کہ میر تقی میر چہ بچہ کہ سویت کہہ دے فکر کر کے چہ بچہ</p>	<p>اک جامہ دم مشدہ دانی نہ ملیگا پانچ گنے کوٹے ہی تو پانی نہ ملیگا</p>	<p>توڑیں اوچھین کر چہل ہی پائیں گے کاٹے ہیں رین جنگل میں تو پیاہیں گے</p>
<p>مرثیہ میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر</p>
<p>وہ ری ہوئی اس گھر میں پوچھا میر تقی میر قرمانی پیدہ کاکہ گام قرین ہی</p>	<p>سب محل مرے گرد غریب است ایتنے گری کے یہ دن جو نہ پختی سے لیتے</p>	<p>مہلت نہیں اشی کہ میں سایہ میں کھڑا ہوں حضرت سے جدا ہو کے غریب میں پڑا ہوں</p>
<p>مرثیہ میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر اے میر تقی میر تو میر تقی میر</p>
<p>کچھ غم نہیں دیکھ ہر کہ بلا آئے بلا پر راضی ہوں خداوندہ عالم کی رضا پر</p>	<p>مخفی ہو سے بن قافلہ طبع میں آ کر پائیں تو مجھے فتح کریں گے سر نہ آ کر</p>	<p>یہ خانہ طالع ہے وہ حضرت کا مکان ہے میر سے ماسن نہ بیان ہونہ دمان ہے</p>

مرثیہ میر تقی میر
 اے میر تقی میر تو میر تقی میر
 اے میر تقی میر تو میر تقی میر
 اے میر تقی میر تو میر تقی میر
 اے میر تقی میر تو میر تقی میر

[illegible]

لے ساری بھی سرتی
 ۱۶ فروری ۱۹۷۵ء
 مئی ایک رات کو
 میں کچھ شیشے کا گلاب
 اور اونٹ سٹا کر
 چھوٹا گلاب
 میں بھی گلاب

ان متفرق اس حالت کو
کھڑے ہیں جو عبودیت
فرمان بنیاد اور فلاس
افق پرستی کو کہتے ہیں
اور خداوند اور جلیل
عالیٰ سے جو
مطلق فیض بن جہان

۱۰۱
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
آئے ہیں جو ایک کسے کہتے ہیں
بلاؤ کو کسے کہتے ہیں

۱۰۲
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
مؤلف سے کیا کسے کہتے ہیں
فرصت نہ ملی جی کی

۱۰۳
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۰۴
پائین ہو پھرین قلب و کراں
کوفے میں اچھی بچہ دین

۱۰۵
تیرے لئے نہ ملتی اور نہیں
وادی مجھے پاس تھا ورنہ

۱۰۶
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۰۷
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۰۸
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۰۹
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۱۰
پہلے جو فساد و دھڑے نہ نکلتا
مگر مچی میں اور کے گھر سے نہ نکلتا

۱۱۱
قالیض ہو سے میں گھر نہ نکلتا
جائے نہ دیا جو مسئلہ پہنچے

۱۱۲
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۱۳
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۱۴
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۱۵
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۱۶
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۱۷
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

۱۱۸
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں
میں جو ایک کسے کہتے ہیں

[illegible]

عجیب
بن سیدنا حضرت شیخ
کے آئینے میں کہ کیا چہرہ
جگمگ میں حضرت شیخ کی
فریادی ہو جا کہ یہ

عجیب
فرمان کہ صیاد کے گھر سے
سہیلی جی کی ساقی سر پر
گھر سے نکلی یاد وہ تو بولے
اوس چہرہ کو بیان چوں

عجیب
شیخ سیدنا حضرت شیخ
لاندر کی تریاویا و
کیا جانے کہ کب کب

صحت
صحت اسے کہیں یاد بہاری نہ
جا جلد کہ مولائی سوار سی نہ

صحت
صحت اسے دو وہ او سکولائی کی
بچہ وہ اسی کا یہ ہر فی جو

صحت
رب و جہان گھر تر آباد رکھ
بجائی ترے یہ نکو خدا رکھ

عجیب
نثار و فکروندین اللہ
اولاد کی الفت سے فوج
چو آج بھی دین کے ہر

عجیب
صلیہ و ارشد کی طرف
دل میں کہما مقبول
دور گیا او سکولائی کی

عجیب
نثار و فکروندین اللہ
بیلا وہ کہ شمس اللہ

عجیب
بچہ ہر ہر و لہر سے جلد ملا
اصغر کا نصرتی مرچے کو

عجیب
بچہ ہر ہر کے چہرے ملا
پوسو نکلی دو وہ او سکولائی کی

عجیب
میں اب مری جانب نہ
لے کے کہ لیکر طرف دشن

عجیب
میں صیاد کے گھر سے
میں صیاد کے گھر سے

عجیب
صیاد کے گھر سے
صیاد کے گھر سے

عجیب
صیاد کے گھر سے
صیاد کے گھر سے

عجیب
میں صیاد کے گھر سے
میں صیاد کے گھر سے

عجیب
میں صیاد کے گھر سے
میں صیاد کے گھر سے

عجیب
میں صیاد کے گھر سے
میں صیاد کے گھر سے

کونین منادی سے صلہ تھا میرا
جاکر چلے اس کی جگہ سے میرا
کھڑکین کوئی جگہ چھپنے سے بے نیاز
تو تیرے غم و غنیمت کیا بدین بازار

چون چون بیابان آتا شاہد میرا
خاموشی کو دے دے تیرے سبب میرا
میں جہاں تک پہنچے تھے صاحب و شاکر
وہ عرض کیا کرتے تھے کہ جابلو جاؤ

مستکم کا قتل خانہ غریب خصلت
زندہ ہو جا کر اجنبیت میں جو میرا
ایذا بھی زیادہ ہوئی تھی جی سے میرا
وہ کام کو کام سے بے کمال جو میرا

پچھلے کامینوں در شہنشاہ شہنشاہ
مستکم کہ میں پرشیدہ پر فرزند کمین
میں

کچھ شہید نہ اس میں ہرہ تشلیک ہو مولا
جو کہ تہا ہی ہو رو وہ خبر شیک ہو مولا

لاکھوں سے دوست نام کیا تیغ زنی میں
داخل ہوتے دربار رسول عترتی میں

کرتوب جو شہر میں غریب خصلت
جو دین سے سونے کی آستان چو نام
کیا کیا شہر فانیان شہید میں
کل قتل ہو وہ جو قتل ہو آج

مستکم میں بے باس ہو میرا شہید
فدائے دین میں ہو میرا شہید
خدا دین میں ہو میرا شہید
ایک روز میں جگہ کی یاد تھی

بھگت نفس سے شہید فکرا
جلت تھا جگر قلب پہ تھا صدمہ جاکر
مستکم میں ہو میرا شہید
ایک روز میں جگہ کی یاد تھی

وہ تو شہر میں غریب خصلت
پیش پیش ہو گیا سوئے کس مستکم سے

یہ سہ کر دیکھ گیا وہ زندہ جو رہ گیا
خون تارہ کدو ارغامہ میں بہ گیا

منزل پہ بھی کچھ نوش نہ فرما چھپ گیا
تشویش تھی ایسی کہ گئے جانے تھے چھپ گیا

جس کو کہہ لائی تھی شہر زار مارا
عشرت تھی غضب شہر زار مارا
ایک ایک کا صدمہ تھی غم کو کہہ لائی

پورے میں میں تھی غم کو کہہ لائی
ہر طرح کے غم میں میں تھی غم کو کہہ لائی

مستکم میں میں تھی غم کو کہہ لائی
جس کو کہہ لائی تھی غم کو کہہ لائی

ول چک رہے تھے لگی تھی جگر دین
خاکہ رماہ روزی ہوئے کس مہر دین

یاور میں ہو گیا میں جو گالی میں گلیا
سب ناصن پائے تھے والا یہ ظالمین

مشتاق تھے جسکے خبر آئی کہ مر و اوہ
جس دوست سے پوچھا یہ منا قتل ہوا وہ

<p>۱۱۵ ماں کی لپٹ سے غمزدہ ہونے فرود آنسو بہتا قاتل کی افتاد کو شکر اس طرح کیا تم غم سب اندک فقط جس طرح سے رو تار برادر کو برادر</p>	<p>۱۱۶ جب نہ نزل حاجت سے طبع سب کچھ آئی یہ بفضل پرستہ دنیا گیا آنسو میں تانچہ صف فرزند صید میں بن چکا خاتم</p>	<p>۱۱۷ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>
<p>۱۱۸ ہر تار و عمر پہ کھا تا سقا غم باکو روئے تہین یو ہر اہل و فاعل فاکو ماتم ہو گئی دہ سے مسلمانہ گھر میں خندق میں تو لاش اس کی ہو گھر میں</p>	<p>۱۱۹ ماں کی لپٹ سے غمزدہ ہونے فرود آنسو بہتا قاتل کی افتاد کو شکر اس طرح کیا تم غم سب اندک فقط جس طرح سے رو تار برادر کو برادر</p>	<p>۱۲۰ بھڑکی و وہ آتش کہ جلالی ہو جگر کو دو جہاں یوں گورو میں کہ ظلم بد کو</p>
<p>۱۲۱ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>	<p>۱۲۲ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>	<p>۱۲۳ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>
<p>۱۲۴ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>	<p>۱۲۵ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>	<p>۱۲۶ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>
<p>۱۲۷ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>	<p>۱۲۸ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>	<p>۱۲۹ اگر سب سے کم غمزدہ کائنات پوشش آگاہی باقیات کی لپٹ چلا تھے تو اچھا لگی تھی جہاں کون سے غمزدہ کو دیبا کی سواری</p>

۱۱۵
مرثیہ پیش

<p>۱۱۷ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>	<p>۱۱۸ وہ ہیں جن کی یاد میں آوے نام مقتول کی پودہ خوش تر آتا ہے ماتمیں میں وہ تازہ صیبت ہیں ماتمیں میں وہ تازہ صیبت ہیں</p>	<p>۱۱۹ شہزادی طوف سے بہر طلب ہیں امت کو کہیں تجھے پہنچا کر غریب میں سے پہنچا کر شہزادی طوف سے بہر طلب ہیں</p>
<p>۱۲۰ دیو کی دنیا سے گزرنے کی خبر ہو یہ ایلی شہزاد کے سر کی خبر ہو</p>	<p>۱۲۱ فرصت نہ ملی تالہ و فراد و فغان سے بجائی کا سووم کر کے روانہ ہوئے</p>	<p>۱۲۲ لازم ہے مدارات گداہوں کو غنی ہو وہ کیجے کہ دشمن کی نفاذ شکنی ہو</p>
<p>۱۲۳ پہنچا کر صفت کر کے نہ دیکھ کر اس کی صف میں سے چھوٹ کر مسکرت ہو کر نہ دیکھ کر مسکرت ہو کر نہ دیکھ کر</p>	<p>۱۲۴ نہ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو نہ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو نہ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو نہ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>	<p>۱۲۵ پہنچا کر صفت کر کے نہ دیکھ کر اس کی صف میں سے چھوٹ کر مسکرت ہو کر نہ دیکھ کر مسکرت ہو کر نہ دیکھ کر</p>
<p>۱۲۶ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>	<p>۱۲۷ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>	<p>۱۲۸ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>
<p>۱۲۹ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>	<p>۱۳۰ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>	<p>۱۳۱ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>
<p>۱۳۲ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>	<p>۱۳۳ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>	<p>۱۳۴ کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو کہیں کہیں سے نہ آئے ہو</p>

<p>حاصل کچھ دیکھ کر گھبرا گیا گھر سے بھاگ کر بیٹے کے پاس بجائے کہ وہ دھڑکنے لگا بڑا دل سے دعا ہے کہ یہ بچہ</p>	<p>حاصل بکبک کر رہا اس کے پاس پوچھا کہ کیا ہوا کہہ دیا کہ سونے میں پوچھا کہ کیا ہوا</p>	<p>حاصل کچھ دیکھ کر گھبرا گیا گھر سے بھاگ کر بیٹے کے پاس بجائے کہ وہ دھڑکنے لگا بڑا دل سے دعا ہے کہ یہ بچہ</p>
<p>مولائے سوسے فوج نظر کر کے جوڑ کر چراگیا سردار نے گھوڑے سے اتر کر</p>	<p>ہر شے کی حیات اس سے مولا ہی اسی ہے پالی کی نہ تکلیف ہو دنیا میں کسی ہے</p>	<p>یہ قافلہ سب دھوپ میں لب نشہ کو دھڑکی دو پیاسوں کو پانی کہ تو اب سکا پڑا ہے</p>
<p>حاصل نہانے لگے تھیں تھیں آج بیکار کی مسرت سے کی غرض کہ غرضی وہ عالم جو یہ دھڑکنے لگا</p>	<p>حاصل سب دھوپ میں تھیں تھیں آج بیکار کی مسرت سے کی غرض کہ غرضی وہ عالم جو یہ دھڑکنے لگا</p>	<p>حاصل نہانے لگے تھیں تھیں آج بیکار کی مسرت سے کی غرض کہ غرضی وہ عالم جو یہ دھڑکنے لگا</p>
<p>سب کچھ دیکھ کر لشکر میں ہو رہے ہیں پیا سائوں تکلم کی مجھے تاب نہیں ہے</p>	<p>اب بات کسی سے نہیں کی جاتی ہو ہر بار زبان منہ سے نکل آتی ہو</p>	<p>کی جیکہ نظر ان مشہور جن و لبشیر نور دیکھ لیا مشکوہ ہستی کی</p>
<p>حاصل بے چین کان کوئی نہیں جب چاہے پھر میں نے اس دھوپ میں تھیں تھیں</p>	<p>حاصل بے چین کان کوئی نہیں جب چاہے پھر میں نے اس دھوپ میں تھیں تھیں</p>	<p>حاصل بے چین کان کوئی نہیں جب چاہے پھر میں نے اس دھوپ میں تھیں تھیں</p>
<p>کیا عرض کروں جو پیش لیسے تعب ہو فیاض کی سرکارت پالی کی طلب ہو</p>	<p>ہم دوست کی تکلیف کو ادا نہیں کرتے پالی کو تو ظفر سے بھی پیار نہیں کرتے</p>	<p>خدمت سے غلاموں کی بھی اولاد نہیں ہے اس گھر سے زیادہ کوئی فیاض نہیں ہے</p>

۱۱۶

[illegible]

<p>۱۱۹ وہ چاہے تو کہ فکر کرد یا چاہی تو چشمہ جو پوچھتاں اوست پید اچھی کو دور کو صدف کے دیرینا اچھی کو جب ہاتھ کو چاہیہ پید اچھی کو</p>	<p>۱۲۰ حل جگہ جگہ جگہ جگہ جگہ اب کہ جگہ جگہ جگہ جگہ جگہ رہنا ہو تو شب کو بھی ملاقات کو جو وہ جس مان جوین بھی جگہ جگہ</p>	<p>۱۲۱ اب سے کہنا چاہو گناہین دشت لہر فرمایا جگہ جگہ جگہ جگہ جگہ یہ رہو بدل جب ہوئی اس کی جگہ لیں لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>گر اوج وہ بختے تو زمین عمر شین ہو دوست پہ کرے ہر تو خوشید میں ہو</p>	<p>حاضر ہو جو ہو جو دیو خلق کے گھر میں تجس بھی وطن دور ہو بھی ہر تفریق</p>	<p>بیدین ہو جو شکستہ خوشین ہنہن ہو بس چپ ہو زبان کیا ستر قابو میں ہو</p>
<p>۱۲۲ فکر کے گریاں جو ہو سب کچھ فکر کے کہنا سوالات رشتہ کا سب کچھ فرمایا دل نرم ہو ادائیگی کا رونا بدین کہ تم کب کو ہوئی پائی</p>	<p>۱۲۳ بہتر ہے کہ اب کوئے میں جگہ جگہ میں اور طرف جانے بدین کا کوئے</p>	<p>۱۲۴ کس طرح سخن ادائیگی کس طرح سخن احمد رس کا گناہ جو گناہ تیرے ہی گناہ کا کوئے کر دو گناہ اچھی کوئے کا کوئے</p>
<p>وگراؤ گناہ سب ہنہن صدمہ ہو حال اس مرے رونی کا بھی اچھی ہو</p>	<p>ہر چند غلام پر شہید خدا ہوں مامور رہوں کہ نہ حضرت جد ہوں</p>	<p>ڈالے گا اگر ماتمہ لب ام شہدین پر سز ہو گا کہیں جسم کہیں ہو گا بدین</p>
<p>۱۲۵ واقعہ ہنہن اس پر اثر نہ پائی سنی ہوئے کچھ کچھ دن تیرے پائی جو جگہ جگہ جگہ جگہ جگہ جو جگہ جگہ جگہ جگہ جگہ</p>	<p>۱۲۶ فکر کے کہنا سوالات رشتہ کا سب کچھ فکر کے کہنا سوالات رشتہ کا سب کچھ</p>	<p>۱۲۷ کس طرح سخن ادائیگی کس طرح سخن احمد رس کا گناہ جو گناہ تیرے ہی گناہ کا کوئے کر دو گناہ اچھی کوئے کا کوئے</p>
<p>ہم نالہ و فریاد بھی ہر چہ کرینگے پائی مرے چوتنی پئی بند کرینگے</p>	<p>دُرتا ہوں نہ تیرے نہ تیرے نہ تیرے بس ہم وہی کرتے ہیں جو کہ تیرے</p>	<p>ہم شہدین صحر کے وہ نامور غلام ہو ایک شغال ایک سب زندہ غلام</p>

<p>مرثیہ کرا کے دل نہیں بیاں جو کچھ کہی ہے میر انیس کے دل میں ہے میر انیس</p>	<p>مرثیہ عزت ہوئی تھی میر انیس جو کچھ کہی ہے میر انیس کے دل میں ہے میر انیس</p>	<p>مرثیہ کیونکہ میر انیس جو کچھ کہی ہے میر انیس کے دل میں ہے میر انیس</p>
<p>مرثیہ تواریں لاکھ لگا رہا ہے نہیں جو گردن بھی سپہ برونہا ہے نہیں جو</p>	<p>مرثیہ ایمان بھی اس فاطمہ کے لیت جاگو بجائی ہوں یہ ہو کر میر انیس</p>	<p>مرثیہ روم کا اگر شیر کوئی نائل کر گیا فرمایا بڑھ آگے کہ خدا اسل کر گیا</p>
<p>مرثیہ تواریں لاکھ لگا رہا ہے نہیں جو گردن بھی سپہ برونہا ہے نہیں جو</p>	<p>مرثیہ ایمان بھی اس فاطمہ کے لیت جاگو بجائی ہوں یہ ہو کر میر انیس</p>	<p>مرثیہ روم کا اگر شیر کوئی نائل کر گیا فرمایا بڑھ آگے کہ خدا اسل کر گیا</p>
<p>مرثیہ دلت ہوئی اب منہ کے کھلاؤ گاموں میں اپنا گلا کاٹ کے مچاؤ گاموں</p>	<p>مرثیہ کنہ مراؤت میں گرفتار رہ گیا نہ مال نہ فرزند نہ کمر بار رہ گیا</p>	<p>مرثیہ مجمع تھا یگانہ بھگشت شاہ امر کے اور مجمع میں سب فوج کے ناقہ و حصہ</p>
<p>مرثیہ دلت ہوئی اب منہ کے کھلاؤ گاموں میں اپنا گلا کاٹ کے مچاؤ گاموں</p>	<p>مرثیہ کنہ مراؤت میں گرفتار رہ گیا نہ مال نہ فرزند نہ کمر بار رہ گیا</p>	<p>مرثیہ مجمع تھا یگانہ بھگشت شاہ امر کے اور مجمع میں سب فوج کے ناقہ و حصہ</p>
<p>مرثیہ دلت ہوئی اب منہ کے کھلاؤ گاموں میں اپنا گلا کاٹ کے مچاؤ گاموں</p>	<p>مرثیہ کنہ مراؤت میں گرفتار رہ گیا نہ مال نہ فرزند نہ کمر بار رہ گیا</p>	<p>مرثیہ مجمع تھا یگانہ بھگشت شاہ امر کے اور مجمع میں سب فوج کے ناقہ و حصہ</p>
<p>مرثیہ دلت ہوئی اب منہ کے کھلاؤ گاموں میں اپنا گلا کاٹ کے مچاؤ گاموں</p>	<p>مرثیہ کنہ مراؤت میں گرفتار رہ گیا نہ مال نہ فرزند نہ کمر بار رہ گیا</p>	<p>مرثیہ مجمع تھا یگانہ بھگشت شاہ امر کے اور مجمع میں سب فوج کے ناقہ و حصہ</p>
<p>مرثیہ دلت ہوئی اب منہ کے کھلاؤ گاموں میں اپنا گلا کاٹ کے مچاؤ گاموں</p>	<p>مرثیہ کنہ مراؤت میں گرفتار رہ گیا نہ مال نہ فرزند نہ کمر بار رہ گیا</p>	<p>مرثیہ مجمع تھا یگانہ بھگشت شاہ امر کے اور مجمع میں سب فوج کے ناقہ و حصہ</p>
<p>مرثیہ دلت ہوئی اب منہ کے کھلاؤ گاموں میں اپنا گلا کاٹ کے مچاؤ گاموں</p>	<p>مرثیہ کنہ مراؤت میں گرفتار رہ گیا نہ مال نہ فرزند نہ کمر بار رہ گیا</p>	<p>مرثیہ مجمع تھا یگانہ بھگشت شاہ امر کے اور مجمع میں سب فوج کے ناقہ و حصہ</p>
<p>مرثیہ دلت ہوئی اب منہ کے کھلاؤ گاموں میں اپنا گلا کاٹ کے مچاؤ گاموں</p>	<p>مرثیہ کنہ مراؤت میں گرفتار رہ گیا نہ مال نہ فرزند نہ کمر بار رہ گیا</p>	<p>مرثیہ مجمع تھا یگانہ بھگشت شاہ امر کے اور مجمع میں سب فوج کے ناقہ و حصہ</p>

[illegible]

الحمد لله الذي جعلنا منكم أمة واحدة

<p>۱۲۱ شب کو صیبت ہوئی تھی نہایت غم کس طرح سے صیبت ہوئی تھی نہایت غم پتھر سے پتھر کی طرح سے نہایت غم آتش سے آتش کی طرح سے نہایت غم</p>	<p>۱۲۲ گاہ اذان دینے لگے اگر تیرے بیان چپ ہوئے سب شے کے غم زیر تپ نے صندوق اس کے غم کیا صوفی حسن کے غم</p>	<p>۱۲۳ شاہ شہداء خیمہ میں جا کر کھلے آتش و خون آتش میں جا کر کھلے شہداء کو دیدار دے جا کر کھلے پتھر سے پتھر کی طرح سے جا کر کھلے</p>
<p>۱۲۴ وہ دن بھی کتا جب تو مصیبت کی تھی کون سے ہوسے بالوں کو شہادت کی تھی</p>	<p>۱۲۵ آواز میں سنے دو کو نہ کھلے بیل بھی کھلتا ہے پھر دل نہ کھلے</p>	<p>۱۲۶ خون بہتا تھا وہاں سیکڑیہ پر پوچھے کوئی بیٹی کے بچہ پر</p>
<p>۱۲۷ آتش کی شب و دن کی کاوان آیا تیرے ہونے اور کی کاوان آیا غل غلام کا وہاں کی کاوان آیا زیر تپ کے جھبکے کاوان آیا</p>	<p>۱۲۸ آنا وہ صبح کا وہ دن کا جان وہ وقت عبادت وہ وقت سمان وہ چوہنا آج کا وہ دن کا جان چوہوں کی وہ بوسہ دے دو کا جان</p>	<p>۱۲۹ چوچیلے سے نکلتا تھا بیان کچھ غم کچھ غم کچھ غم گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے پتھر سے</p>
<p>۱۳۰ سینا الشرف صاحب مہراجہ لڑیگا محبوب الہی کا چہرہ آج لڑیگا</p>	<p>۱۳۱ نے ذکر نہ غنیمت نہ گل و خار ہے تھے مرغان چہن وجود میں چہکار ہے تھے</p>	<p>۱۳۲ بوسہ دیا نصرت نے قریب آگے قدم پر اقبال نے سر کھدیا مولا کے قدم پر</p>
<p>۱۳۳ مطالعہ میں تھی تیرے چہرے کی خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی</p>	<p>۱۳۴ مطالعہ میں تھی تیرے چہرے کی خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی</p>	<p>۱۳۵ خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی خود شاد ہوئی تھی تیرے چہرے کی</p>
<p>۱۳۶ تیار چہانت و نماز آپ پر دھینکے اب فرض دوا کر کے لڑائی پر دھینکے</p>	<p>۱۳۷ آما وہ جو تھی فوج لعین نے اولی پر تیرے لئے شکر اندوختی پر</p>	<p>۱۳۸ گرد اوڑھے نہ پائے فرسوں کی تنک دوں سر کھوئے ہوئے قاتل تیرے ہر دوں</p>

<p>اول ملازمین و مقررین و مقررین و مقررین ملازمین و مقررین و مقررین و مقررین ملازمین و مقررین و مقررین و مقررین ملازمین و مقررین و مقررین و مقررین</p>	<p>اول اس شایسته و مقررین و مقررین اس شایسته و مقررین و مقررین اس شایسته و مقررین و مقررین اس شایسته و مقررین و مقررین</p>	<p>اول علا تا انتخاب و مقررین و مقررین علا تا انتخاب و مقررین و مقررین علا تا انتخاب و مقررین و مقررین علا تا انتخاب و مقررین و مقررین</p>
<p>مجمع کبھی دیکھا نہیں اس جاہ و قوم کا وینا بھی مرقع و گلستان ارم کا</p>	<p>انجام ہو ایہ کس سفر کر گئے اگر سینہ پر ستان کھلے جو ان گرا کر</p>	<p>یہ بھی نہیں اس جاہ و قوم کا یہ بھی نہیں اس جاہ و قوم کا</p>
<p>اول چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین</p>	<p>اول چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین</p>	<p>اول چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین</p>
<p>انسان یہ نہیں چاند و آری زمین محبوب خدا و عرش پر سایہ و زمین پر</p>	<p>غل او تختے تھے فوج سے مبارز ملی دولا کو کا نرغہ تھا نواس پر بھی کہ</p>	<p>نکسید نہ برادر پر مجھے تھکانہ سپر کچھ تم نہیں اندر قوم جو دوسر</p>
<p>اول چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین</p>	<p>اول چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین</p>	<p>اول چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین چند سوار و مقررین و مقررین</p>
<p>یہ جان ہو ہر کاشی و مطلبی کی اسمین تو ماحسوس و رسول عربی</p>	<p>سوئے تھے وہ تنہا جو نہ رونا نہ یہ تھی یہ ورق مصحف نالہ کی پرست</p>	<p>سیدھے جو ہر کاشی و مطلبی کی یہ تھی یہ ورق مصحف نالہ کی پرست</p>

<p>۱۰۱ روٹی ہوئی آنا خوشین جو خوشی تھا خواب تھا کہ آیا غضب حضرت قنار ابو جو بولے جانے کی فوجی کچھ لیا جو اوجھلین کیا کچھ بے یار</p>	<p>۱۰۲ سجھا بیٹ پر غلام پیرا میدانے کی میر شہ پیرا یون تین کھانے کی پیرا جھپٹے اسکی صبح رو بیا پیرا</p>	<p>۱۰۳ حکایت جس غول پر غلام پیرا نار تو دیا دینر گل ندر غلام پیرا بائی کی تیر تیر تیر تیر غلام پیرا خدا کی پیرا پیرا پیرا</p>
<p>۱۰۴ سہو اسہرن شیر زیان لوگ دشمن غل تھا کہ سے سے سے جو ان لوگ دشمن پیرا پیرا پیرا پیرا</p>	<p>۱۰۵ دل بلکے می خوف سے چوٹا نظر آیا دیکھا تو ہر اک مورچہ ڈٹا نظر آیا پیرا پیرا پیرا پیرا</p>	<p>۱۰۶ نہروں جو بھاگے تھے او دھڑکے جنگل کی طرف دو گرتے پیرا تھے لوگ پیرا پیرا پیرا پیرا</p>
<p>۱۰۷ حکایت کا طرح بات کو بچے پیرا چلنے ملک بے ہوئی دنیا پیرا چمکا کے فرس کو بچا پیرا سنا کون و لاجوین لڑنے والا</p>	<p>۱۰۸ چھوڑا یہ غضب تیر تیر تیر تیر چھوڑے تیر تیر تیر تیر تیر تیر تولاجات سے پیرا پیرا او چاچا کی بات دھڑکے پیرا</p>	<p>۱۰۹ نہروں کی غلامی پیرا منظور سلامت کی غلامی پیرا زندہ کی حیرت کی غلامی پیرا تھا کون کون کی غلامی پیرا</p>
<p>۱۱۰ لو تیر کو لی دم میں جیتی برعلانی کی آگاہ میں کرتا ہوں کہ است ہوئی کی پیرا پیرا پیرا پیرا</p>	<p>۱۱۱ تھی صاحب جو کیوں نہ لو بال نظر آیا اک دومہ تو وان تہ وبال نظر آیا پیرا پیرا پیرا پیرا</p>	<p>۱۱۲ مارا جسے دوزخ کو وہ رہی نظر آیا چورنگ سپاہی سپاہی نظر آیا پیرا پیرا پیرا پیرا</p>
<p>۱۱۳ خوش گوئی بات داری کی شادی مارا علی کہ سر اسوہ شادی صد سے کچھ کا نو کچھ پیرا شوق اجل بے یار کا جانی</p>	<p>۱۱۴ تیر</p>	<p>۱۱۵ تیر</p>
<p>۱۱۶ ہر چند کہ طاقت نہیں ماتم میں دیکھ جو ہر تو دکھا دون تھیں مشیور پیرا پیرا پیرا پیرا</p>	<p>۱۱۷ غل تھا کہ برستی ہوئی آتش نہروں کی یہ کاٹ یکس باج کش کش نہروں کی پیرا پیرا پیرا پیرا</p>	<p>۱۱۸ زیر و سکا پر دھا جسے دسمل نظر آیا نولاد کا جو ہر سر قاتل نظر آیا پیرا پیرا پیرا پیرا</p>

<p>۴۱۲ کیا وصف لکھوں شہسب و شوق سپہ پروردان حال و حال پہلی تھی قیامت کی طر اور تاج پہلی کر یا دوسری تو تیرا وہ</p>	<p>۴۱۳ وہ شک صبا فک کیلک بوسے جو فک کیلک خوش فامش خوش و خوش شہان فک کیلک</p>	<p>۴۱۴ تھا نہ کہ نہ فک کیلک بجھ فک کیلک فک کیلک فک کیلک</p>
<p>حیرت زد و شش در و لکیر تھے آہلو اور تاج تھایہ اور آہلو تھے آہلو</p>	<p>وہ تاج تھایہ اور آہلو تھے آہلو وامان و اجرت کی بلو اکھا تھایہ</p>	<p>یون لاکھوں تھے آہلو تھے آہلو کھیت ایسا جہان میں تھے آہلو</p>
<p>۴۱۵ کے فک کیلک کے فک کیلک کے فک کیلک کے فک کیلک</p>	<p>۴۱۶ فک کیلک فک کیلک فک کیلک فک کیلک</p>	<p>۴۱۷ فک کیلک فک کیلک فک کیلک فک کیلک</p>
<p>رنگ و رخ قرطاس بھی فوق مائے شوق جھپکی جو پیک سادہ و رخ مائے شوق</p>	<p>شش در ہون فک کیلک سم رکھتے ابھی جا کے سر سر فک کیلک</p>	<p>کے جہان و آہلو تھے آہلو سر سر فک کیلک</p>
<p>۴۱۸ کیا جو فک کیلک کیا جو فک کیلک کیا جو فک کیلک کیا جو فک کیلک</p>	<p>۴۱۹ کیا جو فک کیلک کیا جو فک کیلک کیا جو فک کیلک کیا جو فک کیلک</p>	<p>۴۲۰ کیا جو فک کیلک کیا جو فک کیلک کیا جو فک کیلک کیا جو فک کیلک</p>
<p>ممکن تھا کہ فک کیلک چمکار کے حضرت ہی جو رکھتے تھے</p>	<p>وہ اپنا پرھانے کو لہجہ ری تھی کس کھات سے ادا لکھتے تھے</p>	<p>سکان فک کیلک پیر خوف سے جبریل بھی سر لکھتے تھے</p>

۱۱

<p>۱۲۹۱ مشرقیہ انیس دوڑی ہوئی تہ قتل نہ ہوئی خانیہ ہو اوسم کہ پیر کی جانی جانی کہ روئے کدھکس مہ جانی انجیل پیر کی کو کدھکس مہ جانی</p>	<p>۱۲۹۲ مشرقیہ انیس ماتری صداوت پیر کی جانی جانی تہین پیر کی جانی ازدھی تہین پیر کی جانی ورور تہین پیر کی جانی</p>	<p>۱۲۹۳ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>
<p>۱۲۹۴ مشرقیہ انیس ای صرخ مہ جانی کو تہ کو بتا دے ای نہر مہ جانی کو تہ کو بتا دے</p>	<p>۱۲۹۵ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>	<p>۱۲۹۶ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>
<p>۱۲۹۷ مشرقیہ انیس مکلو روئین رستہ بھی ہین پیر کی جانی مخروم زیارت سے رہی جانی پیر کی جانی</p>	<p>۱۲۹۸ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>	<p>۱۲۹۹ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>
<p>۱۳۰۰ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>	<p>۱۳۰۱ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>	<p>۱۳۰۲ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>
<p>۱۳۰۳ مشرقیہ انیس مقتل من ابھی تیغ ستم چلی رہی پیر اور کوئی کہ تہین پیر کی جانی</p>	<p>۱۳۰۴ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>	<p>۱۳۰۵ مشرقیہ انیس پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی پیر کی جانی تہین پیر کی جانی</p>

۱۰۰
کونکہ کہتے تھے کہ کھجور کے پتے
پتہ تو اسی سے نکلتے ہیں کہ
وہاں سے نکلتے ہیں کہ پتے
نہایت سے پتے پتے پتے

۱۰۱
کیا دیکھ کر کہتے تھے کہ
کیا دیکھ کر کہتے تھے کہ
کیا دیکھ کر کہتے تھے کہ
کیا دیکھ کر کہتے تھے کہ

۱۰۲
حضرت نے کہا کہ یہاں سے
حضرت نے کہا کہ یہاں سے
حضرت نے کہا کہ یہاں سے
حضرت نے کہا کہ یہاں سے

گرمی کے بہن دن سرد ہو جاتی ہیں
شیر و تلو ترانی ہی میں نیند آتی ہے

اک دن تو مسکے دیکھ کر
عقدہ مرے اس سے کھانے کا پتہ

وریا پلہ او ترے کا سراپا ہم نے
جس بات میں ہنکرا رہا وہ کاشمیری

۱۰۳
تو کہتے تھے کہ یہاں سے
تو کہتے تھے کہ یہاں سے
تو کہتے تھے کہ یہاں سے
تو کہتے تھے کہ یہاں سے

۱۰۴
تو کہتے تھے کہ یہاں سے
تو کہتے تھے کہ یہاں سے
تو کہتے تھے کہ یہاں سے
تو کہتے تھے کہ یہاں سے

۱۰۵
تو کہتے تھے کہ یہاں سے
تو کہتے تھے کہ یہاں سے
تو کہتے تھے کہ یہاں سے
تو کہتے تھے کہ یہاں سے

دریا جو بہت سارے لہر لہا رہا
دل خود بخود اس وقت بھرا رہا

کمر سن گئی مہم جو
سرمایہ بولب نہر جو خیمہ تو جلا رہا

فکر اسکی عبث ہو کہ نہ ماتھے
افندہ میں ہاں نہ ہو پانی بگاڑا

۱۰۶
جو کہتے تھے کہ یہاں سے
جو کہتے تھے کہ یہاں سے
جو کہتے تھے کہ یہاں سے
جو کہتے تھے کہ یہاں سے

۱۰۷
جو کہتے تھے کہ یہاں سے
جو کہتے تھے کہ یہاں سے
جو کہتے تھے کہ یہاں سے
جو کہتے تھے کہ یہاں سے

۱۰۸
جو کہتے تھے کہ یہاں سے
جو کہتے تھے کہ یہاں سے
جو کہتے تھے کہ یہاں سے
جو کہتے تھے کہ یہاں سے

کھایا تھا نہ کھانا نہ ذرا کھاتے بابا
تاویہ کہہ رہے تھے کہ یہاں سے

منزل پہ میں رکھو اتنا شکایت نہ کرو
یابی پہ کہہ رہے تھے کہ یہاں سے

پاس آگے گھسٹا لو کہ کھاتے تھے
پہرہ لانی کو محل سے آتے تھے

<p>منشی بریلینس نے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>	<p>منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>	<p>منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>
<p>کس کس سے بلانے کے لیے مدد کرنا بابا تھیں کہ کس کو لڑا دینا کس کس سے بلانے کے لیے مدد کرنا بابا تھیں کہ کس کو لڑا دینا</p>	<p>قاسم عالم دین سے ہونے کے دن کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>	<p>کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>
<p>کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>	<p>کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>	<p>کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>
<p>ہر مرتبہ کیوں اٹھتے تھے تو ہر دیا کیا قابل صبر کے لیے روتے ہو یا ہر مرتبہ کیوں اٹھتے تھے تو ہر دیا کیا قابل صبر کے لیے روتے ہو یا</p>	<p>ماحقہ سے ہر ماور کا چلے دیکھو بھیتا مرا بیگناہ کیلئے تو رو کر بھیتا ماحقہ سے ہر ماور کا چلے دیکھو بھیتا مرا بیگناہ کیلئے تو رو کر بھیتا</p>	<p>طفلی سے مجھے یا کئی صحبت کی خبر ہو اب مجھ پر کھلا یہ وہی آفت کا سفر ہو طفلی سے مجھے یا کئی صحبت کی خبر ہو اب مجھ پر کھلا یہ وہی آفت کا سفر ہو</p>
<p>وہل تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں رہنے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں وہل تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں رہنے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>	<p>کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے کے منشی بریلینس کے منشی بریلینس کے</p>
<p>تو چاہے تو مقصد یہ ہو کہ چاہے اب دیر ہو رہی تو کھڑا رہے تو چاہے تو مقصد یہ ہو کہ چاہے اب دیر ہو رہی تو کھڑا رہے</p>	<p>بائو کوئی تو نہیں نے بیان کھیر لیا ہو کچھ دیر سے اسے نہ دیکھ رہا ہو بائو کوئی تو نہیں نے بیان کھیر لیا ہو کچھ دیر سے اسے نہ دیکھ رہا ہو</p>	<p>اولاد سے مانگے یہ چھٹنے کی جگہ ہو ناموس ہی کے ہی لٹنے کی جگہ ہو اولاد سے مانگے یہ چھٹنے کی جگہ ہو ناموس ہی کے ہی لٹنے کی جگہ ہو</p>

<p>حاصل بہشتی جہنمی مائے غم و شوق مستطاب و مستطاب و مستطاب نیکوئی و نیکوئی و نیکوئی جسے کوئی چاہے برون و برون</p>	<p>حاصل بہشتی جہنمی مائے غم و شوق مستطاب و مستطاب و مستطاب نیکوئی و نیکوئی و نیکوئی جسے کوئی چاہے برون و برون</p>	<p>حاصل بہشتی جہنمی مائے غم و شوق مستطاب و مستطاب و مستطاب نیکوئی و نیکوئی و نیکوئی جسے کوئی چاہے برون و برون</p>
<p>وہ بین وہ فریاد و بکا یاد ہو محبو وہ مانے حسینا کی صد یاد ہو محبو</p>	<p>سب چارہ ہزار و نین زرد پیش بہ زمین پیشہ تو صدین فرج کی سرگراں ہو زمین</p>	<p>کستا تھا یہ لشکر سعد شقی کا سر لہنے کو آئے ہیں حسین ابن علی کا</p>
<p>حاصل بہشتی جہنمی مائے غم و شوق مستطاب و مستطاب و مستطاب نیکوئی و نیکوئی و نیکوئی جسے کوئی چاہے برون و برون</p>	<p>حاصل بہشتی جہنمی مائے غم و شوق مستطاب و مستطاب و مستطاب نیکوئی و نیکوئی و نیکوئی جسے کوئی چاہے برون و برون</p>	<p>حاصل بہشتی جہنمی مائے غم و شوق مستطاب و مستطاب و مستطاب نیکوئی و نیکوئی و نیکوئی جسے کوئی چاہے برون و برون</p>
<p>ماہم میں ترسے کہ مری چل گئی بیٹیا تو فرج ہو اچھے چھری چل گئی بیٹیا</p>	<p>دھالین عورتوں میں پہلے نہ بہین تلوار میں تو تھوڑے عین میں نہ بہین</p>	<p>سوچے کہ نہ آداس میں تہ کے خلل آئے غصے سے یہ تھارے کہ آئسہ نکل آئے</p>
<p>حاصل بہشتی جہنمی مائے غم و شوق مستطاب و مستطاب و مستطاب نیکوئی و نیکوئی و نیکوئی جسے کوئی چاہے برون و برون</p>	<p>حاصل بہشتی جہنمی مائے غم و شوق مستطاب و مستطاب و مستطاب نیکوئی و نیکوئی و نیکوئی جسے کوئی چاہے برون و برون</p>	<p>حاصل بہشتی جہنمی مائے غم و شوق مستطاب و مستطاب و مستطاب نیکوئی و نیکوئی و نیکوئی جسے کوئی چاہے برون و برون</p>
<p>ماں جلد خبر لا کہ یہ لشکر کہ ہے آیا اوس سمت نشا نوکے ہیں رنج یا ادھیلا</p>	<p>دشمن کو اگر ہوئی حکومت کی خوشی ہو موجود ہیں بہکے بھی شہادت کی خوشی ہو</p>	<p>غصہ کی یہ جاگہ نہیں کیا امین ضرر ہو سر لہنے کو آئے ہیں تو حاضر اسیر ہو</p>

<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>	<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>	<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>
<p>اک حسنیار سرب ناسلو کر گئی سر کھول کے اندر سے فسر کر گئی</p>	<p>پانی بھی کوئی نہرت پائین اس تو جز تیغ و سنان کہ نظر آتا نہیں اس تو</p>	<p>غل تھا کہ نہ مہلت دو فوج و دشمن کو سادات کا سر کاٹ کے کھولینگے کر کو</p>
<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>	<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>	<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>
<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>	<p>امدی سوئی بادل کی طرح فوج گئی مقتل کی زمین کھوڑوئی پائین گئی</p>	<p>بدلی سپہ غلام کی سپاہیوں نے چھکی تھی شہر میں تھے چار طرف لگا کی تھی</p>
<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>	<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>	<p>عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران عجب چو فوج سپهر سواران جنگی طرح و سواران</p>
<p>خود آگے اور پیچھے کھاندا روئی صغیر ایک ایک کانخ فوج حسینی کی طرف ہر</p>	<p>لکھتے ہیں یہ بعض کہ چو لاکھ لاکھ کیا سبکیں مظلوم امام دوسرا تھے</p>	<p>جنہ ہی شہید ہوئی شہادت کا صلا تھا ہر قسم سے ہر تنگ و خنیں پائی نہ لگتا</p>

<p>مرثیہ یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل</p>	<p>مرثیہ یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل</p>	<p>مرثیہ یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل</p>
<p>حضرت کے یہ سامان و غافل کی طرح تھا حضرت کے یہ تھے ساتھ خدا ان کی طرح تھا</p>	<p>نیکو فتنہ خدا ایک عمل ہوتا ہے اب بظہرین تو وہ کسین غافل کی طرح تھا</p>	<p>زینت پروری فوج حسین اس غافل کی سب کر لین باریت کہ فتنائی ہوئی غافل کی</p>
<p>مرثیہ یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل</p>	<p>مرثیہ یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل</p>	<p>مرثیہ یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل</p>
<p>خوشنود رہے فیاطر وہ کام کریں ہم پہلے ترے محبوب کے یہاں سے مرین ہم</p>	<p>کہنے کو کہی گئی مگر غرض غافل پایہ میں کہیں حق سلیمان اس غافل</p>	<p>ہوتے تھے بیان سبکی شاہ ام کے تھیں لی بیان سر کوئے پوچھی حکم کے</p>
<p>مرثیہ یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل</p>	<p>مرثیہ یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل</p>	<p>مرثیہ یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل یک ایک کی طرح غافل و غافل</p>
<p>رو مال جو حضرت نے رکھا دیدہ نم پر کھبر کے ہیں گری ہوئی بجائی کے قدم پر</p>	<p>پوشاک کو مانتے کفن چاک کے تھے در بار میں سر نذر کو ماتھو نہ یہ تھے</p>	<p>سادات کا اقبال و شرم جانا ہو دیکھو گھر سے نہ نانا کا علم جانا ہو دیکھو</p>

لحمیہ
۱۱

<p>۱۱۱ کجی بیکاری صدقہ تری جی کے تہ کجی وارسی شہادہ وارسی</p>	<p>۱۱۲ کجی بیکاری آداب سے کجی بیکاری کجی بیکاری</p>	<p>۱۱۳ کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری</p>
<p>تائیرت وودھی دگھلائیو بیٹا گر آن بنے باب یہ مر جائیو بیٹ</p>	<p>خوش ہو کر کھانا تھو غازی علی اور بیٹھ کر کھوڑا دیا سر شہر قدم پر</p>	<p>سلمان تو طالق لے کے ساری خوشی پہولے نہ سما دیکھے وہ اب اسے خوشی</p>
<p>۱۱۴ کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری</p>	<p>۱۱۵ کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری</p>	<p>۱۱۶ کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری</p>
<p>دو گھر کی تیرت مر لے پر باد ی پیش صدقہ ہو چا پر یہ تری شادی ہو چا</p>	<p>سو پناہ تھیں میں دل جان میں کو لیو کی بہن تے حسین لے بن علی کو</p>	<p>بھولے گی مری یاد نہ میدان ستیر میں باز تھتی ہوں سو کھی ہوئی لکھ</p>
<p>۱۱۷ کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری</p>	<p>۱۱۸ کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری</p>	<p>۱۱۹ کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری کجی بیکاری</p>
<p>افسردہ نہو غم امید کھلسکا کھل جائیگے آنکھیں وہ صبر و تحمل</p>	<p>چشمیں نہ دونوں کے قطر کیو بجائی پہلے سر پہ کو سپر کھو بھائی</p>	<p>تا عرش خدا تہ کو پہونچا تاہر کے دیکھیں یہ تھو فرم پہ چرنا ہر کے</p>

<p>مشرقیہ کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و</p>	<p>مشرقیہ کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و</p>	<p>مشرقیہ کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و</p>
<p>پایا فرخ تروین کے مہر سے جگر کو چاند لگ گئے مہر کے لہر سے</p>	<p>پایا فرخ تروین کے مہر سے جگر کو چاند لگ گئے مہر کے لہر سے</p>	<p>پایا فرخ تروین کے مہر سے جگر کو چاند لگ گئے مہر کے لہر سے</p>
<p>مشرقیہ کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و</p>	<p>مشرقیہ کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و</p>	<p>مشرقیہ کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و</p>
<p>وامن جو پاک صاف تھا و شہر و اصرام باندھا کعبہ نے اوسکے طواف کا</p>	<p>وامن جو پاک صاف تھا و شہر و اصرام باندھا کعبہ نے اوسکے طواف کا</p>	<p>وامن جو پاک صاف تھا و شہر و اصرام باندھا کعبہ نے اوسکے طواف کا</p>
<p>مشرقیہ کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و</p>	<p>مشرقیہ کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و</p>	<p>مشرقیہ کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و کمالیہ و افغان شاہ و</p>
<p>خوشید وین کے فیض سے کیا ترقی روشن ہو جس عرش و قریب سے</p>	<p>خوشید وین کے فیض سے کیا ترقی روشن ہو جس عرش و قریب سے</p>	<p>خوشید وین کے فیض سے کیا ترقی روشن ہو جس عرش و قریب سے</p>

سہل ہو گئے جیو تاج اب امام
دیا بلی کا گھوڑا تھی غلوں کے گھر
کچھ بھرتی ہوئی حلقہ کے گھر
سرو قدیم کی ہوئی دوری کا گھر

آمد سنی جو سطر رسالت و آب کی
ساحل سے آنکھ بڑھائی اک اک جتا کی

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

قربان اس مکان سے سوار و شکار
پایا و زہر ادا بھی تھا کچھ کچھ

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

مستور لگا و شوق سے اس رخصت کا
چھپر کا ہر آب بقا بانی تھا

سناؤں غلوں کے گھر کے گھر
سناؤں غلوں کے گھر کے گھر
سناؤں غلوں کے گھر کے گھر
سناؤں غلوں کے گھر کے گھر

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

تھی اس میں کی قدر رسولان پاک
انکھوں سے سب لگا کے ہر بان کی

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر
اس کے کھینچ کر گھر کے گھر

فرمان گئے ملک ارم اس کا مقام ہو
سور و وچین سے طبع امام ہو

<p>وہاں جو اس کی ایک لکھ بھین مست ہو چکا ہو گا کوئی صلہ نہ ہو وہاں جو اس کا سوا پڑا ہو گا چین نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>	<p>ہو گیا ایک لکھ بھین کیونکہ یہ ایک لکھ بھین اس کی ایک لکھ بھین نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>	<p>وہاں جو اس کی ایک لکھ بھین مست ہو چکا ہو گا کوئی صلہ نہ ہو وہاں جو اس کا سوا پڑا ہو گا چین نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>
<p>پھر وہ نہیں خاک پاک کفن کو مہیا کی صرف نہ کہتے گل فردوس آئینی</p>	<p>نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>	<p>ایک لکھ بھین ہو گیا نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>
<p>وہاں جو اس کی ایک لکھ بھین مست ہو چکا ہو گا کوئی صلہ نہ ہو وہاں جو اس کا سوا پڑا ہو گا چین نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>	<p>ہو گیا ایک لکھ بھین کیونکہ یہ ایک لکھ بھین اس کی ایک لکھ بھین نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>	<p>وہاں جو اس کی ایک لکھ بھین مست ہو چکا ہو گا کوئی صلہ نہ ہو وہاں جو اس کا سوا پڑا ہو گا چین نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>
<p>دیکھ گیا یاس میں کرم کار ساز کو تخت کا دست لوح سے دریا جہاز کو</p>	<p>ایسی جگہ بس اب نہ ملے گی کسی جگہ کیا لطف ہو جو قبر ہی ہوئے کسی جگہ</p>	<p>یالی میں روشتی ہوئی حسن خوب سے نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>
<p>وہاں جو اس کی ایک لکھ بھین مست ہو چکا ہو گا کوئی صلہ نہ ہو وہاں جو اس کا سوا پڑا ہو گا چین نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>	<p>ہو گیا ایک لکھ بھین کیونکہ یہ ایک لکھ بھین اس کی ایک لکھ بھین نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>	<p>وہاں جو اس کی ایک لکھ بھین مست ہو چکا ہو گا کوئی صلہ نہ ہو وہاں جو اس کا سوا پڑا ہو گا چین نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>
<p>اک لکھ شہ قہ ہوئے صحر کو دیکھ کر جہاں میں جہوت کی دریا کو دیکھ کر</p>	<p>زلفین ہوا سے اور فی حقین ہوا سے نہایت سے ہو گا کوئی صلہ نہ ہو</p>	<p>کھینچ کر آہ سرد ترالی کو دیکھ کر ماں تھون سے دل پر لیا بھائی کو دیکھ کر</p>

<p>مرثیہ کھیلے یا نہ خیر کھیلے عجب تیرے خیمہ سمان کی پرکین یا شاہ کو در انداز جو خط و خیرین بہت اہلیت پر پہنچے ہیں فانی مین گلستہ زانو تر</p>	<p>مرثیہ عاقبت تو تو فخر و غرور کی حال تیرے زیادہ بجائی کی راجہ جیال درافت کو تو سب سے لگا لگا حال واری کی طرح گمانہ آقا نور حال</p>	<p>مرثیہ جوانی میں جس نصیب کی فانی بروز و افروز واقف اس سرور کی تو تو فخر و غرور کی حال تیرے زیادہ بجائی کی راجہ جیال</p>
<p>کب سے عمار یونگ ہیں سر کو قیامت گرمی کے مارے دم میں شہرین جو تیرے کرمی کے مارے دم میں شہرین جو تیرے</p>	<p>گوشت ملے ہمیں نہ فزا ہونہ سیر اب تو ہی بڑی ہی ہو کجا تو کی خیر ہو</p>	<p>اصل یہ تھو تھو عین کسی کا دل نہ ہو بھتی تھی یہ دھڑک نہ رو ویدیل نہ ہو</p>
<p>مرثیہ کھیلے یا نہ خیر کھیلے عجب تیرے خیمہ سمان کی پرکین یا شاہ کو در انداز جو خط و خیرین بہت اہلیت پر پہنچے ہیں فانی مین گلستہ زانو تر</p>	<p>مرثیہ عاقبت تو تو فخر و غرور کی حال تیرے زیادہ بجائی کی راجہ جیال درافت کو تو سب سے لگا لگا حال واری کی طرح گمانہ آقا نور حال</p>	<p>مرثیہ جوانی میں جس نصیب کی فانی بروز و افروز واقف اس سرور کی تو تو فخر و غرور کی حال تیرے زیادہ بجائی کی راجہ جیال</p>
<p>حاضر ہر جان نثار امام غیور کا برپا کمان ہر خیمہ اقدس حضور کا</p>	<p>گرمی سے کھیت خشک تیرے بگل اجاڑ ایک ایک کوس راہ جیل میں کھلا</p>	<p>جو مہر قافلہ میں ہے یہ وہ فرات ہی گرمی میں قریب نہر کا آب حیات ہی</p>
<p>مرثیہ کھیلے یا نہ خیر کھیلے عجب تیرے خیمہ سمان کی پرکین یا شاہ کو در انداز جو خط و خیرین بہت اہلیت پر پہنچے ہیں فانی مین گلستہ زانو تر</p>	<p>مرثیہ عاقبت تو تو فخر و غرور کی حال تیرے زیادہ بجائی کی راجہ جیال درافت کو تو سب سے لگا لگا حال واری کی طرح گمانہ آقا نور حال</p>	<p>مرثیہ جوانی میں جس نصیب کی فانی بروز و افروز واقف اس سرور کی تو تو فخر و غرور کی حال تیرے زیادہ بجائی کی راجہ جیال</p>
<p>خفا کا سات کے تم نور عین ہو اوتر و نال جہان سر بجائی ہو</p>	<p>و دشمن بہت ہیں باد شہر خفا بجائی ہیں نثار ذرا دیکھ بھال کے</p>	<p>داخل حسین روم کا یہ نہ سلطان نام کا ونیا کی سب زمین ہیں جو قبضہ امام کا</p>

۴۲۶ بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی	۴۲۷ بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی	۴۲۸ بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی
--	--	--

اوترین بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی	اوترین بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی	اوترین بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی
--	--	--

۴۲۹ بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی	۴۳۰ بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی	۴۳۱ بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی
--	--	--

ایک ایک پہل زور متین شکوہ تھا ابن رکاب سبز قدم سرگروہ تھا	ایک ایک پہل زور متین شکوہ تھا ابن رکاب سبز قدم سرگروہ تھا	ایک ایک پہل زور متین شکوہ تھا ابن رکاب سبز قدم سرگروہ تھا
--	--	--

۴۳۲ بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی	۴۳۳ بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی	۴۳۴ بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی بہارِ شادمانی و بہارِ شادمانی
--	--	--

لازم رسول زاد یو کا احترام ہو اوترین الگ کہیں یاد بکے قاسم ہو	لازم رسول زاد یو کا احترام ہو اوترین الگ کہیں یاد بکے قاسم ہو	لازم رسول زاد یو کا احترام ہو اوترین الگ کہیں یاد بکے قاسم ہو
--	--	--

عالم
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے

عالم
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے

عالم
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے

اجائے انقلاب کی آفت چمان پر
سرو آسمان میں پہ زمین آسمان پر

عالم کو غم نہ رہے
عالم کو غم نہ رہے
عالم کو غم نہ رہے
عالم کو غم نہ رہے

لڑتے تھارے حق سے ہر اک نابکار کو
روکے تھاکے شیر ہر دس ہزار کو

عالم
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے

عالم
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے

عالم
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے

پہلے کوئی تو نہ تھے سرو اور سکا کج کرین
غیمہ پرانہ تو قیامت پہا کرین

اقا کا یہ پاس کہ ہر دو دور میں
کشت پر اپنی بھولیں کہ کیا ستورین

انگوٹھ سن بھونچ کی سکہ نہ لگی
غل پر گیا کہ گھاٹ پہ تلو چل گئی

عالم
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے

عالم
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے

عالم
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے
کس کا ہر حال میں غم نہ رہے

لیکن ملانہ سکتے تھے آٹھ و ستر
کس شور تھاکے چھین لودریا کو غیر

کیے تو نہ ہوا باز و گھوڑے و کھال
تیواری کوئی چڑھائے تو انکھین

ہمیشہ کو نثار امام اسم کرو
لوگوں کو دھاکیں کہ ہر وہ دم کرو

<p>مرثیہ میں نے تجھ کو کس قدر دوست رکھا ہے جو کتنا راز میری دلی خواہش تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر</p>	<p>مرثیہ دیکھو کس قدر دوست رکھا ہے جو کتنا راز میری دلی خواہش تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر</p>	<p>مرثیہ میں نے تجھ کو کس قدر دوست رکھا ہے جو کتنا راز میری دلی خواہش تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر</p>
<p>کیا جانے کسے کوک دیا ہو دلیہ کو سب دشت گوشت ہی یہ غصہ ہر شیر کو</p>	<p>کلیت ہو کسی کو ہماری ولایت پالی ہو اب نہ دین تو میں کچھ لائیں</p>	<p>نئے آب تیغ دم میں یہ ناری ہلاک گر منہ سے اٹھ کر تو ابھی جلک نکلیں</p>
<p>مرثیہ تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر</p>	<p>مرثیہ تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر</p>	<p>مرثیہ تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر</p>
<p>قربان ہو گئی نہ لڑائی کا نام لو میں یا تم جوڑتی ہوں کہ غصہ کو تمام لو</p>	<p>کیساں ہی تیرے ہجر جاری نگاہ میں غیر غصہ کو دخل نہ دو حق کی آئین</p>	<p>کرتا ہی عاجزی وہی جو حق فحاش ہے ہر کلمہ کی روح مضطرہ کپاس ہے</p>
<p>مرثیہ میں نے تجھ کو کس قدر دوست رکھا ہے جو کتنا راز میری دلی خواہش تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر</p>	<p>مرثیہ میں نے تجھ کو کس قدر دوست رکھا ہے جو کتنا راز میری دلی خواہش تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر</p>	<p>مرثیہ میں نے تجھ کو کس قدر دوست رکھا ہے جو کتنا راز میری دلی خواہش تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر تیرے ہی ہاتھ میں ہے چھپا کر</p>
<p>مراؤنگی مسخر من جو کچھ ہوئی بھائی سے جنگل مجھے پسند ہے گزری ترائی سے</p>	<p>ادنی سے بھٹ نکلی عالی مقام کا میں خاموشی جواب ہر ایک کلام کا</p>	<p>یہ کیا ہیں تم تو سدا سکندر کو توڑو لو کھچا ہے ہو تو دیکھو چوڑو</p>

<p>۱۴۹</p> <p>گدگدین باغ وصال کی خدمت کی کیا کیونکہ کاغذ و خط و قلم کی کیا کیا وہ کیا کوئی کچھ اور کیا کیا</p>	<p>۱۵۰</p> <p>ہو یا کیا نہ کر کہیں ساکن شام خوش ہو گا تو کیا نہ ہو یہ مقام کہتے ہیں اس زمین کی کیا کیا</p>	<p>۱۵۱</p> <p>عجب شے ہے یہ ہو سکتے ہیں کام جہاں کا قصہ انھیں کی کیا کیا فرما دیوں ان کی کیا کیا</p>
<p>وہ شیر ہو کہ دھاک ہر ساری خدائی میں دیکھو کوئی مٹھا کر سوار ترائی میں</p>	<p>ویندا اگر دوقبر کے بستی ہائی شہر و نسے لوگ یا کئی زیارت کو آئیں گے</p>	<p>جہاں مقام خمیمہ آل عبا ہر وہ باہر ہو پیشیہ تربت کی جاہر وہ</p>
<p>۱۵۲</p> <p>اس قوم نہ دوزخ کی ہے جہنم خفتہ نہ ہو جی نہ جیل جاہر جہنم نہیں جہنم کے غور و جہل کی کیا کیا</p>	<p>۱۵۳</p> <p>ہو یا کیا نہ ہو جی نہ جہنم پارے جہاں سے جہاں کی کیا کیا خفتہ نہ ہو جی نہ جہنم کی کیا کیا</p>	<p>۱۵۴</p> <p>عجب شے ہے یہ ہو سکتے ہیں کام جہاں کا قصہ انھیں کی کیا کیا فرما دیوں ان کی کیا کیا</p>
<p>جہاں جگہ ہزاروں کی ہجرتا ہوں میں جو ہو گا اس زمین پہ وہ سچا ہوں</p>	<p>لنگر ہو تم جہاں کی کشتی کے واسطے لازم ہو قرب نہ رہتی کے واسطے</p>	<p>جگہ بہت خیال ہو رہی جہاں کا منا کوئی ہنس نہ سنے اپنے جہاں کا</p>
<p>۱۵۵</p> <p>جہاں شفا نام ہو حال خبر و حق ہے کیا ہو واقف ان کی کیا کیا صد سہ ہول کی کیا کیا</p>	<p>۱۵۶</p> <p>ہو یا کیا نہ ہو جی نہ جہنم پارے جہاں سے جہاں کی کیا کیا خفتہ نہ ہو جی نہ جہنم کی کیا کیا</p>	<p>۱۵۷</p> <p>عجب شے ہے یہ ہو سکتے ہیں کام جہاں کا قصہ انھیں کی کیا کیا فرما دیوں ان کی کیا کیا</p>
<p>دولت ہئیگی بیان اسد گرد کار کی جیسا ہی ہو جہاں سے ہزار کی</p>	<p>میدان ہو اور لاس میں ہو جہاں قریب ہو نہ ترائی قریب ہو</p>	<p>موجود ہی ہو کہ جہاں کو ماتھون کو مینے روو کے تم نہ ہو کہ ہوں مگور و مینے</p>

<p>۱۵۶ تیرہ سیکڑے غنہ وادہ اس غنم بجا کیا کہ جانی سے تیرہ سیکڑے ریتی چاکے گا تو بیاہ کرے تیرہ سیکڑے</p>	<p>۱۵۷ تیرہ سیکڑے غنہ وادہ اس غنم بجا کیا کہ جانی سے تیرہ سیکڑے ریتی چاکے گا تو بیاہ کرے تیرہ سیکڑے</p>	<p>۱۵۸ تیرہ سیکڑے غنہ وادہ اس غنم بجا کیا کہ جانی سے تیرہ سیکڑے ریتی چاکے گا تو بیاہ کرے تیرہ سیکڑے</p>
<p>۱۵۹ ڈرتے بخوم بن گئے سار زمین پر او ترے خدا کے عرش کے تار زمین پر</p>	<p>۱۶۰ اڑا تھا دل جو بستی کی جہاں رہیں پلٹ کے روئے لگی چو بھالی</p>	<p>۱۶۱ اس بیکسی میں دلبر زمرہ کا کون تھا آئے نہ تم تو پھر سے بابا کا کون تھا</p>
<p>۱۶۲ کو بیچا فلک سے تیرہ سیکڑے سہ سیکڑے چاکے گا تو بیاہ کرے تیرہ سیکڑے</p>	<p>۱۶۳ صدقہ وادہ اس غنم بجا کیا کہ جانی سے تیرہ سیکڑے غنہ وادہ اس غنم</p>	<p>۱۶۴ تیرہ سیکڑے غنہ وادہ اس غنم بجا کیا کہ جانی سے تیرہ سیکڑے</p>
<p>۱۶۵ جنگل کا اوج ہو گیا غنمہ کی شان سے پلٹے زمین کا اوڑھ کے ملا اسمان سے</p>	<p>۱۶۶ آرزو میں کہ ماتھے سے دیا کھل گیا دیکھو ابھی تلک نہیں اب روئے بل گیا</p>	<p>۱۶۷ آتا ہو غنہ وادہ اس غنم بجا کیا کہ جانی سے تیرہ سیکڑے غنہ وادہ اس غنم</p>
<p>۱۶۸ غنہ وادہ اس غنم بجا کیا کہ جانی سے تیرہ سیکڑے غنہ وادہ اس غنم</p>	<p>۱۶۹ تیرہ سیکڑے غنہ وادہ اس غنم بجا کیا کہ جانی سے تیرہ سیکڑے</p>	<p>۱۷۰ تیرہ سیکڑے غنہ وادہ اس غنم بجا کیا کہ جانی سے تیرہ سیکڑے</p>
<p>۱۷۱ سہرا ہلا جو شمشہ کیوں جبار کا سونا و ترکہ ورق آفتاب کا</p>	<p>۱۷۲ پیار اسے اونچیں جھین پانی عریض بچیا عین تھاری جوانی عریض</p>	<p>۱۷۳ مجمع غضب سپاہ کا دریا کے پاس ہی شہر کے کہا کہ ہوئے عین کیا اس ہی</p>

<p>۱۰۰ اگر کوه و دشت تو بولی که دوزخ آتش بخاک کس که فوج کران این دوزخ آتش کوه و دشت تو بولی که دوزخ آتش کوه و دشت تو بولی که دوزخ</p>	<p>۱۰۱ روشنی و سپیدان و تیر و خام آتش سپیدان و تیر و خام روشنی و سپیدان و تیر و خام روشنی و سپیدان و تیر و خام</p>	<p>۱۰۲ بوی گل و عطر و بوی گل و عطر بوی گل و عطر و بوی گل و عطر بوی گل و عطر و بوی گل و عطر بوی گل و عطر و بوی گل و عطر</p>
<p>کیا شمار منم تھا اتر نہ تھی و کیا جو چہ کو کہیں بستر کی چاند تھی</p>	<p>مل اوجہاں و اطر کی دوزخ میں سے خالی ہو کر ہو گا راتہ شب میں سے</p>	<p>تو ہی ہوتے تھے جہاں کی شان پر تو ہی ہوتے تھے جہاں کی شان پر</p>
<p>۱۰۳ آتش و عطر و بوی گل و عطر آتش و عطر و بوی گل و عطر آتش و عطر و بوی گل و عطر آتش و عطر و بوی گل و عطر</p>	<p>۱۰۴ روشنی و سپیدان و تیر و خام روشنی و سپیدان و تیر و خام روشنی و سپیدان و تیر و خام روشنی و سپیدان و تیر و خام</p>	<p>۱۰۵ بوی گل و عطر و بوی گل و عطر بوی گل و عطر و بوی گل و عطر بوی گل و عطر و بوی گل و عطر بوی گل و عطر و بوی گل و عطر</p>
<p>مر جھا گیا چمن شہہ گرون جناب کا شور اکھوین سے ہونے لگا آب کا</p>	<p>پیا سون سے پوچھو رات و گیند کو بھولی بس خضر یہ کہ خضر کی بھولی</p>	<p>کی عرض کر کشی یہ پیس بوج شام ہی و مایا اپنے یہ اہل کا پیس م ہی</p>
<p>۱۰۶ آتش و عطر و بوی گل و عطر آتش و عطر و بوی گل و عطر آتش و عطر و بوی گل و عطر آتش و عطر و بوی گل و عطر</p>	<p>۱۰۷ روشنی و سپیدان و تیر و خام روشنی و سپیدان و تیر و خام روشنی و سپیدان و تیر و خام روشنی و سپیدان و تیر و خام</p>	<p>۱۰۸ بوی گل و عطر و بوی گل و عطر بوی گل و عطر و بوی گل و عطر بوی گل و عطر و بوی گل و عطر بوی گل و عطر و بوی گل و عطر</p>
<p>مندیق میں گرو جس کے انش بھرتی تھی با قیوم ترپ راتھا سکھ سکھ بھرتی تھی</p>	<p>پہو خا فلک بہر ماہ کو حکم انقلاب کا موج ہوا سے پھول کھلا آفتاب کا</p>	<p>پیدا ہوئے تھے خلق میں رحمت کے واسطے باندھی کر شفاعت امت کے واسطے</p>

مطلب از صاحب کتاب مرثیہ میر انیس

<p>۱۵۱ حضرت کو ملتیت پی پین نام قدیم نو پخت لکین سید شام وہ نور انوار کا وہ پاس کلام بجھ چکی ہے لکھنے لکے کے نام</p>	<p>۱۵۲ دیکھا گیا شہادت سے سید بچا مال بس الوداع کے حال کا مال بیاہر جوتے رونے پوچھتا وہ فاضل دیکھا کچھ سبب پر حیران</p>	<p>۱۵۳ روتے تھے یوں تو لہے ہو سب کچھ لیکن کچھ چھٹے تھے مرثیہ کے مین سے</p>
<p>۱۵۴ سداوت کے وہ جبر و علی وودہ علم کی تکلیف تھا اوس میں کج سادو کا ومان وہ وہ جھپکاں پہنچا لے جوتی جان نہیں نہ مرنے کے جی جانی آن بان</p>	<p>۱۵۵ آری عجب غلو سے شہید پیر کا نام طاووس کی کین کچھ تھے جلیو کا نام دسین قبا کا کچھ مرنے سے نام عیا میں کچھ کچھ تھا بلات نام</p>	<p>۱۵۶ قربان جاؤں منہ نہ پھرانا لڑائی سے ہر شیار رہو بہرند اسیر سے بجائی سے</p>
<p>۱۵۷ اقدس سے جوتی مگر سماں دین روشن تھا جیسے نور سے جلتا دین</p>	<p>۱۵۸ حاصل ہوا جو فیض قدم بوجہ بیا اقدس سے جوتی مگر سماں دین روشن تھا جیسے نور سے جلتا دین</p>	<p>۱۵۹ حضرت کو ملتیت پی پین نام قدیم نو پخت لکین سید شام وہ نور انوار کا وہ پاس کلام بجھ چکی ہے لکھنے لکے کے نام</p>
<p>۱۶۰ افروختہ تھا چہرہ اقدس جناب کا شوکت تھی عرش کی تو جلال قبا کا</p>	<p>۱۶۱ افسان کو کیا بین ویدہ انجم ہی بین تار شعاع موت ایال سمند بین</p>	<p>۱۶۲ حضرت کو ملتیت پی پین نام قدیم نو پخت لکین سید شام وہ نور انوار کا وہ پاس کلام بجھ چکی ہے لکھنے لکے کے نام</p>

ظاہر

<p>۱۵۱ چاپونچن جو نالہ ان تالیف نکستہ خند کا نام ہے جس سے شاہ جگر جنت نامہ کی پانچ جگہ وہ دیکھ کر</p>	<p>۱۵۲ فولادوان کی شہرستان قلیل اچھا لڑکا خلاق کو نہیں ہو نزدکیا کہ کوئی نہ سمجھ سکے لگا جاوے وہ خود از بہر قلیل</p>	<p>۱۵۳ لشکر لکھی کی ایک فصاحت منوال کامرتے نہیں وہ حق سے منوال نہیں کہ نہ وہیں جی کہ جھگڑا حضرت کو غوغا کیلئے ہمارا</p>
<p>مطابق نہ کی تیر منظر و صواب میں تیر آئے سر شوقی طرف سے جواب میں</p>	<p>مان اشتیاق خجق قاتل ہیں بھی ہو در پیش عصمت ہی منزل ہیں بھی ہو</p>	<p>سترو قتل سے حق کی راہ میں دو تہ نہ کام رہ گئے ساری سپاہ میں</p>
<p>۱۵۴ عشق کی کتا تو تیرین پیو شہر مولا کمان کا نام ہے کمان کی پیر خاموش بن گیا جو ان کے نظیر موت میں بیاہ چلا گیا تو آمان ہو</p>	<p>۱۵۵ چنگیز شاہ کو وہ خوش آفتاد نصرت و چین کی کام کو مراد تیر چین کی کہ ہے اس کے جبار میدان سے اچھوٹے قدم اچھوٹا</p>	<p>۱۵۶ اوس وقت تھا غریب دین پر چھوٹا وہ خدا و دو کو دین سے آفتاد راشہ پہنچے تھے غریب نے اس سے روزگار کی تھی تھی شوق شاد</p>
<p>۱۵۷ کیا قدرت خدا ہے کہ رو بہ شیر ہوں بے چین لے کوئی دریا تو زیر ہوں</p>	<p>کس پر سے فدیر را خدا ہوسے سرویکے سب امام کے حق سے داہوسے</p>	<p>اوشما تھا در و دل تو قدم لگا کر تھے فرما گیا عالمی ولی بیٹھ جاتے تھے</p>
<p>۱۵۸ بے حد پیہر جم کی اتنا جراب دیکھ رہا جبار کی شاہ و شلب گدے سے پناہ رو کر کہہ رہے ہیں چاہو جو کہیں سے نہ ہو جگہ کو</p>	<p>۱۵۹ نصف النہار کی تھی شوق کار لے کر وہ چلا وہ دیکھ کر انکار نصرت اسے کیا تو اسے کو زار جالتے تھے آپ لاش اچھوٹے کو بار بار</p>	<p>۱۶۰ نیل نین کی جوا عدسین تھی کیا جباری کو تھے کھجوریتے بار بار ڈیو بھی ہو چلا نہ کیا شاہ مار دور و دور چلی جانے سے لگا لگا</p>
<p>کٹ جا میں پیاسے حلق او سر ہوں بہو اب سب سبیل پر کہیں پہنچیں تو چین بہو</p>	<p>ایک ایک نے سعادت عقلمانی دم نکلے سب کو دین سبط شوال کی</p>	<p>ہو بہر کسی الگ الگی ہو زمانے کو قطرہ نہیں ہر پانی کا منہ میں چوالے کو</p>

<p>۱۵۱ کسمک پات گال و جان مندی صوت بدیل تا فرس سندی چهل بل برن کی تیر پری چندی مغرت بلانین کی جو پری بندگی</p>	<p>۱۵۲ کھوت کی بکھو و شکست ساری تقدیر پری بوا پری و فقر کی وہ نوز و چک علم زنگار کی نوشہ جو یک دہی کی پیم کی</p>	<p>۱۵۳ پونچا چوس جال و آفتابین دیکھا سپا کہ صفت شیرین گلار وجود بندے علم کی پری میت برن کی پری پری</p>
<p>۱۵۴ بجلی چمکے چوپ گمی پار اتر پ گیا جنگل میں یون اوڑا کر چکا اتر پ گیا</p>	<p>۱۵۵ پنجہ نہ تھا نشان شریا ب کا تخافق جیر نسل بہ تاج آفتاب کا</p>	<p>۱۵۶ غازی و صف شکن و جہری و دلیر ہستانہ تھا ترالی سے جو وہ شیر و</p>
<p>۱۵۷ کب قدم نہ پڑا کرتی تھانے جلی خوں کی بوسہ شیب فرات جا آلیان دکھا تھانے شیب اویز تھا پودا نہ کھاتی تھانے</p>	<p>۱۵۸ بلوچ اصدادہ دیا تھا اقبال میں افزون تیر اقبال و بالائے نصرت بیکاری تھی جویں قدم جیب کی بکرتا بوشان کی</p>	<p>۱۵۹ دیکھنے کی قسم نہ جانتا دیکھ اس جری کی قسم نہ گوا کہ کھاتے تھے شمع کی کسی کی قدم کی گاہ تھی اقلی پناہ</p>
<p>۱۶۰ راکب و دہن جو فرق دو عالم کتاچہ گھوڑا چھ جانتا کہ ناک مزاج بہن</p>	<p>۱۶۱ مطلب ہا فاقہ کی جو بہن ملتوی بہن یار رب تہ حسین کی بار فاقی بہن</p>	<p>۱۶۲ تیکو کی تیر پری کی فکر تھے جہش جھونکی تھی کہ سرور واری تھے</p>
<p>۱۶۳ وہ تھی وادی کوئی کھنڈ پال کیا کھنڈ کھنڈ کیسی پری پال وہ جلد واد و سینہ نہ علم پال وہ نہ پال کی بچی کی بچی</p>	<p>۱۶۴ اندر جلال شمع کی فتوی دیر شمع شمع کی فتوی بہ جاوے شمع کو کھاتا تھواری جی جی قدم قدم کی پری نور کی</p>	<p>۱۶۵ خود اتو دی غریب کی فصل دیا و ایک جانی کی فصل اس جلال خیر و فضل کتن جو باغ و بون و فصل</p>
<p>۱۶۶ وہ تھان پہ جی جانے میں طاق تھا وہ پیر اگر خدا او سے دیا براق تھا</p>	<p>۱۶۷ درو کی ضو سے مہر جانا تاب زرد تھا سچی میں یہ دم تھی کہ گدن جی تھا</p>	<p>۱۶۸ اوس معرکہ میں بس میرا کاجالی دیکھو یہ شیراب نہ میٹھا ترالی سے</p>

<p>۱۵۸ چرخ تکرار کونہ اعدا میں پیکار کیا و باد یہ جو وہ سب را بیکار کیا عیش و عشرت میں حاکم جو کب کے اڑ گیا جو بیکار نشان وہ جہاں لاکھ لگا گیا</p>	<p>۱۵۹ جان نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی مان غازیو اوس کا جگہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتے ہیں تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے پس کو ایک اہل تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے</p>	<p>۱۶۰ چرخ تکرار کونہ اعدا میں پیکار کیا و باد یہ جو وہ سب را بیکار کیا عیش و عشرت میں حاکم جو کب کے اڑ گیا جو بیکار نشان وہ جہاں لاکھ لگا گیا</p>
<p>۱۵۹ بل جل میں چنگی نہ چو چلے نکل گئے اس صفت کے تیر سہ کے اوس صف چل گئے</p>	<p>۱۶۰ بڑھ بڑھ کے یوں اڑو کہ تہمت نہ لگی گوشت نگاہ بد رکاب لہو مرد سہو</p>	<p>۱۶۱ گرمی سے رنگی ہر پوش اوٹے خوش طبع کے شیرا و سرفروں اوٹے دیرا کو پیر کے</p>
<p>۱۶۱ چرخ تکرار کونہ اعدا میں پیکار کیا و باد یہ جو وہ سب را بیکار کیا عیش و عشرت میں حاکم جو کب کے اڑ گیا جو بیکار نشان وہ جہاں لاکھ لگا گیا</p>	<p>۱۶۲ چرخ تکرار کونہ اعدا میں پیکار کیا و باد یہ جو وہ سب را بیکار کیا عیش و عشرت میں حاکم جو کب کے اڑ گیا جو بیکار نشان وہ جہاں لاکھ لگا گیا</p>	<p>۱۶۳ چرخ تکرار کونہ اعدا میں پیکار کیا و باد یہ جو وہ سب را بیکار کیا عیش و عشرت میں حاکم جو کب کے اڑ گیا جو بیکار نشان وہ جہاں لاکھ لگا گیا</p>
<p>۱۶۲ یہ جنگ تھی کہ حشر کوئی جانتا نہ تھا بیٹے کو باپ خوف سے ہی جانتا نہ تھا</p>	<p>۱۶۳ جو جو تھے قتل ہوئے تھے ہر جہم ہوتا پھر سب نشان کھل گئے تھے ہر جہم ہوتا</p>	<p>۱۶۴ آیا خدا کا قہر ہر اک رو سیاہ پر بجلی مچا دی ہو گئی ساری سپاہ پر</p>
<p>۱۶۳ چرخ تکرار کونہ اعدا میں پیکار کیا و باد یہ جو وہ سب را بیکار کیا عیش و عشرت میں حاکم جو کب کے اڑ گیا جو بیکار نشان وہ جہاں لاکھ لگا گیا</p>	<p>۱۶۴ چرخ تکرار کونہ اعدا میں پیکار کیا و باد یہ جو وہ سب را بیکار کیا عیش و عشرت میں حاکم جو کب کے اڑ گیا جو بیکار نشان وہ جہاں لاکھ لگا گیا</p>	<p>۱۶۵ چرخ تکرار کونہ اعدا میں پیکار کیا و باد یہ جو وہ سب را بیکار کیا عیش و عشرت میں حاکم جو کب کے اڑ گیا جو بیکار نشان وہ جہاں لاکھ لگا گیا</p>
<p>۱۶۴ سب ملے روئے نہیں اس نقشہ کام کو کوئی نہ ہو مگر میں بڑھوئے نام کو</p>	<p>۱۶۵ تیرا جو خوش برق گاہ سے گر گئی اعدا خدا کے شیر کی آنکھوں میں پھر گئی</p>	<p>۱۶۶ دعویٰ تھانوں کا تھوڑے ہوئے گا یوں تھوڑے تھوڑے ہوئے گا لال کا</p>

<p>۱۸۱ جو کس سے ملے تھے بسمل تھی تھی تھی تھی آگے بڑھا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>	<p>۱۸۲ اوچی چاہی پیاہ پیاہ پونچھ جوتھی کیا کوئی صفت کی جد پیاہ کی تیری جاکر پین پیاہ</p>	<p>۱۸۳ وہ تیلیاں بھی بہر تاشا سرکٹ کے گر پڑاگر کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>
<p>۱۸۴ اس صفت کے ساتھ پیاہ خطا کا تھی تھی تھی کس کے تھی تھی تھی</p>	<p>۱۸۵ وہ توریے یا کوئی پیاہ کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>	<p>۱۸۶ وہ تیلیاں بھی بہر تاشا سرکٹ کے گر پڑاگر کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>
<p>۱۸۷ اس صفت کے ساتھ پیاہ خطا کا تھی تھی تھی کس کے تھی تھی تھی</p>	<p>۱۸۸ وہ توریے یا کوئی پیاہ کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>	<p>۱۸۹ وہ تیلیاں بھی بہر تاشا سرکٹ کے گر پڑاگر کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>
<p>۱۹۰ اس صفت کے ساتھ پیاہ خطا کا تھی تھی تھی کس کے تھی تھی تھی</p>	<p>۱۹۱ وہ توریے یا کوئی پیاہ کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>	<p>۱۹۲ وہ تیلیاں بھی بہر تاشا سرکٹ کے گر پڑاگر کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>
<p>۱۹۳ اس صفت کے ساتھ پیاہ خطا کا تھی تھی تھی کس کے تھی تھی تھی</p>	<p>۱۹۴ وہ توریے یا کوئی پیاہ کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>	<p>۱۹۵ وہ تیلیاں بھی بہر تاشا سرکٹ کے گر پڑاگر کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>
<p>۱۹۶ اس صفت کے ساتھ پیاہ خطا کا تھی تھی تھی کس کے تھی تھی تھی</p>	<p>۱۹۷ وہ توریے یا کوئی پیاہ کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>	<p>۱۹۸ وہ تیلیاں بھی بہر تاشا سرکٹ کے گر پڑاگر کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>
<p>۱۹۹ اس صفت کے ساتھ پیاہ خطا کا تھی تھی تھی کس کے تھی تھی تھی</p>	<p>۲۰۰ وہ توریے یا کوئی پیاہ کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>	<p>۲۰۱ وہ تیلیاں بھی بہر تاشا سرکٹ کے گر پڑاگر کھینچ دیا کوئی تھی تھی کھینچ دیا کوئی تھی تھی</p>

<p>۱۹۱ دیکھو کہ کھانہ سے بچا ہوا سلاخوں کے ساتھ عیناً منقوش کیا ہے کہ یہاں وہ روز و رات کیسا کھاتا</p>	<p>۱۹۲ کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے</p>	<p>۱۹۳ کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے</p>
<p>۱۹۴ تم سب کی کیا سادہ دامن کی گڑبڑ ان اہل دین ہٹاؤ تو جانیں کہ مرد ہو</p>	<p>۱۹۵ ہر رنگ ریزہ نوٹ سے خوش لہریں جو تھیں کرن تو بھڑکنا</p>	<p>۱۹۶ موسم صاف صاف اب ہر لمحہ ہر لمحہ</p>
<p>۱۹۷ دیکھو کہ کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے</p>	<p>۱۹۸ کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے</p>	<p>۱۹۹ کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے</p>
<p>۲۰۰ افسوس بن سید تمار تل گیا پر خیر کچھ رخسار تو دل کا کل گیا</p>	<p>۲۰۱ تو ہی ہے اس فرس کہ بہت تشہ کا بہر تو نے حسرتیں یہ پانی ہر ام</p>	<p>۲۰۲ یہ تیری ہی خطرات کی موجوں میں گھر گیا سقاہی کی آل کا فوجوں میں گھر گیا</p>
<p>۲۰۳ دیکھو کہ کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے</p>	<p>۲۰۴ کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے</p>	<p>۲۰۵ کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے کھانا کھانے کے لئے</p>
<p>۲۰۶ دیکھو کہ ولین بھی جو دورت ہو گئی اکھو عین فحیلوں کے چکا چونہ ہو گئی</p>	<p>۲۰۷ مطلب یہ کہ ذکر و فاجار ہو رہے نہر شک لب نہوں تو نہوں اب رہے</p>	<p>۲۰۸ بانتا تھا پیر خ غافلہ دار و گیر سے حلقہ کی کما کما خالی کا تیر سے</p>

[illegible]

<p>۱۶۱ چرخ و باد بوناب بنیدن بوناب شمع و شمع بوناب بوناب سینه و سینه بوناب بوناب اکبر و اکبر بوناب بوناب</p>	<p>۱۶۲ چرخ و باد بوناب بنیدن بوناب شمع و شمع بوناب بوناب سینه و سینه بوناب بوناب اکبر و اکبر بوناب بوناب</p>	<p>۱۶۳ چرخ و باد بوناب بنیدن بوناب شمع و شمع بوناب بوناب سینه و سینه بوناب بوناب اکبر و اکبر بوناب بوناب</p>
<p>۱۶۴ لو اتنے بولنے میں بدن سر ہو گیا کیا و گھر ہو یہ کہ میں ہمہ تن در ہو گیا</p>	<p>۱۶۵ شاید زبان ہو بند جواب کھولے نہیں روتے ہو ہر دم کے تواب لے نہیں</p>	<p>۱۶۶ رخ کیوں ہو زرد و کونسی ایذا گذرتی ہو کیوں دم بدم کراہت ہو کیا گذرتی ہو</p>
<p>۱۶۷ اس کلمہ شکر اللہ کے لئے رکت شکر اللہ کے لئے</p>	<p>۱۶۸ اس کلمہ شکر اللہ کے لئے رکت شکر اللہ کے لئے</p>	<p>۱۶۹ اس کلمہ شکر اللہ کے لئے رکت شکر اللہ کے لئے</p>
<p>۱۷۰ رکھے ہوئے ہیں مشک پر ہر پلو کیچے شانے گئے ہیں شان عطر اور کیچے</p>	<p>۱۷۱ لکھن زبان و شک کو ہر شے کا مہرین بھینا ہوا شکر کی قسم ہم تمام ہرین</p>	<p>۱۷۲ شمشیر حلق و شک پر طعنی ہر طرح دیکھیں ہر ماری جان نکلتی ہر طرح</p>
<p>۱۷۳ صفت کچھ بجان بجا و خرمین یاد کرتے تھے کہ بجا و خرمین</p>	<p>۱۷۴ صفت کچھ بجان بجا و خرمین یاد کرتے تھے کہ بجا و خرمین</p>	<p>۱۷۵ صفت کچھ بجان بجا و خرمین یاد کرتے تھے کہ بجا و خرمین</p>
<p>۱۷۶ بچے و ادا خطہ چہرے کے نور کو آنکھیں کھلین ہیں دیکھ کر کہیں نہ ہو کو</p>	<p>۱۷۷ توڑ مہرہ آنکھیں بچے کو دل بجا و خرمین مولا کو دیکھنے کا خطہ انتظار بچہ</p>	<p>۱۷۸ بچے کے ساتھ موت کا خبر ہم ہی چل گیا سراپاؤں پر دھرا مارا دم نہ کل گیا</p>

<p>۱۰۱۱ دھڑون کمان بینا دھڑوں کے جھکنا پنا پنا دھڑوں کے دھڑوں کے جھکنا پنا دھڑوں کے دھڑوں کے جھکنا پنا دھڑوں کے</p>	<p>۱۰۱۲ چالی ست ستر چالی کا چالی کا چالی ست ستر چالی کا چالی کا چالی ست ستر چالی کا چالی کا چالی ست ستر چالی کا چالی کا</p>	<p>۱۰۱۳ مان لودو منو منو گاما گاما منو منو منو منو منو منو منو منو منو منو منو منو منو منو منو منو منو منو</p>
<p>۱۰۱۴ شالے کے تھے مشک بھی تھوڑے کٹ گئی وہ کیا کرین ہمارے ہی قسمت لوٹ گئی</p>	<p>۱۰۱۵ فریاد یہ لہیون نے ہم پر کیا تیغوں سے سرو داغ عالمی کو قائم کیا</p>	<p>۱۰۱۶ غل پڑا کاشکے خدا ارادت ہے او تو خوش ہے کہ ارادت ہے</p>
<p>۱۰۱۷ چھوٹے ماحر رکھ دل دروہاں پر دے مارا سر کو ہالی سالی سالی</p>	<p>۱۰۱۸ ہر علم کا نور نظر ہے جھٹ گیا میں راہ برو گئی مرا اقبال لٹ گیا</p>	<p>۱۰۱۹ حضرت لاک کا دیا جی میں اور گریہ دینا چاہتا ہوں</p>
<p>۱۰۲۰ بھالی سی جانتا ہوں جوت کو بھالی کی اب جھبر کر کہ صبر خدا کو پسند ہے</p>	<p>۱۰۲۱ کل خاک میں ملائیے اوس شمشک کام کو رخصت کو جھپٹیں علیہ السلام کو</p>	<p>۱۰۲۲ چالی ست ستر چالی کا چالی کا چالی ست ستر چالی کا چالی کا</p>

۱۰۰
 او را در بارگاه سرو سامان انواع
 از دولت مرصع طبعی که دل جان انواع
 از در جود کسب و سلطان انواع
 از شیرین بیان هند که طاق انواع

آه و بکاست هم که بی خاقل نو بینک
 جب که پیشکدای یکی غریب پر و بینک

۱۰۱
 موافق میسر که بلویش شتاب
 ریب جویبارا که در کوهنیز تاب
 بجا بلیکی بوس جویبارا که در کوهنیز تاب
 چک شطرنجی که بجا بلیکی بوس جویبارا

اچھی نہیں مرضی کو دوری سے
 حسرت یہ ہو کہ رُونِ پرشِ کرمضی سے

۱۰۲
 اگر از دل آید که از انجین
 وہ دیا برون جب کا انجین
 وہ گل برون جب کا انجین
 وہ برون آید که از انجین

۱۰۳
 و دیلی آون شیرین چون شبنم
 وہ آتش آون چون شبنم شیرین
 بست از انجین که برون باریان
 بین و جویبارا که برون باریان

۱۰۴
 قسطی که برون باریان
 امیر کجایان که برون باریان
 سکندر که غلطی که برون باریان
 جوارا برون باریان

۱۰۵
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان

۱۰۶
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان

۱۰۷
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان

۱۰۸
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان
 که برون باریان که برون باریان

<p>۴۶ وافتد از در جوی کجی ای کجی کجی کجی وافتد از در جوی کجی ای کجی کجی کجی وافتد از در جوی کجی ای کجی کجی کجی</p>	<p>۴۷ چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۴۸ دو دشتی ایل بیت من کجی کجی کجی کجی دو دشتی ایل بیت من کجی کجی کجی کجی دو دشتی ایل بیت من کجی کجی کجی کجی</p>
<p>لینے کا اوسکے کچھ نہیں ہوا خیال ہو سب ہانسی لہجہ وہ تھرا رہی مال ہو</p>	<p>میدانین سکتی جو ہر کن پست کی ایک ایک پر نصیب نے نوازش و چند کی</p>	<p>راکب جو ان کے تیرالم کے نشا تیرین گھوڑے بھی تین روز نے آج پانچ</p>
<p>۴۹ دینا کا اوسکے کچھ نہیں ہوا خیال ہو سب ہانسی لہجہ وہ تھرا رہی مال ہو</p>	<p>۵۰ چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۱ دو دشتی ایل بیت من کجی کجی کجی کجی دو دشتی ایل بیت من کجی کجی کجی کجی دو دشتی ایل بیت من کجی کجی کجی کجی</p>
<p>چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>۵۲ چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۳ چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۴ چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی چو در تیر خاچی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>چاووش دل بوجھانے لے نو جوان کے اڑنے لگے ہوا سے پھر سر شاٹاؤں کے</p>	<p>جو سب کو مات حکم نے اختلاف ہو اوسکا سلاح و اسپاوی کو محاف</p>	<p>دیکھو ہو گئے جو خوف کے مارے نہ مر گئے لاکھوں سوار کیا ہو پیدل کہ دھڑکنا</p>

۱۸

<p>۱۰۰ کھنڈی چوڑی چوڑی چوڑی چوڑی اسرارہ صبح میں ہوا ابن اعدائے چوڑی چوڑی چوڑی چوڑی سیدنا خاں یونان اور کور ویاں</p>	<p>۱۰۱ اس غلام کی تیرہ سو چوڑی چوڑی کان خاں خاں خاں خاں خاں مقبول حق نامہ خان خاں خاں ایکسین غریب جان خاں خاں</p>	<p>۱۰۲ کھنڈی چوڑی چوڑی چوڑی چوڑی دادا کا دھن خاں خاں خاں خاں گل سب جال غلام خاں خاں خاں</p>
<p>۱۰۳ یہ ماجرہ جو دیکھا تو تم کو قہقہہ ہوا سینے میں دل دھچکنے لگا رنگ حق ہوا</p>	<p>۱۰۴ لب خشک شکر حق سے مگر تر زبان تھی زینت کا تھا خیال سبک دین لاجاتی</p>	<p>۱۰۵ کب یہ فرض ہو تو تار و نور شہر و ماہ میں روشن تھی شمع نو خد از زم گاہ میں</p>
<p>۱۰۶ میں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ایک کمال سبک دین کا دین آہ کھنڈی چوڑی چوڑی</p>	<p>۱۰۷ اس وقت میں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ایک چوڑی چوڑی چوڑی چوڑی</p>	<p>۱۰۸ یہ جو چہ نہ نہ سرخ تھا وہ جان فرود کا خون جگر تھا وہ حسن بن لوٹ کا</p>
<p>۱۰۹ وہ کون ہو سہو لکھ جس لڑائی ہو جی میں نور اسمیہ کس لڑائی ہو</p>	<p>۱۱۰ یہ جو چہ نہ نہ سرخ تھا وہ جان فرود کا خون جگر تھا وہ حسن بن لوٹ کا</p>	<p>۱۱۱ اس جانسب کا ایک جانب میں خفا نہ کرتے تھے وہ دھنڈل</p>
<p>۱۱۲ وہ کون ہو سہو لکھ جس لڑائی ہو جی میں نور اسمیہ کس لڑائی ہو</p>	<p>۱۱۳ یہ جو چہ نہ نہ سرخ تھا وہ جان فرود کا خون جگر تھا وہ حسن بن لوٹ کا</p>	<p>۱۱۴ اس جانسب کا ایک جانب میں خفا نہ کرتے تھے وہ دھنڈل</p>

[illegible]

<p>۷۷۷ کچھ کہہ کر اچھی نصرت ملے نام نہان ہو کر غیبی کی کھول دیں نام پیر ہم تو تین نام سے بن لیا نام کی عرض صبر نہ پاؤں پر کر لیا نام</p>	<p>۷۷۸ جو تیری ہو خواجہ نصرت کا ستارہ منظور نام پر تیری ہو لکھنا سر نہ ہوا تھا اس عجیب کی کاغذ تیرا ہو مودرت اب یہ ہو نشانہ</p>	<p>۷۷۹ کچھ کہہ کر اچھی نصرت ملے نام نہان ہو کر غیبی کی کھول دیں نام پیر ہم تو تین نام سے بن لیا نام کی عرض صبر نہ پاؤں پر کر لیا نام</p>
<p>۷۸۰ ہر گز تفسی جینے سے میری انویگی نے زخم کھائے اب مجھے سیری انویگی</p>	<p>۷۸۱ لطف و کرم سب بات بہن کچھ مال کی دیکھو دھیمی فاطمہ زہرا کے لال کی</p>	<p>۷۸۲ وادھا اسکو غزنی اعمال کہتے ہیں بخت اسکو کہتے ہیں اسے اقبال کہتے ہیں</p>
<p>۷۸۳ منت چھوڑ کر بہت آنسو بہا روئے گئے لگا کے دوست شاہ کہہ لیا فتنہ آنے لگے میں حضرت سے یہ کہا دیر پہلے ہی میں حضرت سے یہ کہا</p>	<p>۷۸۴ قلب مہ صاف ہو آئینہ کی مثال مانتا گل شکر ہو کر کھانا نوال مخرج تھا مکتا کا نہ شاہ تو خضال</p>	<p>۷۸۵ کچھ کہہ کر اچھی نصرت ملے نام نہان ہو کر غیبی کی کھول دیں نام پیر ہم تو تین نام سے بن لیا نام کی عرض صبر نہ پاؤں پر کر لیا نام</p>
<p>۷۸۶ پوچھا ہو یہ کہ بھالی جدا کس ہوئے ہو یہ کون ہو کہ جسے گلے لگ کے روئے ہو</p>	<p>۷۸۷ دین پروری تو دیکھو تم اس بے وفا کی یہی خوشی کہ راہ خدا اختیار کی</p>	<p>۷۸۸ دوش ہوش تھا سچ کہ خطا ہو اب تھا ماسودش ہی کی رکاب کو</p>
<p>۷۸۹ چھوڑ کر تیری دھڑکی پا کر شاہ روئے گئے لگا کے دوست شاہ کہہ لیا فتنہ آنے لگے میں حضرت سے یہ کہا دیر پہلے ہی میں حضرت سے یہ کہا</p>	<p>۷۹۰ یہ کہہ کر اچھی نصرت ملے نام نہان ہو کر غیبی کی کھول دیں نام پیر ہم تو تین نام سے بن لیا نام کی عرض صبر نہ پاؤں پر کر لیا نام</p>	<p>۷۹۱ کچھ کہہ کر اچھی نصرت ملے نام نہان ہو کر غیبی کی کھول دیں نام پیر ہم تو تین نام سے بن لیا نام کی عرض صبر نہ پاؤں پر کر لیا نام</p>
<p>۷۹۲ غازی ہو حق پرست ہو اور باتیں سیری وہ مجھ کو بجائیوں نے زیادہ عمر سیری</p>	<p>۷۹۳ کوئی ابھی نہ مستعد کارزار ہو ان قدموں پر غلام ہی پہلے تار ہو</p>	<p>۷۹۴ جو راز راست ہی قدم اوسل وہ میر کے اکام اوس کے خیمہ گزرتے ہوئے سنو میر کے</p>

<p>مرثیہ دلوں جہاں میں مریاں کا زیادہ ہو میں اوس سے شاد ہوں مراد شاد میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ آنے سے تیرے شاد ہوں میر تقی میر خانی کا کہیں کہیں میر تقی میر بنو کے مار سے پیدل میر تقی میر پانی چینی میں روز سے میر تقی میر</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر کا کہیں کہیں میر تقی میر اس صوبہ شاد میں اس میں میر تقی میر تیرے خانی کا کہیں کہیں میر تقی میر ہوا چار پوتے شاد میر تقی میر</p>
<p>مرثیہ دلوں جہاں میں مریاں کا زیادہ ہو میں اوس سے شاد ہوں مراد شاد میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ یہ یکسو نہ پڑا خدا کا بھی درخیز مہمان ہیں جس کے اونکو ہماری خبر نہ میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ مقبول حق ہو کون تیری عرض رکھ کر جا بھائی تیری خالق عالم مدد کرے میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>
<p>مرثیہ دلوں جہاں میں مریاں کا زیادہ ہو میں اوس سے شاد ہوں مراد شاد میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>
<p>مرثیہ راضی ہوئے علی شہ لو لاک خوش ہو جس سے خدا و پختن پاک خوش ہو میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ اس کی بھی مار سے پیاس حال تباہ ہو میں کشتی ہوں یہ تو بھلا بیگناہ ہو میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ لاکھوں تھے پر جانہ کسی کے واس تھے آمد کو اوس کی دیکھ کے سب اہر اس تھے میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>
<p>مرثیہ میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>
<p>مرثیہ بھائی شریک تو جو ہر امیر بھائی کا دل تجسے شاد ہو گیا زمر کی بھائی کا میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ عاشق ہوں اس کا میں یہ بہت شاد ہوں اس کو سیکھ نہ اس سر میٹھی کا نام ہوں میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>	<p>مرثیہ کیا استدر فروع تھا اس کے حال کا یہ تو کوئی عزیز بزرگ لال کا میر تقی میر نے اس کی شادی امیر داروغہ کو کر دی تھی</p>

<p>۴۴ کس کس کوئی چننے کی جی چاہا کوئی غش میں چھبکاو ہووے گی اگر کسی پڑے نہ ہی آگے نہ گئے اگر افسانے کار تیر چہ چین</p>	<p>۴۵ چننا چننا کیلایان کوں کرکاشا لاش پو اوں کے تے میں چننا نوز گئے لکھن شین میں چننا پونہ کی اداس کے تے میں چننا</p>	<p>۴۶ اس بندہ کو دی ہووے میں چننا غنیمت وہ جو چننا کیلایان قنبر لایا تے اس میں چننا مینا اس غلام کو میں چننا</p>
<p>۴۷ یہ سنے ابر غم دل سو پہ چہا گیا اک آہ کی کہ عرش فدا اتھر تھر گیا</p>	<p>۴۸ عزت یہ کس شہید کی دنیا میں ہوتی کر مان میری فکر کے واسطے تھیں میں تھی کر</p>	<p>۴۹ لغزش میں تھا قدم مرا کیلین پہا گیا بیڑا راتیا ہی سے باہر نکل گیا</p>
<p>۴۹ رجا سے اوٹ کے چلے غلام فوج میں رکھا زمین پہ پاؤں کیلین چکدین اک تیر دگر کہ کیا ادا میں جانا سنا کیا پاس فوج میں تیر</p>	<p>۵۰ چکی لاش تیر کی کس کس کرم ہو وہ زنجی تو تھا پڑا ایک کرم ہو اوں کی پسند کے رونے لگے غلام کرم ہو زانہ پنے چکیا شہید کو کرم ہو</p>	<p>۵۱ زنجی ہوں شہید تیر میں کس کس کرم ہو کس طرح اوٹ کے گرا دھوون پا کرم ہو کس طرح تیر شہید کیلین کس کس کرم ہو واہ واہ تو تو شہید کو کس کس کرم ہو</p>
<p>۵۲ تنہا حضور جائیں نہ تھر کی تلاش کو ہو حکم تو غلام اوٹھالائے لاش کو</p>	<p>۵۳ ہر جگہ گئی تھی چہرے پر اوں کے جو خاک کی حضرت نے آستین مبارک سے پاک کی</p>	<p>۵۴ کوئی سبج نہ کیا حسینی سپاہ میں ہم سب شریک دروہین خالق کی راہ میں</p>
<p>۵۴ شہید کہ کہ تھر چھوڑ دھو جہاں میرے شہید ہوا میں اس جہاں ملتا ہو دوں خلق میں اس جہاں یہ ہے بغیر اور زمین کوئی اس جہاں</p>	<p>۵۵ شہید کہ کہ تھر چھوڑ دھو جہاں میرے شہید ہوا میں اس جہاں ملتا ہو دوں خلق میں اس جہاں یہ ہے بغیر اور زمین کوئی اس جہاں</p>	<p>۵۶ شہید کہ کہ تھر چھوڑ دھو جہاں میرے شہید ہوا میں اس جہاں ملتا ہو دوں خلق میں اس جہاں یہ ہے بغیر اور زمین کوئی اس جہاں</p>
<p>۵۷ رخصت کو اس غریب کی جانا ضرور جہاں کو گلے سے لگنا ضرور</p>	<p>۵۸ انکوش میں یہ ہے عزت جو تو میں واہ نگارے یہ ہے کچھ کے ہر تو میں</p>	<p>۵۹ دھرم سال ہو تیرے دل دردناک پر رخصی ہو میں تیرے کہ اکیسری خاک پر</p>

<p>۱۰ وہاں سے کہ وہ سپید اور عین وہاں سے کہ وہ سپید اور عین وہاں سے کہ وہ سپید اور عین</p>	<p>۱۱ انصاف سے کہ وہ سپید اور عین انصاف سے کہ وہ سپید اور عین انصاف سے کہ وہ سپید اور عین</p>	<p>۱۲ انصاف سے کہ وہ سپید اور عین انصاف سے کہ وہ سپید اور عین انصاف سے کہ وہ سپید اور عین</p>
<p>اک جوش محبت اور عین کھلاتا تھا کیا سب کی ملاقات پہ لہراتا تھا کیا سب کی ملاقات پہ لہراتا تھا</p>	<p>ڈوبتا تھا بدن عین ایک ایک تیر پر دہو اوٹھا کھل گیا و غلہ برین پر دہو اوٹھا کھل گیا و غلہ برین</p>	<p>دند کرو پاس رسول عزلی کا آخر میں نواسا ہوں تھاسے ہی می کا دند کرو پاس رسول عزلی کا</p>
<p>۱۳ خوش و غافل سے کہ وہ سپید اور عین خوش و غافل سے کہ وہ سپید اور عین خوش و غافل سے کہ وہ سپید اور عین</p>	<p>۱۴ خوش و غافل سے کہ وہ سپید اور عین خوش و غافل سے کہ وہ سپید اور عین خوش و غافل سے کہ وہ سپید اور عین</p>	<p>۱۵ خوش و غافل سے کہ وہ سپید اور عین خوش و غافل سے کہ وہ سپید اور عین خوش و غافل سے کہ وہ سپید اور عین</p>
<p>۱۶ بہر علم فوج خدا لائے ہیں جلدی سب لوگ مسخ ہوں کہ ہر تیر جلدی سب لوگ مسخ ہوں کہ ہر تیر جلدی</p>	<p>۱۷ اس فوج کا مالک پر شاہ جنت تھا کثرت تو او دھر تھی یہ خدا انکی طوق تھا کثرت تو او دھر تھی یہ خدا انکی طوق تھا</p>	<p>۱۸ روئیلی اگر بت ہی عرش ملیگا بربادی سادات سے کیا نکلو ملیگا روئیلی اگر بت ہی عرش ملیگا</p>
<p>۱۹ پان شکر اسلام سب لوگ ان کی فوج میں ہیں عین جلدی ان کی فوج میں ہیں عین جلدی</p>	<p>۲۰ پان شکر اسلام سب لوگ ان کی فوج میں ہیں عین جلدی ان کی فوج میں ہیں عین جلدی</p>	<p>۲۱ پان شکر اسلام سب لوگ ان کی فوج میں ہیں عین جلدی ان کی فوج میں ہیں عین جلدی</p>
<p>۲۲ پہلو سے کہ نہ سر تھی کیسی پہلو سے کہ نہ سر تھی کیسی پہلو سے کہ نہ سر تھی کیسی</p>	<p>۲۳ پہلو سے کہ نہ سر تھی کیسی پہلو سے کہ نہ سر تھی کیسی پہلو سے کہ نہ سر تھی کیسی</p>	<p>۲۴ پہلو سے کہ نہ سر تھی کیسی پہلو سے کہ نہ سر تھی کیسی پہلو سے کہ نہ سر تھی کیسی</p>

<p>۵۱۱ کھلے کاغذ و امان ہونے کا بار کیا جو ہم سب کو مریٹے آزار حاجی جی ہونے اور قریبی کا بچہ</p>	<p>۵۱۲ غفلت کے لئے نہ چھوڑی تھی تھوڑی کہ بچے کو نہ دے تھی نہ سب بھاری بلکہ کہیں نے تو ہونے کو توڑی لیکن لیکن کہیں کا بھولے تھی</p>	<p>۵۱۳ شہزادہ نوین پر وہ صاحب چھوڑی تھی نہ تھی نہ تھی کہیں کی تھی نہ تھی نہ تھی کہیں کی تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۵۱۴ ماموں پر پال رسول مدنی میں پالی کو ترستا ہوں غریب الوطنی میں</p>	<p>۵۱۵ امد نے چاٹو کبھی شاد و شوگے بستی کو مری لوٹ کے آباد شوگے</p>	<p>۵۱۶ دو روز سے خاصان خدا نشہ مظلوم کی اک جان پر اور لاکھ</p>
<p>۵۱۷ اس کی تھی گواہ کیا میں نے کہ درود میں کیا میں نے کہ چلنے نازم چلے کیا میں نے</p>	<p>۵۱۸ اعدائے کبر و کبر و کبر غم آئے غم آئے غم آئے یوں تو زیادہ کتنے غم آئے</p>	<p>۵۱۹ دو دن ہوں تو بادی حقیقی قتل ہے قتل ہے قتل ہے</p>
<p>۵۲۰ صابر ہوں نظر جانب دریا نہیں کرتا دور و زکا پیا سا ہوں پہ شکر کہ نہیں کرتا</p>	<p>۵۲۱ سہجہ بھالی کاٹتا تھا کبھی گاہ پس کا بس جل کا جو عالم ہو وہ نقشا تھا جگر کا</p>	<p>۵۲۲ سب خوش ہیں مری جان پر ہوشی مر جانوں کا گاک کے یہ دلیں گھنی</p>
<p>۵۲۳ بھلاؤ نے خواہ امان قبلہ میں نہ اس جنگ میں نہ ہم نہیں یا نہیں ہیں</p>	<p>۵۲۴ سید پر جفا ہوتی ہو طرکی جا ہی یہ خوف ہنس سے بدن کاٹتا ہی</p>	<p>۵۲۵ ہوں قول کا صادق جو کہا ہو وہ کرگا فرزند پسر کی رفاقت میں کرو گھا</p>

<p>۴۱۳ بہارِ افسوس میں شہید کی رات نام بجائے ہونے لگے چٹائی رات نام میں ہی تو وہ ساقی ہو چکا ہے تو کچھ نہ اچال جاؤ حبیب</p>	<p>۴۱۴ تو نے سہمیں تو نے لے لیا تو نے تو نے چھوٹے تو نے لے لیا تو نے تو نے چھوٹے تو نے لے لیا تو نے تو نے چھوٹے تو نے لے لیا تو نے</p>	<p>۴۱۵ چو کہیں کہیں اس کے وہ دلاؤ چو کہیں کہیں اس کے وہ دلاؤ چو کہیں کہیں اس کے وہ دلاؤ چو کہیں کہیں اس کے وہ دلاؤ</p>
<p>۴۱۶ سب جیتے ہی جی تنگ ہیں سو ال نہ ترتیب میں کوئی کام نہ آئے گا کسی کے</p>	<p>۴۱۷ ہم اسی غدا رو بہ افعال پہ دعوت وین کہو کہ جو ماتحت ہے تو اوس میں</p>	<p>۴۱۸ کہو لو کہ کمر لوت کے گھر سبھی کا پچھ بھی نہ چھوڑو کہ حسین ابن علی کا</p>
<p>۴۱۹ بہارِ افسوس میں شہید کی رات نام بجائے ہونے لگے چٹائی رات نام میں ہی تو وہ ساقی ہو چکا ہے تو کچھ نہ اچال جاؤ حبیب</p>	<p>۴۲۰ عبدِ مہربان کی لے لیا تو نے گر اگر کہ ہوں جا نہیں تو تیار ہے وین میں نہ تو کا حکم سہل ہے کیسے تو روانہ اس کے شادی کی</p>	<p>۴۲۱ چو کہیں کہیں اس کے وہ دلاؤ چو کہیں کہیں اس کے وہ دلاؤ چو کہیں کہیں اس کے وہ دلاؤ چو کہیں کہیں اس کے وہ دلاؤ</p>
<p>۴۲۲ پان لکھڑی یا لکھی داو دھڑلہ گری ہو مہوڑو لگا پڑو کہ تھر دغا میں مہری ہو</p>	<p>۴۲۳ حافظِ مہربان اور ست تلو ار کے چلیے اوس فوج میں چلیے تو اسے مار کے چلیے</p>	<p>۴۲۴ دوڑو لگا گھوڑے حبیب شاہ اہم ہو چادر بین سے کی سر اہل حرم ہو</p>
<p>۴۲۵ بہارِ افسوس میں شہید کی رات نام بجائے ہونے لگے چٹائی رات نام میں ہی تو وہ ساقی ہو چکا ہے تو کچھ نہ اچال جاؤ حبیب</p>	<p>۴۲۶ تو نے لے لیا تو نے لے لیا تو نے تو نے لے لیا تو نے لے لیا تو نے تو نے لے لیا تو نے لے لیا تو نے تو نے لے لیا تو نے لے لیا تو نے</p>	<p>۴۲۷ تو نے لے لیا تو نے لے لیا تو نے تو نے لے لیا تو نے لے لیا تو نے تو نے لے لیا تو نے لے لیا تو نے تو نے لے لیا تو نے لے لیا تو نے</p>
<p>۴۲۸ مظلوم سے دور رو کے پیسے کر میں کیا نوب ہو کہ نہ اسے تڑپیں ہم</p>	<p>۴۲۹ پاک اپنے گنہگار سے جو ہو میں تو پھر اگر بھی ہو مگی تو ہم کو دھڑکی</p>	<p>۴۳۰ شہزادوں نے اپنے کہیں دینا کر کہیں سداوت میں یہ ان کے حق اہل سے کہیں</p>

<p>۱۷۷ عجاپا تو سب کے غلام و غازی خون و جگر سب کے سرگرم و جانی جو دست میں ہے وہ سب سلطان جانی ان کے خون و جگر سب کے سرگرم و جانی</p>	<p>۱۷۸ شہر و دہ عالم تیری تبت حال سائل شہر و دہ کوئی جاننا نہیں سب کے گناہوں کی پامالی نہیں تو کہ ہے یہ کیا بھونک و غوغا</p>	<p>۱۷۹ حضرت سے جو نصرت کمال فرمایا تھا سوالیہ نصرت کمال پاؤں پر اگر زبیر سیست تو چمک لگا ایک جبر طوقی غوغا بھونک لگا</p>
<p>۱۸۰ منگوں کے بدنام کیا قوم عرب کو اس بوم کے سایہ سے حد زنیہ ہے کب نہیں تیرے سرو اور وسید نہیں جنت</p>	<p>۱۸۱ الضار نہیں قوم و قبیلہ نہیں رکھتا نہیں تیرے سرو اور وسید نہیں جنت</p>	<p>۱۸۲ کیا وجہ ہو خدا دم پہ تپاٹھ نہیں ہوتا وعدہ میں کر پونے تھلک نہیں ہوتا</p>
<p>۱۸۳ سنتا چار جوان لاکھوں کی شہر سنتا چار چار لاکھوں کی شہر نفس کی شہر دن کے لاکھوں کی شہر سید ہے کہ گھر کا کمانے کی شہر</p>	<p>۱۸۴ سنتا چار چار لاکھوں کی شہر سنتا چار چار لاکھوں کی شہر نفس کی شہر دن کے لاکھوں کی شہر سید ہے کہ گھر کا کمانے کی شہر</p>	<p>۱۸۵ ارشاد ہو افکار کفر کی کہ بجائی چہرہ عداوتات و شہر کی کہ بجائی حضرت کی دعا و انوار کی کہ بجائی سنتا چار چار لاکھوں کی شہر</p>
<p>۱۸۶ چار دن کے فرس بھر کے طرار کھل آئے بدلی سے جگمگ ہوئے کھل آئے</p>	<p>۱۸۷ یہ اہل خدا و شہر شہادہ مدنی ہیں ان سب میں عین پانچ جان چہر ہیں</p>	<p>۱۸۸ مہر چہر گنہار کی بیابان سے سروا ہیں پر آپ حمایت پر جو آجائیں تو کیا ہیں</p>
<p>۱۸۹ اسلام کی سرت پر چاروں کی شہر سنتا چار چار لاکھوں کی شہر نفس کی شہر دن کے لاکھوں کی شہر سید ہے کہ گھر کا کمانے کی شہر</p>	<p>۱۹۰ اسلام کی سرت پر چاروں کی شہر سنتا چار چار لاکھوں کی شہر نفس کی شہر دن کے لاکھوں کی شہر سید ہے کہ گھر کا کمانے کی شہر</p>	<p>۱۹۱ حضرت نے کھانا جو تالا جا کھا خود بخود کھانا کھانا کھانا کھا آج کل کے کھانا کھانا کھانا کھا سنتا چار چار لاکھوں کی شہر</p>
<p>۱۹۲ لشٹی ترے مجرم کی تباہی میں پڑی ہو ایک نوح غریبان یہ حمایت کی گھڑی ہو</p>	<p>۱۹۳ اوسدن پہی کریم قبیلہ عالم کی گھڑی میں وہ ہون کہ پانی جسے حضرت نے دیا</p>	<p>۱۹۴ استادہ ہو کیون دور تر دیکھ کیا ہو پہلو میں گھر کی کھولیں تری جا ہو</p>

مرثیہ میر انیس

<p>صبرِ دل میں ہوا کہ کفرِ کلمہ ما کہ نہ آں مسمومِ شرِ کلمہ کاشانہٴ لعلِ دلِ حقیقہٴ شرِ کلمہ جنتِ میں سے کہ کلمہٴ شرِ کلمہ</p>	<p>دعا اگر خدا دیکھ سکے بڑے فوجِ کلمہ ہو کہ چو پادہ بنی ماسمِ صفر قاسمِ جی علی سب عبادِ کلمہ بہ کلمہٴ کلمہٴ شرِ کلمہ</p>	<p>دعا اگر خدا دیکھ سکے بڑے فوجِ کلمہ ہو کہ چو پادہ بنی ماسمِ صفر قاسمِ جی علی سب عبادِ کلمہ بہ کلمہٴ کلمہٴ شرِ کلمہ</p>
<p>فیاض ہیں صادق ہیں سخی ہیں سخی ہیں مہمان ہیں پیار ہیں کہ ہم آلِ سخی ہیں</p>	<p>ہستے ہیں نزدیک جو وہ گلبدن آئے سمجھا وہ کہ لینے کو سر پہنچن آئے</p>	<p>اگر ام سے توقیر سے تعظیم سے لائے مہمان کو بڑی عزت و تکریم سے لائے</p>
<p>دعا زیرِ ہر صوفی و مجتہد میں جاننا سب تہذیبِ طاعت کا ادا ہے جاری عفو و رحم و رحمت میں جاری گنہگار بھی سزاوار ہے جاری</p>	<p>دعا بچنے کے قدم چوم کہ بولا وہ دعا نہمزد و گنگار سے بے دعا چھائی سے لگا کر دستِ دعا کلمہٴ عطا پیش دعا پیش دعا</p>	<p>دعا خشتِ سجایا کی جو صدا چار طاعت خشتِ سجایا کی جو صدا چار طاعت خشتِ سجایا کی جو صدا چار طاعت خشتِ سجایا کی جو صدا چار طاعت</p>
<p>دشمن سے دل صاف میں کینہ نہیں کتے کچھ جسم کا دورت ہو وہ سیمہ نہیں کتے</p>	<p>یہ عین عنایت و شرمِ مکرور کا اکھین تری جانب میں امامِ مکرور کا</p>	<p>زردی جو گئی رنگِ سرور کیا شمع پر نعلین پہ سر رکھتے ہی نور کیا شمع پر</p>
<p>دعا اگر خدا دیکھ سکے بڑے فوجِ کلمہ ہو کہ چو پادہ بنی ماسمِ صفر قاسمِ جی علی سب عبادِ کلمہ بہ کلمہٴ کلمہٴ شرِ کلمہ</p>	<p>دعا اگر خدا دیکھ سکے بڑے فوجِ کلمہ ہو کہ چو پادہ بنی ماسمِ صفر قاسمِ جی علی سب عبادِ کلمہ بہ کلمہٴ کلمہٴ شرِ کلمہ</p>	<p>دعا اگر خدا دیکھ سکے بڑے فوجِ کلمہ ہو کہ چو پادہ بنی ماسمِ صفر قاسمِ جی علی سب عبادِ کلمہ بہ کلمہٴ کلمہٴ شرِ کلمہ</p>
<p>اس گھر کا رومِ خلق میں مشہور ہے پیار مہمان کے لئے آئے کا دستور ہے پیار</p>	<p>مکمل ہے کہ وہ دوست کو عینِ کلمہ دوم بھر میں گناہوں سے تھے پاک کلمہ</p>	<p>اوج او سے لے کر جو چھکا جاتا بھائی یہ عجری اندر کو خوش آتا بھائی</p>

<p>سید علی گڑھی کی شہادت فدا کیا شہادت سناٹا اور سکون کیلئے کی عزت اور فدا کیلئے پہلے شرفا کی کوئی نصرت کی توقع</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت فدا کیا شہادت سناٹا اور سکون کیلئے کی عزت اور فدا کیلئے پہلے شرفا کی کوئی نصرت کی توقع</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت فدا کیا شہادت سناٹا اور سکون کیلئے کی عزت اور فدا کیلئے پہلے شرفا کی کوئی نصرت کی توقع</p>
<p>بھینچیں اسے گڑھ کا نام مدنی ہو بہتر ہو کہ مہمان کی مضافہ شہنشاہی ہو</p>	<p>محبوب بہن رات کا سرخا نام نہین ہو پانی نہین کھانا نہین آرام نہین ہو</p>	<p>دوسرے بہن ایک جگہ یہ بھی نہین ہو اک دوست کی ہو قبر کھین کی کھین ہو</p>
<p>سید علی گڑھی کی شہادت فدا کیا شہادت سناٹا اور سکون کیلئے کی عزت اور فدا کیلئے پہلے شرفا کی کوئی نصرت کی توقع</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت فدا کیا شہادت سناٹا اور سکون کیلئے کی عزت اور فدا کیلئے پہلے شرفا کی کوئی نصرت کی توقع</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت فدا کیا شہادت سناٹا اور سکون کیلئے کی عزت اور فدا کیلئے پہلے شرفا کی کوئی نصرت کی توقع</p>
<p>دوم بہر نہین گذر کہ ملاقات ہو کی ہو باہین نہ ابھی کیہ نہ مدار ات ہو کی ہو</p>	<p>کیونکر ہو کہ تلواریں بیدم نہ کیہین یہ دیکھ لے گی جھکے بہین نہ کیہین</p>	<p>اولاد بھی فیاض ہو مان پاپ بھی بہین محرم نہ خادم کو رکھیں آپ سخی بہین</p>
<p>سید علی گڑھی کی شہادت فدا کیا شہادت سناٹا اور سکون کیلئے کی عزت اور فدا کیلئے پہلے شرفا کی کوئی نصرت کی توقع</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت فدا کیا شہادت سناٹا اور سکون کیلئے کی عزت اور فدا کیلئے پہلے شرفا کی کوئی نصرت کی توقع</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت فدا کیا شہادت سناٹا اور سکون کیلئے کی عزت اور فدا کیلئے پہلے شرفا کی کوئی نصرت کی توقع</p>
<p>ہستے جو سپاہ ستم و جور کے آئے آئے بھی جوں پر سن اوس طو کے آئے</p>	<p>نہ سن طلب دہتے بہن جو اہل ظلم بہین خیر آج تو ہم آپ گرفتار بلا بہین</p>	<p>یہ سب تو ملاؤں وفا بھی مجھے دیئے پھینکا ہوں دامن کہ رضا بھی مجھے دیئے</p>

<p>۴۸۸</p> <p>میں نے فضا صحت سے جو تازی سرور میں نے الباقی کے لئے سب کو اکبریت انصاف میں دیو کا یاد رہا سودا کر خوشی تیری اسی میں ہے جو</p>	<p>۴۸۹</p> <p>باجی تری آل میں جو جسے خوشین فردوس میں نظر دلاؤں خوشین حاکم ہو سرشار ہو اور خوشین سودا کر کے وہ محل از خوشین</p>	<p>۴۹۰</p> <p>میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں</p>
<p>مداح کو مہمان کو بہادر کو مسلمان کو اویہ عیا لیکے مری صحر کو اور مہمان کو</p>	<p>وہ کیا ہے جو محتاج کو حاصل نہیں اس درگاہد اچھر کبھی سائل نہیں</p>	<p>تمام اسکا ہر بخشش یہ عنایت یہ مدد ہے رضیت میں انرا دی و فرخ کی سند ہے</p>
<p>۴۹۱</p> <p>میں نے عیا لیکے جو جان کو اور جان میں نے عیا لیکے جو جان کو اور جان میں نے عیا لیکے جو جان کو اور جان میں نے عیا لیکے جو جان کو اور جان</p>	<p>۴۹۲</p> <p>میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں</p>	<p>۴۹۳</p> <p>میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں</p>
<p>کو شہر کا اقبال و شہر جاہلو اسکو فردوس کے جہنم سے نہ کم جاہلو اسکو</p>	<p>کمرے کو کی چیز کبھی اور نہ کی ہے اک روٹی کے سائل کو کھانا و شہر کا</p>	<p>ہاتھ اکی وہ دولت جو زمانے میں نہیں ہے یہ زر کسی خاقان خستہ زمین میں ہے</p>
<p>۴۹۴</p> <p>میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں</p>	<p>۴۹۵</p> <p>میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں</p>	<p>۴۹۶</p> <p>میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں</p>
<p>سہرے سے بھاگتا کو کھانا و شہر کا یہ گھر ہے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں</p>	<p>وہ کوئی خوشی جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں اک مہر نہ تو ہے کہ سہرا کیا نہیں</p>	<p>کھنڈری ہو کہ حاکم ہو یہ ہر تہ میں نہیں اس گھر کو کی بڑھ کے سخاوت میں نہیں</p>

میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں
میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں
میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں
میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے چاہیوں

<p>۱۹۰</p> <p>نصرت ہو جب سبھی سے ممتاز چرتے قدم شاہ چکر گرد کسی بار نشد چو کی چھبکے تو رستے شہر بار فریاد خدا خافزو ناصر سے خار</p>	<p>۱۹۱</p> <p>وہ اوج و فوٹ و جل مثلاً مسکا بھٹکتا تھا کھوکھلاشن جنت قدم او مسکا منہ کی کھینچتے تھے بن دینے سید او مسکا فل تھا کہ بر بھگد جب چلا کر او مسکا</p>	<p>۱۹۲</p> <p>لاؤ نکلو او شال گے جب قیلہ عالم چو چو اتر رہے شہید مہارام جہاں کا بھی اندر وہ تھلے کچھ بھی عالم پر صوبہ کو دیکھو کہ نہ کھو جو کچھ عالم</p>
<p>دینا کے سعید و عین ترا نام ہو چکا عجی میں تجھے راحت و آرام ہو چکا مگر بھی نہ دیکھا کہ کیا کون جہاں سے</p>	<p>تھا صبح تلک ناریوین نور ہو اب تو مرو فوج سے نگار میں تھا نور ہو اب تو</p>	<p>چمک کے فرس روئے لگا فوج گران سے مگر بھی نہ دیکھا کہ کیا کون جہاں سے</p>
<p>۱۹۳</p> <p>حافظ الم صدر نہ آفت سے چاہے رب و جہان کجا و نہ چاہے نگہ نہ سول قیادت سے چاہے حافظی سے آہن کی جواہر سے چاہے</p>	<p>۱۹۴</p> <p>اشعار رعب و شہک وہ جبار کیا آپا جو ظالم او سنگ علی کا ہو جیو کیا آقا ہو اعتراف معنی کا کیا بان فوج سے کھنچے ہو جیو کیا</p>	<p>۱۹۵</p> <p>اندری مہمان شہر دین کی دلی فرقت نہ سنبھلنے کی خطا کار و دلی کس برقی گری تھی جیو کجا جیو تری ریا کیا چو نہ دیا کجا لکھی</p>
<p>گم خلد میں ناتھ آئے یہاں سے جو ضرور یہ آج کی منزل تجھے راحت سے ضرور</p>	<p>بھیجا ہو نواسے نے رسول دور کے اسی قوم ہر اول ہوین لشکر کا دور کے</p>	<p>پالی میں وہ آتش تھی کہ گھلے تھے اہل جیتے ہوئے و وزخ میں چلے جاتے تھے اہل</p>
<p>۱۹۶</p> <p>رو کر جو جہان سے تھے تھے تھے وہ ملک و تہذیب و تہذیب و تہذیب گھوڑے پھوڑے و تہذیب و تہذیب شاوی سے ہوا اور تہذیب و تہذیب</p>	<p>۱۹۷</p> <p>نہ سنتے ہی سارے تھے تھے تھے جیو و غازی کا و تہذیب و تہذیب وہی طرف آیا تہذیب و تہذیب کس تہذیب و تہذیب و تہذیب</p>	<p>۱۹۸</p> <p>چلے تھے تھے تھے تھے تھے انہو تھے تہذیب و تہذیب جو تہذیب کے دو تہذیب و تہذیب تہذیب و تہذیب و تہذیب</p>
<p>اندری خیا افہ طالع کی جبین پر آئیہ نور شہد چو کا تھا زین پر</p>	<p>کھار کے سرتن سے گرت خاک پیکار مار سے گئے لشکر کی صفین نہیں اول کار</p>	<p>لہو اچھکتی تھی صفین لشکر کین پر گھوڑے کے کہیں پاؤں نہ لگتے تھے پر</p>

<p>مرثیہ</p> <p>کھنکھناتے ہوئے جھکاؤ میں تیرا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا</p>	<p>مرثیہ</p> <p>ہر بار تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا اوشا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا</p>	<p>مرثیہ</p> <p>تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا</p>
<p>ہم جانتے ہیں کہ وہ مان کاہ سے کیا ہو جب تیرے کو غیظ آئے تو وہ باہ سے کیا ہو</p>	<p>سریا کون تھے تھے بیدار کو روکے نکرائے سے بال آگے کا سونین شکر</p>	<p>اڑو رہا کہ تلوار کئی دم تھا کہ ستہ تھا نابین تھیں کہ گھر میں کایا تھا کہ ستہ تھا</p>
<p>مرثیہ</p> <p>تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا</p>	<p>مرثیہ</p> <p>تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا</p>	<p>مرثیہ</p> <p>تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا</p>
<p>جی تو جہان تو نہیں بنایا نہیں جاتا وہاں تو کجا کجا ہے جہان نہیں جاتا</p>	<p>جور آگے مرکب ہو وہ چور کبھی ہو جور آگے مرکب ہو وہ چور کبھی ہو</p>	<p>اوس تیغ کا پھل کھانے کے لئے نہیں جاتا بیس سالہ تیغ آگے سبیل خزان جاتا</p>
<p>مرثیہ</p> <p>تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا</p>	<p>مرثیہ</p> <p>تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا</p>	<p>مرثیہ</p> <p>تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا تیرا کھنکھاتا کھنکھاتا کھنکھاتا</p>
<p>پہل او سکا نظر مندی اعلیٰ سے لاکھتا اسمین کوئی پردہ نہیں منہ لاکھتا</p>	<p>سکتے تھے ہر اک دل یہ عجیب مرثیہ چیز سے کیا او سکو جی زہ لاکھ مرثیہ</p>	<p>سر پر تھی وہ جب تک کہ عدو لو عدو کیا دخل جو بدیم لیے دم کہ بدیم دم</p>

<p>عالم بہار کا وہ چاند کیو کا چاند مجاڑ وہ بیاد کی صفوی کا وہ چاند غصے میں وہ بند بنی مجھ کو کا وہ چاند کھنکھنے کے گرد کہنوں کی کا وہ چاند</p>	<p>عالم آواز نہ دی مرنے کے ادا کا مقام بخت و وفا سنے تو چوہے کے پیر تجلا نصیب ان زور کا کھینچے تیار کیوں صورت رو باد کہہ جاؤں</p>	<p>عالم کسکے تیرے غیب میں لکھ کے دریا مساہو لشکر و بالافرا یا بہو از تیرے کپڑے اور آریا دھڑکا مغصہ کو کسب ایک مہر ہو گیا</p>
<p>مارا تھا قدم اوسے شجاعت کے چلن پر یوں گھر سے پہنچا تھا اسد جیسے ہرن</p>	<p>تو دشمن لڑتے جگر شیر حسد اسے اوس صفاتے کھل کر جواہر آتو ہرن</p>	<p>باندھے تھے گھر سے غریب دوسری پر بوجھارے وی دوست تیرے لکھی ہرن</p>
<p>عالم دشمن سے بچنے کا فرس کا تھا رہو اسے چلا دے شرف مارا دوست و چیل بل و پٹ او وہ طرا دشمن سے نظر سوخ کا اور نہ چلے</p>	<p>عالم بہرہ ہون میں او کا چوہے ہونے پیشہ نشان دیا کہ لشکر کا چوہے لو کہ کو وہ مال سے بہا دے چوہے لے اسد اور نہ ضرورت ہے چوہے</p>	<p>عالم چوہے تیرے تیرے فیس آبا لاد دشمن سے بچنے کا فرس کا تھا دشمن سے بچنے کا فرس کا تھا دشمن سے بچنے کا فرس کا تھا</p>
<p>ایسا تو سب کو فرس پر قی سفر ہو پتلی پر پروتھی تو نہ آنکھوں کو خبر ہو</p>	<p>شیش شہر قلعہ شکن ہو اسی گھر میں اوس ضرب کے سکے کا چلن ہو اسی گھر میں</p>	<p>لوخ زور و تھا کا تیرے پر شاگد فوارہ خون چھوٹے تھے ہر ہر گھر</p>
<p>عالم جنگل کی گھنگھریلے جیسے پتھر جبر کرے سحر جو انکو پکارا جائے جو کمان چھوڑے دیکھا کانا گھیر دے فرزند تیرے دشمن ہو کانا</p>	<p>عالم وہ قلب جو میں غیب میں بھجھتا کھسالت سے باہر ہو دو مری کھسالت سے باہر ہو دو مری کھسالت سے باہر ہو دو مری</p>	<p>عالم اوس حال میں تیرے تیرے جو آریا دھڑکا تیرے تیرے کھسالت سے باہر ہو دو مری کھسالت سے باہر ہو دو مری</p>
<p>دو لاکھ جان ایک کاسیر لائیں گے مان نیزے لگاؤ جو قریب مانیں گے</p>	<p>بازار کے دن کوئی نہ فرماوے گا وہ سامنے مالک کے جہنم میں جئے گا</p>	<p>بہا وقت برابر ہو اچھریل مانیں گے گھوڑے کا اشارہ تھا کہ اب چل نہیں گے</p>

<p>۱۲۱</p> <p>جس تک کہ صبا بون کا بھرتی ہو جائے خود بخود گھر کے چیلے کے بجائے کسی بے خبر کو دے اور وہ بے خبر ہو جائے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>پس پھر تو یہی ہے کہ بھلا بھلا پس پھر تو یہی ہے کہ بھلا بھلا منشا ہے کہ وہ بھلا بھلا ہو جائے</p>	<p>۱۲۳</p> <p>کیا نہ نہ وہی ہے کہ بھلا بھلا کیا نہ نہ وہی ہے کہ بھلا بھلا پس اس کے بھلا بھلا ہو جائے</p>
<p>۱۲۴</p> <p>دیکھا جو فرس نے مرا گاہ بھینس پر ادھر سے وہاں گیا کرتی زمین پر</p>	<p>۱۲۵</p> <p>یہ ماتھے کہیں بند نہیں عقدہ کشا بس دیکھا وہاں نہیں ہم اس کے گھر</p>	<p>۱۲۶</p> <p>بڑھتا نہیں یہ خوف و نظار سی پر مرا ہوں یہ مردہ بھی مرا بھاری پر</p>
<p>۱۲۷</p> <p>روتا تھا وہاں کی کب پوچھتا تھا جوفی پہنچتا ہے ہرگز گراں سر حضرت کو بھلا وہ جفا کا اور جہان کی خبریں باسیل پوچھتا تھا</p>	<p>۱۲۸</p> <p>احول اوہ ہر گز نہیں جوتھا کھلا ہے ہر گز نہیں جوتھا یہ وہی ہے کہ بھلا بھلا ہو جائے</p>	<p>۱۲۹</p> <p>رہتا جو ملا ہے وہی ہے کہ بھلا بھلا خود کو تو یہ بھلا بھلا ہو جائے</p>
<p>۱۳۰</p> <p>خادم نہیں بھلا نہیں پیرا نہیں میرا سوال کے سو کوئی سہارا نہیں میرا</p>	<p>۱۳۱</p> <p>اس وقت کوئی آگے حمایت نہیں کرتا جاہلی بھی کوئی ایسی حماقت نہیں کرتا</p>	<p>۱۳۲</p> <p>سر عرش پہ اوکھا جو رہتا میں بڑھتا ہدیے یہ ماتھے نہیں ملک گرد گھسرتا</p>
<p>۱۳۳</p> <p>آواز غلی آئی کہ اے صبا جس تک کہ صبا بون کا بھرتی ہو جائے خود بخود گھر کے چیلے کے بجائے</p>	<p>۱۳۴</p> <p>افسوس صبا افسوس عین جان لگتی سب کو کہ کوئی نہ ہے نہ بھلا بھلا جہان کی خبریں باسیل پوچھتا تھا</p>	<p>۱۳۵</p> <p>جس تک کہ صبا بون کا بھرتی ہو جائے خود بخود گھر کے چیلے کے بجائے کسی بے خبر کو دے اور وہ بے خبر ہو جائے</p>
<p>۱۳۶</p> <p>میں پاس ہوں پھر کی گھبراہٹ ہو جائے روتا ہوا صاحب بھی ترا آتا ہو جائے</p>	<p>۱۳۷</p> <p>یہاں مرتبہ سو وقت شدید نہیں ہو گیا جب لوگ سناں پر تر اس کے گھر ہو گیا</p>	<p>۱۳۸</p> <p>میں پاس ہوں پھر کی گھبراہٹ ہو جائے روتا ہوا صاحب بھی ترا آتا ہو جائے</p>

فہرست ناموں
کی موجودگی کی
میں یہود اور
نہایتی اور گونا
گونا گونا گونا

<p>۱۳۱۱</p> <p>مردمان کو کس طرح کی توقع نہ کرے مردان کو دم و جسم کی توقع نہ کرے مردان کو کرب و محنت و دوا نہ کرے کیا ہونے کا رن کے دو چالیں نہ کرے</p>	<p>۱۳۱۲</p> <p>آمد و رفت کی کیا پوچھو گے لاشے کی کیا راحت جان اسدا بجی ہو تو تپتا تھا وہ صفت کا کونو مجانے ہے کچھ کر کے کیا شہ نہ بجا</p>	<p>۱۳۱۳</p> <p>ختم کی کیا پوچھو گے چھپا ہوا مردان میں ایسی فتنہ کی توقع نہ کرے بیجا ہو چالی شہ صاحب شری فدا کر نور الہی کی زیارت دم و آخر</p>
<p>۱۳۱۴</p> <p>گر کسی خود و سر کو پہنچاتے نہ ہر گز مردان کو کبھی بچاتے پہلے نہ دیکھا</p>	<p>۱۳۱۵</p> <p>مکڑی سے ہر بدن انہری بکالے میں بھائی لے ہوش میں آکاش پر ہر کسب میں بھائی</p>	<p>۱۳۱۶</p> <p>دیکھ اپنے مشق انکھ کو کیوں بکے ہو فرز و بی بی ستر گودی میں لے ہو</p>
<p>۱۳۱۷</p> <p>لنگھانہ مشق کی بچی بچہ بچہ دفعہ شرا مسکن کی بچی بچہ بچہ کیا غم نہ لاشے پہ بھائی نہ بچہ زاوٹے مبارک پہ بچہ بچہ</p>	<p>۱۳۱۸</p> <p>کچھ بچے وقت کو کار و خرد لاو فون پر بچے غم سے بکلا کی خرد لاو کچھ بچے زاوٹے سر و سر و خرد لاو نزدیک پر غلیہ سر و سر و خرد لاو</p>	<p>۱۳۱۹</p> <p>سکستہ صدمہ بچہ بچہ بچہ سکستہ صدمہ بچہ بچہ بچہ جلد ہی قدم شاہ بچہ بچہ بچہ صلت سے اٹھانے کو بچہ بچہ</p>
<p>۱۳۲۰</p> <p>تو قریب و دین مجھے آج ملیکی جب تیر پیر ہوگا تو معراج ملیکی</p>	<p>۱۳۲۱</p> <p>پھر بعد ملاقات نہ صحبت ہوئی بھائی جی بھر کے نہ دیکھا تھا کہ فرق نہ ہوئی</p>	<p>۱۳۲۲</p> <p>تکلیف تیر زانو کا میسر ہوا آقا وزنہ بھائی اب مہر منور ہوا آقا</p>
<p>۱۳۲۳</p> <p>گشت ہو گیا تیرا کچھ جو بکلا مجانے تو اسکا کیا کار و خرد مجانے تو اسکا کیا کار و خرد مجانے تو اسکا کیا کار و خرد</p>	<p>۱۳۲۴</p> <p>کچھ بات کر دیو و فادار بھائی او عالم غیب کے مدد کار بھائی اصف قلندر او صفر و صبر بھائی تاخیر و تیرے لعل بھائی</p>	<p>۱۳۲۵</p> <p>غش ہو گیا تیرا کچھ جو بکلا مجانے تو اسکا کیا کار و خرد مجانے تو اسکا کیا کار و خرد مجانے تو اسکا کیا کار و خرد</p>
<p>۱۳۲۶</p> <p>او مجھے کی نہیں ضرب ہولی اہل ولی کی دیکھو کمین بکلی ہر گز تیغ ظلی کی</p>	<p>۱۳۲۷</p> <p>رتبہ ہو ترا سب سے دو بالا شہدین اکدن تیرے حقے کا ہوا ایم غرضین</p>	<p>۱۳۲۸</p> <p>شہید کا جو دوست وہ پیا لہری کا تو آج سے کمان ہو رسول غزنی کا</p>

<p>۴۱ برگور آمد فرج شاہ میں برگور آمد فرج شاہ میں برگور آمد فرج شاہ میں برگور آمد فرج شاہ میں</p>	<p>۴۲ پہنچا جیل میں پہنچا جیل میں پہنچا جیل میں پہنچا جیل میں</p>	<p>۴۳ وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی</p>
<p>۴۴ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۴۵ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۴۶ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>
<p>۴۷ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۴۸ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۴۹ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>
<p>۵۰ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۵۱ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۵۲ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>
<p>۵۳ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۵۴ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۵۵ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>
<p>۵۶ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۵۷ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>	<p>۵۸ ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی ابن عربیہ کی</p>

<p>۱۰ سب کا سینہ ہوا شہرِ ابرو سے جبار ہے لازم ہے ہر طرفِ راضی و خدار ہے دلیکے فیضِ حق سے سدا بخش ہے ترتیب و اصنافِ رحمت پر سایہ ہے</p>	<p>۱۱ فرمانِ وحی سے بیانِ شہین کی منہ جبار خود چنگا کر رہتے ہیں ہر طرفِ جبار اکبر سے سلسلہ کی کینے میں جبار میرا ہی چاکر کہ گم نہ کیا رو سدا جبار</p>	<p>۱۲ خدا کریم کا کھڑا سرِ سرخ و سرخوش چپے میں دو منہ اور جوارانِ دل و جوش جہاں کا بخیر و بے کجی کجی کجی جو جہنم میں لاشیں لیں کجی کجی</p>
<p>۱۳ گر ہو تو متوجہ پرست کے دامن پر ماتم ہو ساتھ اوس ولی کا دست کہ خدا کے قلم ہو</p>	<p>۱۴ ایسے کی پیشوا کی کو چانا تو اس ہو لاکھوں ابد و نین یک جہ ہو کتاب ہو</p>	<p>۱۵ انجام کا خیال ہوا کیاں کا درد ہو رعشہ تمام جسم میں اور رنگ زرد ہو</p>
<p>۱۶ جو بدلتی ہیں جہاں میں وہ کھینچیں نام ہو وہ بڑا احسان دیتے ہیں جہاں کجی کا نام ہو ہو تو ان دن سے فوج کا نغزہ امام ہو قوتِ ان کو حسین علیہ السلام ہو</p>	<p>۱۷ کہتا ہے ہر طرفِ حق و حق اس کا نام ہو خود تیری شہیدِ حقانہ اس کا نام ہو ناجی اس کے جہنم جہاں ہو جس کا نام ہو روپیہ ان جہاں کی جہاں ہو جس کا نام ہو</p>	<p>۱۸ کیونکہ انکے انکھوتے کہتا ہے آہ کہیں یہ مصطفیٰ کے مال کا سونے کا چھانچا نہ کہ جس کے سبب کھلتے ہیں سینے و استباہ نفسِ کبر کا لڑنے سے بچا چکا یا آہ</p>
<p>۱۹ انسان کہو کہ وقت کو پاتا نہیں کبھی ہو دم گذر گیا وہ پھر آتا نہیں کبھی</p>	<p>۲۰ کیونکہ کون کون عمر میں نہ اس خوش حال کو جسے حسین کے لیے چھوڑا خیال کو</p>	<p>۲۱ نچو بہ ہون چکل ہون شہرِ شہرین سے کیا جانتا تھا میں کہ روئے حسین سے</p>
<p>۲۲ پہنچا تھا تو وہ حال سنو اور طوطی کا گنگ پوچھا اس پر نام ہو سب مستعد جب گنگ جہاں سے ہیں وہاں ہو اہلِ بد و گنگ خدا کو کہ کیاں روٹی میں بد و گنگ</p>	<p>۲۳ پہنچا تھا تو وہ حال سنو اور طوطی کا گنگ پوچھا اس پر نام ہو سب مستعد جب گنگ جہاں سے ہیں وہاں ہو اہلِ بد و گنگ خدا کو کہ کیاں روٹی میں بد و گنگ</p>	<p>۲۴ بڑا کہ اگر کران بیان کو تو جو بد و گنگ کہتا ہے شہرِ شہرین سے شہرِ شہرین سے یہ کیا خطا ہو ورنہ اور اس کے شہر خدا کا تو جہنم پر کو میں کا گنگ</p>
<p>۲۵ دنیا میں ان لوگوں پر چشمِ نبی کو نہ پائیگا انہیں بعد عصر کسی کو نہ پائیگا</p>	<p>۲۶ وہ ہیں ایسے ملک کو رسیاں شہر میں پہل بر جو پونے جانبِ فوجِ امام میں</p>	<p>۲۷ کیا پاس کے نہیں دل جان پہنچوں گا بیدار و چہرہ نہ جائے کلچر رسول کا</p>

سہ ماہی نوری

<p>۱۹۸ کی غرض اس امر میں ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں اس سے مراد ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں اس سے مراد ہے کہ جو کچھ</p>	<p>۱۹۷ اس کے لئے کہ جو کچھ لکھتے ہیں اس کے لئے کہ جو کچھ لکھتے ہیں اس کے لئے کہ جو کچھ لکھتے ہیں</p>	<p>۱۹۶ قریب ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں قریب ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں قریب ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں</p>
<p>وہ فکر کر کہ فوج کا کچھ بندہ آپس میں اور وہ تو غصہ کی لگ</p>	<p>ایسا بیان اس میں کہ جو کچھ لکھتے ہیں عاقبت اگر وہ تو تو بت دے کہ جو کچھ لکھتے ہیں</p>	<p>وہ فکر کر کہ فوج کا کچھ بندہ آپس میں اور وہ تو غصہ کی لگ</p>
<p>۱۹۵ سادات پر بھی نہیں غصہ نہ ہو بیچو بیچو بیچو بیچو بیچو</p>	<p>۱۹۴ کہ جو کچھ لکھتے ہیں اس سے مراد ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں اس سے مراد ہے</p>	<p>۱۹۳ غل کی ایک کھیتی جو کہ جو کچھ لکھتے ہیں بالائے فرق جس کی کھیتی جو کہ جو کچھ لکھتے ہیں</p>
<p>۱۹۲ سب ایک سول ہیں قتل نہ شہرین کو وہ اپنی جان دیتا ہر نام حسین کو</p>	<p>۱۹۱ پالی کیا ہو بندہ امام سعید پر دشمن ہوا آل نیک کا لعنت نیک پر</p>	<p>۱۹۰ غرہ خلیفہ کیا کو جو کچھ لکھتے ہیں سیاہ ہزار ڈھال کا تھکا سیاہ پر</p>
<p>۱۸۹ جو کچھ لکھتے ہیں اس سے مراد ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں اس سے مراد ہے</p>	<p>۱۸۸ کہ جو کچھ لکھتے ہیں اس سے مراد ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں اس سے مراد ہے</p>	<p>۱۸۷ غل کی ایک کھیتی جو کہ جو کچھ لکھتے ہیں بالائے فرق جس کی کھیتی جو کہ جو کچھ لکھتے ہیں</p>
<p>۱۸۶ یہ غرض ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں یہ غرض ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں</p>	<p>۱۸۵ یہ غرض ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں یہ غرض ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں</p>	<p>۱۸۴ یہ غرض ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں یہ غرض ہے کہ جو کچھ لکھتے ہیں</p>

<p>۳۴۴ سوچا اگر تو قافلِ مرثیہ پر شب ہو دوزخی جو سحر کا لگا رہا شب ہر دم خدا کا یوں تو خدا وار رہا شب شرم نہ کہ خیر قافلِ محنت رہا شب</p>	<p>۳۴۵ ہر دم ہو دلینا کو کونیاں کی مثال جہان کے گھر سے ملائین خیاں تو کہہ کر دیکھ وہ جہاں خصال جس کی تیا کرتے نہ ہیں بیان کو مثال</p>	<p>۳۴۶ لالچ کی کھدوت کی کاخ سے لے کر کچھ کو تو دخل کوئی باقی رہا کچھ اوس شے کی کوئی کو سلاطین سے صلیب طلبا ملن دولت یگان کو کچھ</p>
<p>ایمان کا فیض ربِ عالم کی طرف سے ہے شر اس طرف سے خیر خدا کی طرف سے ہے</p>	<p>دنیا میں اک عالم کی گائی نور عین ہے جو مصطفیٰ کی جان ہے یہ وہ حسین ہے</p>	<p>دنیا میں کیا نہیں کہہ رہے یا نہ تو ہے وہ کام کر کے جا کہ سدا آبرو ہے</p>
<p>۳۴۷ کتنے ہی تشریف میں تیرے جگمگاتے کتنوں نے دل سے جو کیا وعدہ اس کتنوں کی جو فوج کو تیرے ہی شکست کتنے ہو گئے ہیں تیرے خدا پرست</p>	<p>۳۴۸ حاکم کی خدمت میں تیرے چاہیے روح رسولِ حق سے چاہیے پر دینے پر ہو وہ چاہیے ادا دینے کا اس چاہیے</p>	<p>۳۴۹ اس کا کو پسِ حوریت اسلام چاہیے عقیقہ جی جیو جیو ہو وہ کام چاہیے منہ پر شکرِ اکبر ہو وہ کام چاہیے جو صلیب کی دین ہو وہ کام چاہیے</p>
<p>احوال مختلف ہو شقی و سعید کا عاشق کوئی حسین کا کوئی یزید کا</p>	<p>جو اپنے گھر میں آئے اسے گھر نہیں جہاں لگے پہ چھری پھیرنے نہیں</p>	<p>فیضِ محبت تیرے نامی انصیب ہو گر ہو تو پنجتن کی غلامی انصیب ہو</p>
<p>۳۵۰ لے آئے نیک یہ بڑے بڑے گریہ فرزندِ طاہر کے ہونچے کوئی گریہ پانی سا فرزندِ پیرا کوئی بند واقف تھا قصور ہو وہ شاہِ اجنب</p>	<p>۳۵۱ سماں کی کوئی آواز نہ پہنچاں دیکھ کر آج جانِ سخت دل میں چلاں نہ ملک جبکہ پاس نہ دولت نہ زوال سید عیال دار سدا فخر نہ چلاں</p>	<p>۳۵۲ کیا حاکم کی فوج کا عہد تھا یہ عہد نہ تھا وہاں شہرِ شہر تھا نادر دیر میں جہاں ملک نہ تھا دنیا پرست و داعی و بی بی نہ تھا</p>
<p>اوسست عقل پاس بھی جگہ کسی کا ہے مجرم بھی ہو اگر تو نواسا ہی کا ہے</p>	<p>کیا جانے یہ ستم کیونکر پسند ہے سولہ بہرے آبِ روان اوسہ بند ہے</p>	<p>وزرات اوسکو شغلِ تشریب و غنا کا ہے شیطان کا طمع و عادی زنا کا ہے</p>

[illegible]

<p>مرثیہ دور دور دکن لگا کر خل علی بنی قریبہ وہ راہ مل گئی تھی گھر دکن اب تو کتبہ چوہدری کے ہو</p>	<p>مرثیہ لازم ہے میری زمین گم نہ رہے برسوں پہلے کہ وقت غلامین میں دست کے تم چھپو میں پکارا ہوں کس نے مجھے نام غلام کا دل لے لیا</p>	<p>مرثیہ روٹی یہ استفادہ کرنے سے فیض شاہ خل تھا عجیب صاحب جان ہو راہ وہ اکبر نے دی صد کوئی اور نہ کسی اوتھنے فرس جلد شہشاہ کی چاہ</p>
<p>مرثیہ حسن باحسین احسان خدا کا ہو ناخنوں کو باندھو سامنا مشک کا ہو</p>	<p>مرثیہ ڈالا تھا مانتہ کیون تہہ الا کی گائیں میری یہی سزا ہے کہ جاو دو گائیں</p>	<p>مرثیہ مشتاق ہو کے دہر زمر الہا ہو قطر کی پیشوا کی کو دریا روان ہو</p>
<p>مرثیہ کے لئے راہ رواں کا اور کوئی کوڑو نہیں کہ کھیلے تیار ہو بندھے جو ماتھے کھلے پانچ ارسل پھر کر خبری پکارا جیسے</p>	<p>مرثیہ دکن لگاؤں پہ کرو چھپو راضی ہوں کہ غلامی میں کچا دو دو کچا کچا کچا پاں کر دین کچا کچا کچا</p>	<p>مرثیہ چھیلے تاقہ پانچے شہشاہ قدوسہ فرس و دکن کے کچا کچا کچا کچا کچا کچا کچا جانی تیرے کچا کچا کچا</p>
<p>مرثیہ اصحابو غلام کو آلے کی راہ دو صدقہ محمد عزلی کا پناہ دو</p>	<p>مرثیہ رستی بندھی ہو پاؤں اور تپہ سہرو یہ سب قبول ہو یہ عذاب سفر ہو</p>	<p>مرثیہ تو سہلین ہو کیلے میں شرمسار ہو اوٹ کر گئے تو مل کہ بہت برقعہ رہو</p>
<p>مرثیہ انداز کا مقام کیا رو مدد کرو مفسر ہوں ای قاتل زار مدد کرو شیر خاں شہید کی پناہ مدد کرو اعوش کی پناہ مدد کرو</p>	<p>مرثیہ میں یوں غلام لگاؤں کہ راضی ہوں خواہ قتل کرو خواہ چھپو جو کچا کچا کچا کچا کچا کچا کچا کچا کچا</p>	<p>مرثیہ دیانت کر کے دیوین کچا کچا میدان چھپو نیند کچا کچا دیر خاں کچا کچا کچا کچا میری چھپو جان کچا کچا</p>
<p>مرثیہ دین پرور وہ اب کا ماتھو نے کام ہو عاصی کی ڈوبتی ہوئی گشتی کو تھام ہو</p>	<p>مرثیہ ارمان ہم صبر ہو کیا حسرت نکال دو سر کا کر حسین کے قدم چال دو</p>	<p>مرثیہ موجود رہی کو خیر وقت یاس تھے گودو رہا حسین علی سیر یاس تھے</p>

<p>۳۲۰ کیونکہ تیرے بانی پر تو نے ایک جلیں دل کو کھول کے رکھا و ادنیٰ ہے صاف برین علی کا دل کہ تو پرست قصور سے سب کو بھل</p>	<p>۳۲۱ چو کہنے کھولے نہ دینا دکھائے اور او کسی منفعت کی دعا کا دکھائے مگر جو جی نے پوچھ پچھتا کہ تیرے پیر بولے کہ تو تو تراب کھائے</p>	<p>۳۲۲ داخل ہو جو لکھتے دین دنیا و دنیا شے کے سے تیرے جو ان میں ہر وقت خدا پر دانی ہے تیرے میں وہ دنیا غل خط و نشان نصیب ہے ملک اس</p>
<p>کیونکہ بگڑا تھی دہشت فار مجسم ہو بجائی خدا کی ذات غفور و رحیم ہو</p>	<p>جاری ہو فیض خانہ رب جلیل میں حصہ ہو پیر اہل دین اور سلسل میں</p>	<p>بجائی ارم سے حضرت پیر کہتے ہیں بخت اس کو کہتے ہیں اسے تقدیر کہتے ہیں</p>
<p>۳۲۳ کیونکہ گناہ ہو گیا بیاہر تو بے عباد و سبکی برائی پر آرزو کافی بنانا اشک کا ہو کر خبیثہ تو جو رحمت خدا سے دعا لے رہا ہو</p>	<p>۳۲۴ جان آئی تیرے میں نے جو کچھ بچا رکھ کر غلام اس الطاف کے نشہ ہو آ رہا وہ جو صدمے میں لگا رہا تو افتاب فیض پر اور نور کو رہا</p>	<p>۳۲۵ نکا ہو چھینچھین لگے اس سپاہ سے دشمن بن کر گیا تیرے آگے آتے پاکسی رفت سے حبیب فقیہان نے نشہ کی غور نہ غرض خدا پر عالم بچا ہے</p>
<p>ناجی ہو او کسی راہ میں جو خاک ہو گیا دریا سے جو قریب ہو اپاک ہو گیا</p>	<p>قرآن یا حسین اتے حسن پاک کے پیر تو سے مہر کر و یاد تے کو خاک کے</p>	<p>مولا ابھی کسی کو نہ اذن و طاعت ملے پہلے نہ غلام کو رن کی رضا ملے</p>
<p>۳۲۶ تو تو شرابان خدا پران چھین جو تو شراباں خدا پران چھین تو تو شراباں خدا پران چھین تو تو شراباں خدا پران چھین</p>	<p>۳۲۷ تو تو شراباں خدا پران چھین تو تو شراباں خدا پران چھین تو تو شراباں خدا پران چھین تو تو شراباں خدا پران چھین</p>	<p>۳۲۸ تو تو شراباں خدا پران چھین تو تو شراباں خدا پران چھین تو تو شراباں خدا پران چھین تو تو شراباں خدا پران چھین</p>
<p>تو ہوئے اور گلشن جنت کی سپہ میری بھی یہ دعا کہ عقی بنی ہو</p>	<p>دیکھو رسول حق کے نواسے کی شان کو لانا ہو کس خوشی سے سخی میمان کو</p>	<p>دشوار ہو یہ زخم بر چھی کی لوک کے جانا سپاہ سے سہل نہیں ہو روک کے</p>

<p>۵۷۱ میں کیا کہوں جو کہ میری ساری مخصوص ہو جس کیس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>	<p>۵۷۲ وہی کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>	<p>۵۷۳ میں نے کیا کہوں جو کہ میری مخصوص ہو جس کیس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>
<p>مفسر ہوں کہ جس کے یہ سب پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>	<p>ہم ہیں ہمارے کو طبعی زلیہ ہوتے ہم ہیں ہمارے کو طبعی زلیہ ہوتے ہم ہیں ہمارے کو طبعی زلیہ ہوتے ہم ہیں ہمارے کو طبعی زلیہ ہوتے</p>	<p>پہلے کا ذکر اب نہیں وہ بات اور تھی یہ صحبت اور یہ وہ ملاقات اور تھی یہ صحبت اور یہ وہ ملاقات اور تھی یہ صحبت اور یہ وہ ملاقات اور تھی</p>
<p>۵۷۴ میں نے کیا کہوں جو کہ میری مخصوص ہو جس کیس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>	<p>۵۷۵ میں نے کیا کہوں جو کہ میری مخصوص ہو جس کیس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>	<p>۵۷۶ میں نے کیا کہوں جو کہ میری مخصوص ہو جس کیس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>
<p>باہر جو غل غلا رخصت مہمان شاہ کا سیدائین مہمان شہر تھا فریاد و آہ کا سیدائین مہمان شہر تھا فریاد و آہ کا سیدائین مہمان شہر تھا فریاد و آہ کا</p>	<p>۵۷۷ میں نے کیا کہوں جو کہ میری مخصوص ہو جس کیس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>	<p>دل کو یہ آرزو کہ دشمنوں سے چور ہوں عزت ہو کہ ہر اول فوج حضور ہوں عزت ہو کہ ہر اول فوج حضور ہوں عزت ہو کہ ہر اول فوج حضور ہوں</p>
<p>۵۷۸ میں نے کیا کہوں جو کہ میری مخصوص ہو جس کیس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>	<p>۵۷۹ میں نے کیا کہوں جو کہ میری مخصوص ہو جس کیس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>	<p>۵۸۰ میں نے کیا کہوں جو کہ میری مخصوص ہو جس کیس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے پتہ دیا وہاں کہ جس کو میں نے</p>
<p>مہمان ہوا جس میں کل اس رنج و مایوس فاقہ کشو کا ساتھ دیا جو کہ پاس فاقہ کشو کا ساتھ دیا جو کہ پاس فاقہ کشو کا ساتھ دیا جو کہ پاس</p>	<p>طوفان میں ہوا جس میں اب اسیر کا لے دو وہ کہیں کہیں گیا یہ صغیر کا لے دو وہ کہیں کہیں گیا یہ صغیر کا لے دو وہ کہیں کہیں گیا یہ صغیر کا</p>	<p>پانی بہا کہ ایک وہ لذت اور حنائی کا سین کی نعمت کا مہر اچھول جائیگا سین کی نعمت کا مہر اچھول جائیگا سین کی نعمت کا مہر اچھول جائیگا</p>

<p>۱۰۰</p> <p>گاہ کی کج خلقی سے فتنہ اضطراب چادر قدم سے اور سچ پاک پوچھا کی غرض نام و عالم و فکر سے تپ رہی ہے یہاں کو دعا بست اور اب</p>	<p>۱۰۱</p> <p>یہ عرض کر کے شہید چاہا جو پختہ ہو شمل برق لگا اور کیا سینے میں لفتش شہر میں چلے پہلوں پر دھڑکتے ہیں</p>	<p>۱۰۲</p> <p>یوں بات تو میں نے نہ تھی کہ اتر کر ہے یہ لفظ چوں غنیمت جا رہا سینہ کشادہ اور رگ گل جاوے کہ بھگت غزالت کلمہ شیر کی</p>
<p>۱۰۳</p> <p>اونکھائی ہو کام جو نوش اعتقاد میں زمرہ کی ہو میں بیٹیاں سلپانے شاد میں فرمایا کہ اور شکر باری کے شکر چوہڑائی کی ہو میں کیوں چھپ ہو کیا ارادہ ہے سید و سیاہ افتخار جاوے کہ سید بر بگیاہ</p>	<p>۱۰۴</p> <p>کیونکہ تو شہر میں دھڑکتے ہو پہلوں پر دھڑکتے ہو اور کیا تو تون و فتنہ کی غنیمت جو ہے جو ہے غنیمت ہے جاوے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>پلوں کے بال تو سیاہ و سحر و سحر یہ دین سب کا کچھ چم فتنہ جو ہے جو ہے دین کی دولت سے جو ہے جو ہے دین کی دولت سے</p>
<p>۱۰۶</p> <p>بستی محمد عربی کی اور جہاں ہے پیر و سیدین حسین سے شریف چھپ نور و شرف سے اور کیا نور و شرف سے اور کیا</p>	<p>۱۰۷</p> <p>جاتا ہو یوں جہاد کو اہل نفاق سے بیل چہن میں جاتی ہو حیل اشتیاق سے وہ تو فتنہ دست جری میں کہ لا مارا بیل ہے کہ سب کچھ کاش</p>	<p>۱۰۸</p> <p>سینے میں رگ کفر جو تھا دور ہو گیا نور و شرف سے اور کیا نور و شرف سے اور کیا نور و شرف سے اور کیا</p>
<p>۱۰۹</p> <p>نور و شرف سے اور کیا نور و شرف سے اور کیا نور و شرف سے اور کیا نور و شرف سے اور کیا</p>	<p>۱۱۰</p> <p>بیل چہن میں جاتی ہو حیل اشتیاق سے وہ تو فتنہ دست جری میں کہ لا مارا بیل ہے کہ سب کچھ کاش بیل ہے کہ سب کچھ کاش</p>	<p>۱۱۱</p> <p>بیل چہن میں جاتی ہو حیل اشتیاق سے وہ تو فتنہ دست جری میں کہ لا مارا بیل ہے کہ سب کچھ کاش بیل ہے کہ سب کچھ کاش</p>

<p>۱۰۱ اک سر مستین کو دین کا اسیر مین ابن قاضی کا ہون ان کی تیر پہلے بوجھ سے پود لوں گے کمان میں یہ سرفروزی میری نے نہایت شہساز نے لپی</p>	<p>۱۰۲ کونو کے سر لڑا دے ایک ایک مین ماراوت میری جب پایہ زار مین پہل میں تھی نہ جان دوں نہ لڑ مین وٹی ہوئی میں بھین بھین چلا کر قتل مین</p>	<p>۱۰۳ پوچھ دو دھڑکے تیر میں او دھڑکی عقبت کو سسکے کوں کس کو کس کی وہ دو دو ایسا اور طرف غوغائی غول لگائے مابھی جس طرح غائی</p>
<p>۱۰۴ اک صاعقہ گر کہ ضیاء فلک گئی ابر سپاہ شام میں بجلی چمک گئی</p>	<p>۱۰۵ سرخس چھین کے جو نشان میں ہو مرد نکامانا نہیں مرد نکام ہو</p>	<p>۱۰۶ کونہی جو مثل برق شر بار اٹھ مین وریا اہو کا پیر گئی چار ماتھ مین</p>
<p>۱۰۷ قادی اور شکر لادو دھڑکے تیر میں سفر طرک کا طرح صفین کی صفین تلوار میں چھ چھپانے لکین ہر جہاں مناضین خال اتر کی سب کا بھٹ مین</p>	<p>۱۰۸ لوتی ہو وہ جو خاص غلام مام ہو گرتی ہو برق شعلہ نشان قتل مام ہو جگمگین کمان کو زندقہ پیام ہو تاری ہو تھی گوتے کرتی مام ہو</p>	<p>۱۰۹ خون تلخ تیغ صدم حلق جلیجی اوس غول میں نہ غل ابرق اجلیجی جس صفت چسپاں گری ہو جلیجی کس آن میں میں بوجھ سے چسپاں جلیجی</p>
<p>۱۱۰ روپوش مردان جہان دیدہ ہو گئے ڈھالوں کے پھول برگ خزان دیدہ ہو گئے</p>	<p>۱۱۱ شعلہ اوتھے میں اکش شمشیر تیر کے دو زخ کھلا ہو نہ میں کوپے گریز کے</p>	<p>۱۱۲ ہتھاقہ حق کا طور جبری کی جدال میں کشتوں کے بشتے ہو گئے دشت قتال میں</p>
<p>۱۱۳ غصے میں جب شوخی نہ دنا دھڑکی زور نہ چڑھو جیہ تھا سر لڑا دھڑکی آج بھی ادھڑکی لڑا او دھڑکی قادی ہوئی بیصف وہ پر غوغائی</p>	<p>۱۱۴ کرتی تھی تیغ تیری جہاں تھی کرتی تھی تیغ تیری جہاں تھی کوئی تیرپا لڑا کوئی تھا موٹی کچھ سمجھ میں برق مین مطلقا تھی</p>	<p>۱۱۵ خار دے کر لاکا چھان کر دیا جس بخش تھی دلو وہ جان کر دیا جارد بے جا کے تیغ نے سن کھا کر دیا موتیہ زمین دوسن صاف کر دیا</p>
<p>۱۱۶ سارے علم زمین یہ گرتے کانپ کانپ شیخین زمین تیر شاہان میں نہ کھانپ</p>	<p>۱۱۷ سہر دم نہی تھی چال جدان قتال میں مشرق میں مغرب تھی جنوبی شمال میں</p>	<p>۱۱۸ کس صفت میں کس پر میں جڑا و فانی کونوں زمین پہ فوج شمع کا پتا نہ تھا</p>

<p>۱۱۱ مانند جبریل است ای کی بر سر کس چکن کبیدین مجسمه سپیدی اور کف کس جلیبی سی و مسیحا رس چپ چپ کس راکب کس پیرا تو زبردور کس</p>	<p>۱۱۲ سکڑش بہت شمشاد شمشاد شمشاد پڑنے نہ تھی نہ قدر انداز نے نظیر سجارت کدھر ہو جو اونٹ گشتہ کدھر دو شاخ کی کئی تین چوہو کوئی پتہ</p>	<p>۱۱۳ یابی شکست فاش تو سخت کو تال کس چوچہ غصہ سب تھی و کس کو سنبھال دو تین ماہر سبیک کے صلے نہ حال پھل چمچ کا اور دیا اور پھول چال</p>
<p>اولیٰ نہ تو یونین نہ پاکھر نہ زمین وہ خاک پیر گریہ در آئی زمین میں</p>	<p>دیکھیں تو کسے فوج کے سکڑش بھگا کس کتنے خندنگا کسے تو دس لگا دیے</p>	<p>دشمن بہ کر کے رکتی ہر تیغ اجل کہیں قبضہ کہیں تھات تیغ سنگر کا پھل کہیں</p>
<p>۱۱۴ قربان تیغ شمشاد ترش و ترش چھوڑا نہ سر سپرد کسی شمشاد چپکے زمین سے کبیر دون جبر شمشاد چپکے نہ غصہ تھے کسی عالم کی لاش</p>	<p>۱۱۵ چالا بلال کے تیغ سے کس سپاون بھیا ماسیہ تھا کہ کھالے زبان بھیا چالا بھیا تھا کہ صر و جوان بھیا نصرت کیا لو تو تم را کہ ان بھیا</p>	<p>۱۱۶ کر کران اوٹلے پکارا وہ ناچار اس ضرب کو تو کس تو اس سرور مدار آیا تھا کہ متصل کسے کہ ایک بار روکے اس کا اور کیا صلیب پچار</p>
<p>دستا نو کلو اور اگلی ڈھا لو کی اوٹ میں چار آئینہ کو چار کیا ایک چوٹ میں</p>	<p>غازی نے جنگ کا ہنسنا سو کدھا دیا مانند گلک نیزہ خقی اوڑا دیا</p>	<p>میٹھی جو ضرب تیغ دلاور عسود پر نشل خیار کا کسے صاف آئی ہو پر</p>
<p>۱۱۷ نعرہ تھلان لٹکے لوٹی جوانوں منظو جبریل سے اس جانوں سپاہیانہ نوجوان آئے جو شہر بان کو جابلوئی کھینچیں تھم سنان کلاں کو</p>	<p>۱۱۸ چوہو جان کو لیکے بھیا جو بھیا آواز دی اجل نے کہ ان کا کسے اللہ سے جبر کی راہ کی کا بندوبست سب ایک ماہر میں آئے کو چھاننا دے</p>	<p>۱۱۹ دو کسے خود کھانے سرک اوڑی سرک کے کھانے کے تیک ادھی تو لیا شال عقی جبریل اور کس لیکے جو صفت کسے اور کس</p>
<p>غیرت ہو کسی کو تو پھر کیا ورنگ ہو یاں گوی ہو دویسی سپیدان جنگ ہو</p>	<p>آگ لگی وہ تیغ عیب رنگ ڈھنگ سے چمکے کھانے اور گیا اور پر خندنگ سے</p>	<p>زمین سے لڑکی نہنگ سے نہ زیر پرست یوسہ دیا زمین پہ او تر کر سہرست</p>

۱۲۱
ہو کر کس کو کس کی بابت
اے دربار میں کس کی غنوار حیا
سختی ہو جس کے ہر ایک لفظ پر ہوا و ما
کرتے ہیں آپ قیاد عالم قریب

۱۲۲
کجکلیاں تھیں کس کی چلتی تھیں
سرسر پر کس کی شینج آبدار
نہ فتنے نہ فتنے پر ہوا و ما
گھوڑے سے کر کے اٹھ چکا راجہ

۱۲۳
اے صد فاطمہ کس کی بابت
مہربن کس کی بابت
چلتا تھا دستے سے تو یہ بے صدا
ویدو ہی پر لاوا لاشہ کو کس کی

۱۲۴
لاکھوں کو دے شکست کسی کا جگر یہ ہر
واند فاطمہ کی دعا کا اثر یہ ہر

۱۲۵
خمنج کھنچے ہوئے ہیں اجل سرپائی ہر
ای دلبر غلامی ہم شکست لائی ہر

۱۲۶
زہرا کی بیٹیاں خرویشان کو روئنگی
سید انیان احمد کے مہمان کو روئنگی

۱۲۷
بولیے ناخ جو شکستہ صفدر چری
کیونکر نہ آفتاب کے تیرے چری
سوراج پاتے ہیں غلاموں کی بتری
صفدر حسین کی ہر جگہ جگہ پر

۱۲۸
قادر و جبار نے ہا ہا ہا اب آئے
وقت اخیر کو نہ دلا اب آئے
و دشمن ہیں سب غلام ہر آئے
مولا اب آئے سے آفتاب آئے

۱۲۹
پوچھتے ہیں کس کی بابت
اک آہ کے گھر پر یہ حضرت کے بابت
و نہ تو یہ جو شاہ کی آواز دوسراں
قد و پیر کو جینا لکے تو جانا خود

۱۳۰
حق رکائیات ہر عالم پہ ہر
غفلین جس کے سر پر کجوا و شاہ ہر

۱۳۱
زخمی رگیں جو کھینچتی ہیں حد نہ ہوا
سختی اجل کی سہل کرو یہ مہمان پر

۱۳۲
دیکھو اجو وہ اٹا ہوا چہرہ عمار سے
زانو پر سر کو رکھ لپا حضرت کے پیادے

۱۳۳
کس کی بابت کس کی بابت
مارا کس کی بابت کس کی بابت
نہ تو یہ کس کی بابت کس کی بابت
کس کی بابت کس کی بابت

۱۳۴
دور سے کہنے کی طرف شاہ قیاد
جہاں نہ مضطر ہو کھنچ کر دل معین
و تیرے حال کو تو کس کی بابت
آئی صد اعظمی کی بابت

۱۳۵
پوچھتے ہیں کس کی بابت
روماں فاطمہ کو بے شے شے
و کس کی بابت کس کی بابت
کس کی بابت کس کی بابت

۱۳۶
صدے سے دم کو کس کی بابت
میں جاسکے کہ وہ نہ چھوڑے

۱۳۷
آتے ہیں آج صحر کی ملک پیشوائی کو
کند و کہ ہم بھی آتے ہیں شکست لائی

۱۳۸
ایسا کسی شہید کو تیرہ نہیں ملا
مرنے سے پہلے قلم خلد ہر میں ملا

<p>۱۲۱ خون بند ہو گیا تو بیاوردہ مادر او جوش پیمانی و شرباوت ر لکڑی صابن چاہی و شرباوت ر دیکھا جناب قبلہ و بعد قبلہ پیار</p>	<p>۱۲۲ شہزادہ نے کہا وہ نہ بنے گا جیغے میں بیا بیا و شرباوت ر او ورتے کی مری مادر میں بیچے میں بلبیت کھٹے سر میں</p>	<p>۱۲۳ لاشہ اٹھا کے لکے چکے عجب تاسور تھے ساق و ساق و ساق و ساق رستہ لکڑی عجب کے در پیمانی آواز دی کہ اور صدم</p>
<p>۱۲۴ پہونچا و ماغ عرش پہ اک شہنشاہ رومال ہر یہ فاطمہ کے دست پاک کا</p>	<p>۱۲۵ الفت ہو چکو جسے وہ آسمان میں نیچے سجدی نام لیکے تر ابلدات میں</p>	<p>۱۲۶ یا و بس اب ملیگا نہ مر سہیل کو دو آ کے میمان کا پر سہیل کو</p>
<p>۱۲۷ سر کے جسے چکے روئے زار صدقے کو و عظم کو آقا چہ سنا منہ رکھنے نہ کھینے کے شہنشاہ رومال میں تر سے شہنشاہ</p>	<p>۱۲۸ شہزادہ نے کہا کہ شہنشاہ کے قدم اوچے جاویں گے کہ شہنشاہ کے قدم مولاد مارچ کر کہ شہنشاہ کے قدم نصرت ہو جائے شہنشاہ کے قدم</p>	<p>۱۲۹ یکس نے بہت کہہ کیا کیا اہل و عیال میں میں بیا بیا روئے لکڑی عجب کے در پیمانی دیکھا جناب قبلہ و بعد قبلہ پیار</p>
<p>۱۳۰ کچھ ہو سکا نہ فاطمہ کے نور عین سے بھجائی ترسی وفا کوئی پوچھے حسین سے</p>	<p>۱۳۱ یہ کہے آگے میں پیمانی شہنشاہ دیکھا جس حسین کو اور دم کھل گیا</p>	<p>۱۳۲ سر کے عزت میں سر مہمان پالی ہیں جنت سے فاطمہ کے روئے آئی ہیں</p>
<p>۱۳۳ کہیں جی آئی وہ کیا بول کمال شہزادہ نے کہا کہ شہنشاہ کے قدم مولاد مارچ کر کہ شہنشاہ کے قدم نصرت ہو جائے شہنشاہ کے قدم</p>	<p>۱۳۴ شہزادہ نے کہا کہ شہنشاہ کے قدم اوچے جاویں گے کہ شہنشاہ کے قدم مولاد مارچ کر کہ شہنشاہ کے قدم نصرت ہو جائے شہنشاہ کے قدم</p>	<p>۱۳۵ لاشہ اٹھا کے لکے چکے عجب تاسور تھے ساق و ساق و ساق و ساق رستہ لکڑی عجب کے در پیمانی آواز دی کہ اور صدم</p>
<p>۱۳۶ یوں رو رہی ہو کہ تر پاش پاش مان جسطرح بلکے ہو پیمانی شہنشاہ</p>	<p>۱۳۷ ماتم کی صف بھجی بہادر کے واسطے پیمانی بلبیت کی حرکت واسطے</p>	<p>۱۳۸ بہر پاشا حشر حرکتے تن چاک چاک پر نیچے ذرا ذرا سے تر پیمانی شہنشاہ</p>

مسلم
ای که در میان من و تو
بود آن قدر که تو را
بسیار و پیش خادگاه اندر گیا
شیرین کنی که مرا بجای مرگ

ای که در میان من و تو
بود آن قدر که تو را
بسیار و پیش خادگاه اندر گیا
شیرین کنی که مرا بجای مرگ

ای که در میان من و تو
بود آن قدر که تو را
بسیار و پیش خادگاه اندر گیا
شیرین کنی که مرا بجای مرگ

ای که در میان من و تو
بود آن قدر که تو را
بسیار و پیش خادگاه اندر گیا
شیرین کنی که مرا بجای مرگ

<p>ع جس کا قاتل تاج او جلوه خطو طوطا می عیب وامان شب بدین لشکر خستہ تراوی موصوت در عشق کون و دیگان</p>	<p>ع مخالف و مخالفان چن بر سر رخ ماہرین غلامو گار سب ان چو سوا کستی تھی سر چاک و اگر سب اب خاک میں یکجا ہو گئے</p>	<p>ع چو شمشیر سب سے بولا وہ تاج بہان چو سب سے توبان اٹھ تو نزار رہ قاتل چو کینہ تو توڑ دیکار تیرو کئی فریج شہر پہ لیکم طر</p>
<p>وان طبل جنگ بنے لگا رزم گاہ میں کلبیہ یان بلند تھی ناموس شہ میں</p>	<p>کچھ باغیوں کو ڈر نہیں رہی آہ کا لشکر آج باغ رسالت سپناہ کا</p>	<p>زخمی کرین یہ سب تن اطمینان کا چھاتی پہ چڑھ کے کاٹو تو حسرتیں کا</p>
<p>ع وہ وقت تھی جس میں چو بول نہ طوطا چو کینہ تھی یہ خط چین تھی طبعی رحمتی رنج پاک نہ کچھ کچھ تھی یہ سرور کے</p>	<p>ع تھی تھی آہ منہ پر اک باغ نہ کچھ کچھ تھی یہ خط کستی تھی عند سب کی فریاد رہی ریاض دین چو بول</p>	<p>ع نہ کچھ کچھ تھی یہ خط اس بات کی تو تھی مدت سے آواز تو کچھ کچھ تھی یہ خط کاٹو تو کچھ کچھ تھی یہ خط</p>
<p>ہو تاہم گھر تباہ شہ مشربین کا دینا سے آج کوچ ہو میر حسین کا</p>	<p>پانی نہیں ملا ہو کسی کعبہ دار کو لوٹے گی اب خزانہ تم اس بہار کو</p>	<p>پشو او گلا حید میں جناب بھول کو پیساکرونگافج میں سبطہ سول کو</p>
<p>ع تھا بسکہ تو قتل نام قاتل تھا قاتل تو قتل نام قاتل کست تھا منہ پو رکھتے فلک اس جانب سویکاج آج کار فرزند تبار</p>	<p>ع تھی کجیات چو غریب کا میلان کارزار میں تھی کجیات دیکھتے سب کو سب تھی کجیات تھا قاتل سب کو سب تھی کجیات</p>	<p>ع موت تھا وسط تو سب ان جنگ تھی کجیات چو غریب کا تھے کجیات چو غریب کا تھے کجیات چو غریب کا</p>
<p>قدسی نام مضطرب و اشکبار تھے خواہندگان کج خلد سبقت رتھے</p>	<p>منظور تھی عہد خصال کو پانی ملے نہ ساقی کو شر کے لال کو</p>	<p>باندھو کمر یہ حکم خدائے جلیل ہو بہنگام کارزار ہو وقت رسیل ہو</p>

<p>۱۵ جس کو سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۱۶ حالت میں کہ جس کو سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے ان کی سزا سن کر دل نہ ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۱۷ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>
<p>۱۸ اگر سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۱۹ بچپن کا گناہ گار وہی حاجت رو کو امت پر نا امان کی جگہ کو</p>	<p>۲۰ ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>
<p>۲۱ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۲۲ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۲۳ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>
<p>۲۴ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۲۵ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۲۶ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>
<p>۲۷ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۲۸ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۲۹ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>
<p>۳۰ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۳۱ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>	<p>۳۲ اگرچہ سزا سن کر ہر شخص کا دل تسلی ہو جائے کہ جس کا دل پاک ہے وہ سزا سن کر نہیں ہلکتا بلکہ ہنس مارتا ہے</p>

<p>۴۱۱ سب طرح دہشتہ اوٹھائے ہر طرح پہنچوان بھی دماغ ہو ابراہیم نہ تیرے نہ کیا سوسر سوسیم باقصد درجہ بدین بخت توں میں جا کھار</p>	<p>۴۱۲ کچھ بڑا بڑا نہ تیرے پیکر میں غش آکھیا زینت کے ایک پیکر اوس نور و فضل کی صلہ تیرے اب جیسا کہ تیرے اویسیا</p>	<p>۴۱۳ جیسا کہ سوار و فوج تیرے آگے پہنچا جیسے ملکدار باوقار فوجتہ ملائے تیرے دوسرے سرخان سے چلاؤ تیرے</p>
<p>۴۱۴ گھر قاطعہ کاسانے انگور کے خاک ہو سپاہ ہوں ہلاک اور تیرے گھر میں ہلاک ہو</p>	<p>۴۱۵ بدیو نکا کر خیال نہ بجالی کا نام لے بیڑے کو غاصیو کے تباہی سے ظالم</p>	<p>۴۱۶ دیکھو سواری بادشاہ مشرقین کی ہر آج آخری یہ زیارت حسین کی</p>
<p>۴۱۷ بجا زنجی و قاطعہ تیرے حضرت کے سید میں جو رجبی قیام رخصت کا آپ جسے جو فتنے ہیں وارث ہوں کون ہوں سو دراز</p>	<p>۴۱۸ فرزند فاطمہ سے دربار چکر میں نے اسے تیرے پیر سے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۱۹ جیسا کہ سوار و فوج تیرے آگے پہنچا جیسے ملکدار باوقار فوجتہ ملائے تیرے دوسرے سرخان سے چلاؤ تیرے</p>
<p>۴۲۰ تا نہ نہیں علی نہیں مان دلجی نہیں اب آپکے سوا تو نہیں کا کو کی نہیں</p>	<p>۴۲۱ دماغ حسین میں اپنے جگر سپاؤٹھا دکھا دوزخ سے غاصیو کو مگر بخشو اوٹھا</p>	<p>۴۲۲ سوکھی ہوئی زبانوں پہ وکر آہ ہفت ایک ایک ملک صبر و قہار کا شاہ تھا</p>
<p>۴۲۳ جیسا کہ سوار و فوج تیرے آگے پہنچا جیسے ملکدار باوقار فوجتہ ملائے تیرے دوسرے سرخان سے چلاؤ تیرے</p>	<p>۴۲۴ حضرت سے تیرے تیرے تیرے جیسا کہ سوار و فوج تیرے آگے پہنچا جیسے ملکدار باوقار فوجتہ ملائے تیرے دوسرے</p>	<p>۴۲۵ جیسا کہ سوار و فوج تیرے آگے پہنچا جیسے ملکدار باوقار فوجتہ ملائے تیرے دوسرے سرخان سے چلاؤ تیرے</p>
<p>۴۲۶ سر پہ تیرے خالق الرض و سمان کو بجالی اگر نہیں تو ہو سکتا دلتو کو</p>	<p>۴۲۷ طیارہ دیکھ کر شہر گردوں جناب کو روح الامیں آئے تھامار کا بکو</p>	<p>۴۲۸ کیا نشان شکستہ شہر والا صفات تھی سوچ جناب فاطمہ بھی سنا تھی</p>

<p>۲۱۵ حضرت کے پاس میں نے کبھی نہ پہنچا دو دن صغیر بنج شکر کے لئے غم اکھین تو گری توجین چوچا کی نظر اضافہ کرتے تھے منہ سے افسانہ</p>	<p>۲۱۴ کچھ لا جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں نے جو کچھ کہا تو آپ نے نہیں فرمایا میں نے کہا کہ کیا آپ نے کبھی نہیں فرمایا میں نے کہا کہ کیا آپ نے کبھی نہیں فرمایا</p>	<p>۲۱۳ اندری سلطان وہ کہہ کر کھڑے ہوئے منتظران دل پر کھڑا تھا کوئی اور کیا کہ میں نے ان قدم کو کون قدم کے لئے لگے نہ کہ لئے کھائے قدم</p>
<p>۲۱۲ ہیں چھوٹے چھوٹے سن پہ قیامت لیں کیونکہ نہوں کہ شیر الہی کے شیر ہیں</p>	<p>۲۱۱ اک غل ہوا کہ صل علی کیا جوان ہو یہ بھی علی دلی کالستان ہو</p>	<p>۲۱۰ پرواہ نہ سران مٹی وہ سعید تھے نہ ابد تھے متقی تھے بری تھے شہید تھے</p>
<p>۲۱۰ تو تھے پیکر کا دھندلے شاہ کربلا مادر کو جا بے بین کیچہ اور چوڑا تو تھے تاجہ جو کہ وہ دونوں بھائی تو تھے عروضا ایک ایک طرح ہو جا</p>	<p>۲۰۹ سب باتیں بہت کوتاہی میں عامہ سرسخت شاہانہ نہیں جگہ آواز سنگ و فاضل حکم کا شاہ و تامل اور اسیر نہیں</p>	<p>۲۰۸ وہ وقت تھی کہ تونہ لکڑا رختا کھلا تو غیبت بہشت وہ صحرے کر بلا پیشہ چاہے باغ شہادت کی تھی فضا خندان برنگ گل تھے جوانان ہوا</p>
<p>۲۰۷ حضرت پر اپنی جانبین فکر کے جائینگے اب جائینگے جو کہ میں تو ہم کر جائینگے</p>	<p>۲۰۶ حسن حسن کی ہر کیا خوشیاں تھی قالب تھا زخم کہ میں ہوں جان تھی</p>	<p>۲۰۵ اوسید ان اہل گورنکی جوان کے باقی بان خباب فاطمہ پر کیا ہمار تھی</p>
<p>۲۰۵ یہ دو بھائی کہ نہیں تھے کیا جاتے تھے چوچہ توجین چوچہ توجین چوچہ توجین جو تھے غصہ کیا کہ میں نے کہا تو تھے ایسا جو نہ تھا کیا توجین</p>	<p>۲۰۴ کیا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا وہ وہ کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا وہ وہ کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا وہ وہ کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا</p>	<p>۲۰۳ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا</p>
<p>۲۰۲ سبقت مری طرقت نہ نہ زہار کیجیو جب اوکے وار ہو لین تو تم وار کیجیو</p>	<p>۲۰۱ ہر ایک کو گمان تھا جلی طور کا جلوہ نہ فقط تھا محمد کے نور کا</p>	<p>۲۰۰ ہو سامنے بہشت ولیر و برھے جلو نلو ارین تولے ہو شیر و برھے جلو</p>

<p>مرثیہ چین نے اپنے پاپ سے ہی بارش دشمن کی حرب سے اپنی کائنات کے پر بارش میں غالب رسولؐ توں اور جنت ہوا میں انہماق و شادمانی کی ہر جگہ</p>	<p>مرثیہ عالم صفو خیال کردنم کی ہر قدر چاہئے تیرے چہرہ پر نہ اس کے آب نہ اس بات سے ہر ایک کو واقف کیا جا رہو زمین کا آب ہو سبیری کا جام</p>	<p>مرثیہ اس غلو و غلو نہ تکیہ چاہو غنیمت میں لگے جو آب و شربت خدا اہل شر جنت عالم کے چہرے سے شاہ جہان اپنے پاپ سے میں کا نکلیا جو دلو</p>
<p>گو میرے دشمنوں کو نہیں کچھ تم سے لیکن بوجھ تو نا مائی امت سے میرے</p>	<p>سو میں دشت گھر میں سر قحط آب ہو چو کی تاشکی سے کلیجہ کباب ہو</p>	<p>اے منو بھرتے انکے میں بیتاب ہو گیا حضرت کی بیسی پہ جگر آب ہو گیا</p>
<p>مرثیہ پہ کھلے پانی فوج سے اگر شر عالم اعدت اس طرح بوضاحت کیے عالم میرا کو کیوں تھے ہوا و سکناں غم و اندر جنگ ال محبت ہو سرم</p>	<p>مرثیہ اسے سو کسی کا کوئی ہو جو مہمان اوس سے دلچ کی تیرے بیانیہ کی کہ کچھ تھے ملت بلایا مجھے مہمان کھانا تو کب پالنے سے بھی تو نہ دیا</p>	<p>مرثیہ کھانا تھا اپنے دل میں ایسی کھانپ کھانپ چو جو مقل کے تھے میں سیکو اہل شر افسوس نہ کہ کوئی کیوں نہ لایا بلکہ جو کچھ میرے خون میں تھوڑا سا ہو</p>
<p>سید ہوں سیکھنا دھون تھو جگر نہیں تم جسے کہہ گو ہو اوسی کا پسند نہیں</p>	<p>بیکس مسافر وہ نہ سچا روح کھائے جو اپنے گھر میں آئے اوسے یوں تھائے</p>	<p>یہ جرم آہ کس کین اب نشو او نگا کیونکر بھی کو مشر میں میں منہ کھاؤ</p>
<p>مرثیہ کچھ بولتا ہے کہ میرے منہ سے لگا میرے منہ سے میرے منہ سے لگا نہ میرا کا باغ لوش کے کچھ چلے لگا والفرد سیدھے فقر سے میرے منہ سے لگا</p>	<p>مرثیہ کجا نہ فرخ کرد غم پیدا وطن میں نہیں بادی ہوں نہ شہر ہوں نام نہ میں نہیں ہر جہت تھلائے ملاو میں سو نہیں ہر جہت بکال ہوں اور وطن میں نہیں</p>	<p>مرثیہ کجا نہ فرخ کرد غم پیدا وطن میں نہیں بادی ہوں نہ شہر ہوں نام نہ میں نہیں ہر جہت تھلائے ملاو میں سو نہیں ہر جہت بکال ہوں اور وطن میں نہیں</p>
<p>دو کہ جو اب مشر کے دن کب بول کیوں پیراں کرتے ہو بقر رسولؐ</p>	<p>کچھ نہیں کہہ سکتے تو تم سب ہلک ہو گر بد دعا کروں تو اچھی جگہ کے خاک ہو</p>	<p>تو رستم عراق پر مرد بزد ہو یہ بھیج اس پر کہ تیرا ملک زرد ہو</p>

<p>جہاں سے کہیں گئے گناہ و جرم مظہر بار خدایا کی سے نہ برب وہ طالب جہشت ہیں جان مستمند جو غم غلبہ دے ورجہ بگرم</p>	<p>جہاں سے کہیں گئے گناہ و جرم مظہر بار خدایا کی سے نہ برب وہ طالب جہشت ہیں جان مستمند جو غم غلبہ دے ورجہ بگرم</p>	<p>جہاں سے کہیں گئے گناہ و جرم مظہر بار خدایا کی سے نہ برب وہ طالب جہشت ہیں جان مستمند جو غم غلبہ دے ورجہ بگرم</p>
<p>معدہ یہ ہے کہ تیرے مین ہو نہ ہمارا حسن ارا اسم مرا پیشو امرا</p>	<p>عزت اسی کے فیض سے خدس لے پائی ہو ہر فی اسی کے صدق سے بچے کو لائی ہو</p>	<p>راضی حضور رہو مین تو مین رنگا رہو حجر م تو مہون اپہ عہد کا امیدوار مہون</p>
<p>اسم عجب طبع کا جسے افکار سے وہاں جو جس وہ شہر علی قادری سید عیال الدعویہ الدیاری جان پی و قادیان کا یاد گاری</p>	<p>جہاں سے کہیں گئے گناہ و جرم مظہر بار خدایا کی سے نہ برب وہ طالب جہشت ہیں جان مستمند جو غم غلبہ دے ورجہ بگرم</p>	<p>اور آن صبت اور ہی ورجہ اسخ مگر نہ مہدی لاش کو تو چھو چھو پاؤں میں یہ کہ خبر باد بھر کر سن جہاں پہنچے جہاں پہنچے</p>
<p>ست مین یہ بھی ہیں کہ صفد کم مین قتل حسین قتل تیرے ہے کم مین</p>	<p>وہ بات ہو کہ خلد مین رہنے کو جا ملے اوس سے ملین کہ ملنے میں ہے خدا ملے</p>	<p>مگر کرونگا عذر مین اپنے گستاہ کے تو ماتم باندھ دیکھو جو ہم روسیاد کے</p>
<p>منفعت ہو تو شہد کہوں شہد کہوں نہتے کا لڑا جا کے مین اپنے دام جس کے عیال کام نہتے کا لڑا جا کے مین اپنے دام</p>	<p>جہاں سے کہیں گئے گناہ و جرم مظہر بار خدایا کی سے نہ برب وہ طالب جہشت ہیں جان مستمند جو غم غلبہ دے ورجہ بگرم</p>	<p>منفعت ہو تو شہد کہوں شہد کہوں نہتے کا لڑا جا کے مین اپنے دام جس کے عیال کام نہتے کا لڑا جا کے مین اپنے دام</p>
<p>حرف مین کسطعے کروں جس پر یک پر کیونکر گراؤں عرض کے ہار کو خاک پر</p>	<p>کچھ وہ عذر نہ کہ جسے اس مین چین ہو قد مونیہ الد کہ یہ نذر حسین ہو</p>	<p>نہتے کا لڑا جا کے مین اپنے دام جس کے عیال کام نہتے کا لڑا جا کے مین اپنے دام</p>

ترجمہ پیرائیں

<p>بھنگی کے سپاہیوں نے غلام کو سراپا کاٹ ڈالا اور اور غلام کو جانی کریم سید رسالت بنا دیا وان بفضل کوئی فضل کینے کو راہ ہے</p>	<p>سایہ کینا پو کا کر سیر چہ چین صغیر اور حسین اور دھو جنت میں آن کر تیرا شہر جلیبیل حاضر کیا ہم کو شرف و تکریم</p>	<p>لکھنؤ میں جو کہ کیا انشور فرزند ایک ستم خاں جانی کا غلام مگر کچھ بھنگیوں نے چوریاں دیں کیا ہم انفستہ سے بلیوں کو جان کر نام</p>
<p>آٹھ سو کل پڑی گئے شہر نشہ کام کے وہ جرم جنت ہو گئے اپنے غلام کے</p>	<p>تیری رکاب میں شہر دلدل سوار ہے روح جناب فاطمہ تجھ پرست ار ہے</p>	<p>بہار لیکے لیے کو اور اپنے بھائی کو وہ پیشوائے خلق چلا پیشوائی کو</p>
<p>گاہا کا عالم بالست پر صفا اور مہمان اپنی قوت کا بیو گلا گنج تو دل کا پر شہادت کا سر سیا باب بشت صبح سے تیرے لیے ہوا</p>	<p>آج صحت صحت تیرے ایک بار پہن تخت تیرا اور جگہ کے جان تیار نہلن چاہتے کہ اور در تار تار تیرے چہرے میں کس کی شہر سار</p>	<p>ماتین راہ پو چہ چہی شرف خفا ہو کہ یو وہ بھائی سے کچھ بات روال سے تون سے باہر وہ دونوں تشریف آئے پو جان کا کھانا</p>
<p>تو جلد جا کہ سبط سنی مہر ہے جنت میں مصطفیٰ کو ترا انتظار ہے</p>	<p>میں اپنے ساتھ ساتھ تجھے لیکے جاؤں گا تیری خطا حسین میں بخود لگاؤں گا</p>	<p>دیکھو تو کیا رحیم بہ سبط رسول ہے اب اپنی سمت رحمت حق کا نزول ہے</p>
<p>او عاشق حسین کے کینے کینے پناہ کا ادنیٰ بھی فاطمہ کینے تیرے کینے کا سبب و اف غنیمت تیرے کینے کا سبب و اف غنیمت</p>	<p>تیرے کینے کو کچھ سوچو بھائی گلزار آج بخت تیرے سیرانی عاجت دولہا نے حجاب دولہا کی سولے آنکر سری شکلا کی</p>	<p>تیرے کینے کو کچھ سوچو بھائی گلزار آج بخت تیرے سیرانی عاجت دولہا نے حجاب دولہا کی سولے آنکر سری شکلا کی</p>
<p>آراستہ ہر گلشن رحمت ترے لیے لائی ہرین حورین غمت جنت ترے لیے</p>	<p>توفیق دیکھو ساقی کو شری ذات کا کیا خوب مل گیا ہو وسیلہ خجالت کا</p>	<p>کچھ کم غلام چاہیے کہ اس طرح تقصیر نہ کیا ہو کچھ کس طرح</p>

<p>۱۰۱ تو نے جو قبول تو نہ دے سنا ہے تو نے جو حاصل تو نہ دے لگا ہے سکڑ چکے اس میں کجوا چاہیے مواظب ناسے کی بجائے</p>	<p>۱۰۲ تو نے کہا کہ تو نے جانا ہے تو نے کہا کہ تو نے جانا ہے تو نے کہا کہ تو نے جانا ہے تو نے کہا کہ تو نے جانا ہے</p>	<p>۱۰۳ تو نے جو قبول تو نہ دے سنا ہے تو نے جو حاصل تو نہ دے لگا ہے سکڑ چکے اس میں کجوا چاہیے مواظب ناسے کی بجائے</p>
<p>یان ہو قصاص امیر و توبہ ہو دنیا سے پاک ہو کہ اوچوں اگر توبہ ہو</p>	<p>کوثر کا جام ساقی کو شربت پاشیگا تو پہلے جسے گلشن جنت میں جائیگا</p>	<p>انصار شاہ کا تاج جو م اوس جوان پر اصناف و مرجع ہا ہر کی زبان پر</p>
<p>۱۰۴ اگر تیرے لئے شاہ کا رجا عقہ کہنے کے لئے شاہ کا رجا قدیم سے مراد ہے کہ شاہ کا رجا قدیم سے مراد ہے کہ شاہ کا رجا</p>	<p>۱۰۵ اگر تیرے لئے شاہ کا رجا عقہ کہنے کے لئے شاہ کا رجا قدیم سے مراد ہے کہ شاہ کا رجا قدیم سے مراد ہے کہ شاہ کا رجا</p>	<p>۱۰۶ اگر تیرے لئے شاہ کا رجا عقہ کہنے کے لئے شاہ کا رجا قدیم سے مراد ہے کہ شاہ کا رجا قدیم سے مراد ہے کہ شاہ کا رجا</p>
<p>وینا میں تو نے دولت عقی حصول کی بجائی کریم نے تری توبہ قبول کی</p>	<p>واندہ توجہ ہو محمد کی آل کا حور و نکو اشتیاق ہو تیرے جمال کا</p>	<p>فقہہ بنہ دگاہ اجی ای جوان نکر غیر منہ جو حسین کو امی میجان نکر</p>
<p>۱۰۷ تو نے جو قبول تو نہ دے سنا ہے تو نے جو حاصل تو نہ دے لگا ہے سکڑ چکے اس میں کجوا چاہیے مواظب ناسے کی بجائے</p>	<p>۱۰۸ تو نے جو قبول تو نہ دے سنا ہے تو نے جو حاصل تو نہ دے لگا ہے سکڑ چکے اس میں کجوا چاہیے مواظب ناسے کی بجائے</p>	<p>۱۰۹ تو نے جو قبول تو نہ دے سنا ہے تو نے جو حاصل تو نہ دے لگا ہے سکڑ چکے اس میں کجوا چاہیے مواظب ناسے کی بجائے</p>
<p>کی عرض کرنے ذکر یہ کیا یا امام ہو وہ آپ کی کینز و حرف و م غلام ہو</p>	<p>کیا جانے وہ کون بزرگ امی امام تھے شہر نے کہا وہ خضر علیہ السلام تھے</p>	<p>پچھہ ہر کی پیاس کے ماسے تھمال ہو فاقے سے تین دن کے محمد کی آل ہو</p>

<p>۴۴</p> <p>یہ کہہ کر سو گیا تھا اس کی سیرت خاتم سے بین کیا گیا تھا سید نبیؐ نے شمع کے نور سے بین کیا گیا تھا اس کی سیرت سے بین کیا گیا تھا</p>	<p>۴۵</p> <p>فرمانا نہیں ہے نقد جو دنیا کا اگر پیش کیا جائے تو دنیا میں کیا گیا تھا مان پا گیا تو عالم تو دنیا میں کیا گیا تھا بیا کر نہ دیکھ کر لے لیا گیا تھا</p>	<p>۴۶</p> <p>پیش کیا کہ یہی مرضی تھی ہے شک کی گھوڑی سے جب جھوٹا سوار سوار کیا سمندر کو غازی نے کیا گیا تھا جابر بن ابی لہب کے چھوٹے کیا گیا تھا</p>
<p>۴۷</p> <p>صدقے آپ کے مجھے عزت نصیب ہو دعوت تہی ہو جس کہ شہادت نصیب ہو دعوت تہی ہو جس کہ شہادت نصیب ہو دعوت تہی ہو جس کہ شہادت نصیب ہو</p>	<p>۴۸</p> <p>سید نبیؐ تاج قتل ہو کر نہ نکلا مادر کو اس کی ہو گیا بیچ و بیک دفع کیسے کی کہ نہ نکلا سیرت سے کیا گیا دنیا میں کیا گیا تھا</p>	<p>۴۹</p> <p>یہ سچ ہے کہ دنیا میں کیا گیا تھا پیش کیا ہو تھا چاروں طرف کیا گیا تھا کہ جسے غلاموں نے فرقی بھائی نہ پائی اگر کوئی گمان کہ نہ کیا گیا تھا</p>
<p>۵۰</p> <p>کاغذ ہے اس کو ڈال لے ہر چہ کیا ہو امور مگر تیرے آل غم ہر چہ کاغذ ہے اس کو ڈال لے ہر چہ کیا ہو امور مگر تیرے آل غم ہر چہ</p>	<p>۵۱</p> <p>بدیہا بھی قتل ہو گیا وارث بھی چھوٹ گیا زہر کے لال کے لیے گھر مر گیا بدیہا بھی قتل ہو گیا وارث بھی چھوٹ گیا زہر کے لال کے لیے گھر مر گیا</p>	<p>۵۲</p> <p>یوں جلوہ گر نہ رہ میں تن سرخ فام تھا گویا بچہ ہوا چھتہ میں دام تھا یوں جلوہ گر نہ رہ میں تن سرخ فام تھا گویا بچہ ہوا چھتہ میں دام تھا</p>
<p>۵۳</p> <p>ملہ بوسن خاص اپنا دیا ہر چہ نور نے دور سے کو آفتاب کیا ہر چہ نور نے ملہ بوسن خاص اپنا دیا ہر چہ نور نے دور سے کو آفتاب کیا ہر چہ نور نے</p>	<p>۵۴</p> <p>بر چھی کی کوک سینہ اکبر کے پار ہو خبر داد سے پر غلام نہ رہیں منتار ہو بر چھی کی کوک سینہ اکبر کے پار ہو خبر داد سے پر غلام نہ رہیں منتار ہو</p>	<p>۵۵</p> <p>جو بہت اوس کے جوہر تانبہ ملندھے وہ ایک تو ہلال تھا اور چاند تھے جو بہت اوس کے جوہر تانبہ ملندھے وہ ایک تو ہلال تھا اور چاند تھے</p>

<p>۱۷۸ دیا کی تہی میں غلغلہ شعلہ مصر میں اور کھڑے ہیں قلعہ کا کب لگے کہ غوغا و دروغی اور آسمان پہ کھلے سینہ</p>	<p>۱۷۹ چرخ عدو میں چرخ قدرت بنار بس سرخ کی تونوں کے چرخ کی تونوں کے چرخ کی تونوں کے</p>	<p>۱۸۰ میں تہی میں غلغلہ شعلہ مصر میں اور کھڑے ہیں قلعہ کا کب لگے کہ غوغا و دروغی اور آسمان پہ کھلے سینہ</p>
<p>۱۸۱ گرد و بنہ وال نہ برف کی چمک تمام اور شرق میں ایوان افس میر کا میر کا</p>	<p>۱۸۲ سریر میں تو صاف کی فاشن زمین سے چھنی تو آنکے شہری زمین زمین سے چھنی تو آنکے شہری زمین</p>	<p>۱۸۳ میں پشیم کولانہ مہمان پہ آؤنگی میں اوسکے واسطے صف ماتم چھائی میں اوسکے واسطے صف ماتم چھائی</p>
<p>۱۸۴ اس شان و شکوے آریہ جو کھلا شہر جس کے کو صوفان نہ خیر کو قول کہ وہ ہوا نہ خیر کو قول کہ وہ ہوا</p>	<p>۱۸۵ دینار شہر کے شہر کی دینار شہر کے شہر کی دینار شہر کے شہر کی</p>	<p>۱۸۶ آریہ شہر کے شہر کی آریہ شہر کے شہر کی آریہ شہر کے شہر کی</p>
<p>۱۸۷ نیر میں پس اوٹھ کے اوسے صدر دے مارا یوں کہ گردنہ اوٹھی زمین دے مارا یوں کہ گردنہ اوٹھی زمین</p>	<p>۱۸۸ تہیزون سہار گھر کے پر تہیزون سہار گھر کے پر تہیزون سہار گھر کے پر</p>	<p>۱۸۹ اب چہیں در میں سرگردنہ سوونگی چالیس روز لاش پہ مہانک روونگی چالیس روز لاش پہ مہانک روونگی</p>
<p>۱۸۹ جہان میں جہان کی غلغلہ جہان میں جہان کی غلغلہ جہان میں جہان کی غلغلہ</p>	<p>۱۹۰ جہان میں جہان کی غلغلہ جہان میں جہان کی غلغلہ جہان میں جہان کی غلغلہ</p>	<p>۱۹۱ جہان میں جہان کی غلغلہ جہان میں جہان کی غلغلہ جہان میں جہان کی غلغلہ</p>
<p>۱۹۲ بیتیر سے کو دور کے مار اعلا اصد ن کی صدای شہر خاص و عام اصد ن کی صدای شہر خاص و عام</p>	<p>۱۹۳ غازی قریب لاش پس جا کے کر مہمان شاہ گھوڑے سے تیر کے کر مہمان شاہ گھوڑے سے تیر کے کر</p>	<p>۱۹۴ کیا تہی میں نے آپکے صدای محبوب کہ پاس لینے کوئے ہیں محبوب کہ پاس لینے کوئے ہیں</p>

اور ایک بی بی سلیمان کی لڑکی
 ایشیہ کی بی بی سلیمان کی لڑکی
 بی بی سلیمان کی لڑکی
 بی بی سلیمان کی لڑکی

تہ لے گھای جو ترست غم میں ملول ہیں
 مادر سری وہ فاطمہ بنت رسول ہیں

سب انوار میں
 سب انوار میں
 سب انوار میں
 سب انوار میں

کیجی بدو کہ رخ و الم ہمیشہ ہمیں
 میں اس خیف و زار ہوں دشمن میں ہیں

سلام
 سلام
 سلام
 سلام

واقعہ تھا کہ میں نے دل خفقان
 پیاز کش ہوں بادہ شمع خیر کیا
 خیر میں خوش بہت میں حدیث خیر کیا
 بیت کو شام اٹھا تھا صغیر کیا

میرے ہر ایک ذوق میں عالم کی
 میرے ہر ایک ذوق میں عالم کی
 میرے ہر ایک ذوق میں عالم کی
 میرے ہر ایک ذوق میں عالم کی

فلک کے غنیمت کی مسر
 فلک کے غنیمت کی مسر
 فلک کے غنیمت کی مسر
 فلک کے غنیمت کی مسر

دولت سے فخر کی غور میں
 دولت سے فخر کی غور میں
 دولت سے فخر کی غور میں
 دولت سے فخر کی غور میں

کچھ چھوڑ کر چھوڑ کر
 کچھ چھوڑ کر چھوڑ کر
 کچھ چھوڑ کر چھوڑ کر
 کچھ چھوڑ کر چھوڑ کر

بھارت میں
 بھارت میں
 بھارت میں
 بھارت میں

دولت سے فخر کی غور میں
 دولت سے فخر کی غور میں
 دولت سے فخر کی غور میں
 دولت سے فخر کی غور میں

دولت سے فخر کی غور میں
 دولت سے فخر کی غور میں
 دولت سے فخر کی غور میں
 دولت سے فخر کی غور میں

<p>ع بیک کو ملا خدمت پر غارت شہادت جنت میں کیا لاف لگائے شہادت مستوجب خدمت تھا وہ مفتون غارت جان کی کیا پاد رکھنوں شہادت</p>	<p>ع کیا جان فدا کرے بیوقوف و غارت وہ جو ہوا جو ہوا اور کون غارت وہ نہان لہجے کی طرف سے غارت</p>	<p>ع قواش نہ ہر کس کوئی غارت بہ صاحب اقبال و غارت اسرا تھا کوئی کی پورا غارت قواش سے حیلے سے بیدار غارت</p>
<p>۴ نے سر دینے ہرگز یہ ہم سر نہیں ہوتی باتھ آئی وہ دولت جو میر نہیں ہوتی</p>	<p>دولت کو نہ حشر کو نہ آرام کو دیکھے انگوین ہی رکھتا جو اب ہم کو دیکھے</p>	<p>مشتاق ملاقات کے سب چوڑے ہوتے تھے محبوب خدا را تو تک پہنچا کے تھے</p>
<p>۵ یہ بزم تھا گزرا یہ نہیں ہوتا یہ آج جو بخت باری نہیں ہوتا یہ فیضی جو شہرہ باری نہیں ہوتا یہ قلم کی بجا باری نہیں ہوتا</p>	<p>۵ اس کے محبوب کے دربار میں پہنچا سروس کے سیارہ کی سکون پہنچا سرخ و خوش گلشن پہنچا وہ نادیں غلے کی گز میں پہنچا</p>	<p>۵ قواش ہی تو اس غارت کو لاؤ عبدی کی سیر سے کسے کار کو لاؤ تعلیم کے گھر سے جہاں کو لاؤ لاؤ اسے آگے دینا کو لاؤ</p>
<p>۶ راحت بھی اوتھالی جو جب از اطمین غواص کو اکثر در شہوار ملے ہیں</p>	<p>۶ مالک لے لیا اوسکو اسے شاہ عبدی حشر نے اسے گھر لیا اوسکو غارت</p>	<p>۶ پایا نہ کفن وان تو میان شاد و رنگی میں خذہ جنت اوسے امداد و رنگی</p>
<p>۷ اے کمال پہنچو فیضی غارت تینت گل کے آگے غارت ایمان غارت دلائے غارت سر سبز غارت بیاخت غارت</p>	<p>۷ رویاں تیرے اکلیں غارت زائونے کے تیرے غارت طولی کے تیرے غارت وہ تیرے تیرے غارت</p>	<p>۷ کود کھانہ میوے کی غارت وہ وہ کھانہ کھانہ غارت کوشش جو نہ غارت اس قلم کی غارت</p>
<p>۸ مولا جسے چاہیں وہ گناہوں سے بری ہو کیتے یہ نہراول کی کو گنہ سے بری ہو</p>	<p>۸ کیا جلد گیا سوے ارم وارفاس سوے کھانا چھوڑ دیا بھی ہو جنت کی ہر اس</p>	<p>۸ چشمہ وہ گریں غارت شہادت ہم سب ہیں گریں گریں غارت</p>

۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

<p>عالم عزت خاندان قابو میں رہے جس کی پروا نہیں کی طرف تیرا کمال ہے تو کمال میرا جو کہ اسے دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>عالم یوں جانے سے سبک دینا نہ ہو میل میں کہ کچھ نہیں ہے یہی دلیل خود کو دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>عالم کلام میرا نہ دیکھ نہ دیکھ نہ دیکھ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر کلام میرا نہ دیکھ نہ دیکھ نہ دیکھ</p>
<p>عالم بجائی مرے پاس آؤ یہ فرماتے تھے جب تیرا دھنیں لکنا تھا تو دیکھ کر تھے جب تیرا دھنیں لکنا تھا تو دیکھ کر تھے</p>	<p>عالم سبھی کہ لکھی شہادت میں چل آیا جان آگے جس وقت کہ پیام اجل آیا جان آگے جس وقت کہ پیام اجل آیا</p>	<p>عالم جنت اور دھرم کی جہر آبادم اوکھا کر دیا پر اسکا گلو فرشتہ کرم اوکھا کر دیا پر اسکا گلو فرشتہ کرم اوکھا</p>
<p>عالم بیتا بچہ اپنے رفیق کو کچھ لکھا میرا نام خود رسم سو دھرم کا دلی میرا نام خود رسم سو دھرم کا دلی</p>	<p>عالم آؤ کوئی عطا ہے صدق جانے سے آؤ کوئی عطا ہے صدق جانے سے آؤ کوئی عطا ہے صدق جانے سے</p>	<p>عالم آؤ کوئی عطا ہے صدق جانے سے آؤ کوئی عطا ہے صدق جانے سے آؤ کوئی عطا ہے صدق جانے سے</p>
<p>عالم بیتا بچہ اپنے رفیق کو کچھ لکھا میرا نام خود رسم سو دھرم کا دلی میرا نام خود رسم سو دھرم کا دلی</p>	<p>عالم سو کئے ہوئے نہ ہوئے نہ ہوئے نہ ہوئے دور روز کی پاس اوکھے لے آتیا تھی دور روز کی پاس اوکھے لے آتیا تھی</p>	<p>عالم سو کئے ہوئے نہ ہوئے نہ ہوئے نہ ہوئے دور روز کی پاس اوکھے لے آتیا تھی دور روز کی پاس اوکھے لے آتیا تھی</p>
<p>عالم بیتا بچہ اپنے رفیق کو کچھ لکھا میرا نام خود رسم سو دھرم کا دلی میرا نام خود رسم سو دھرم کا دلی</p>	<p>عالم سو کئے ہوئے نہ ہوئے نہ ہوئے نہ ہوئے دور روز کی پاس اوکھے لے آتیا تھی دور روز کی پاس اوکھے لے آتیا تھی</p>	<p>عالم سو کئے ہوئے نہ ہوئے نہ ہوئے نہ ہوئے دور روز کی پاس اوکھے لے آتیا تھی دور روز کی پاس اوکھے لے آتیا تھی</p>

<p>عالم لاکھون سے لے کر ستر ہزار تک موجود ہیں جو ان کے شہر کا دارال سب شان ہیں یہ سب ان کے خلیفہ کی مسکرتی ہوئی ہے کہ ان کے پانی</p>	<p>عالم ایک ایک کی جیسی ملک بن جائے گا پھر پھر میں اولا میں کہ ان کے نظر اور اور و فاکش میں ان کا نہیں اور ان کے ملک کے بن جائے گا</p>	<p>عالم فنا کی تھی موت ان کے تو خلیفہ کی بار بار کہ ان کے خلیفہ کی بجائے میں ان کے خلیفہ کی سب شان کے خلیفہ کی</p>
<p>لاکھون ہیں پھر اس شان شاہ دو بہان دو طفل جلو میں فقہ اور میں جو ان تھے</p>	<p>پیدا یہ تہوڑے کہ لاکھون میں دعویٰ تھا ہر اک کو کہ میں میں</p>	<p>ما تھوڑے یہ محبوب گنوائے نہیں جائے و ان اب سے کہ ہند سے اوٹھے نہیں</p>
<p>عالم دو طفل جو میں نے خود کیا موت کی کہ میں نے خود کیا خود اپنی شہادت کے ملک کا فضل بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا</p>	<p>عالم موت کی کہ میں نے خود کیا بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا خود اپنی شہادت کے ملک کا فضل بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا</p>	<p>عالم موت کی کہ میں نے خود کیا بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا خود اپنی شہادت کے ملک کا فضل بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا</p>
<p>چینی کی ہماری جو خبر یا بیگنی امان لاشے بھی اہتیں کہ نہ منگو امان</p>	<p>جز مسجد حق سر کہی ان کے بھی تھے یہ قبلہ عالم کا ادب تھا جو کہ تھے</p>	<p>جز مسجد حق سر کہی ان کے بھی تھے یہ قبلہ عالم کا ادب تھا جو کہ تھے</p>
<p>عالم موت کی کہ میں نے خود کیا بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا خود اپنی شہادت کے ملک کا فضل بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا</p>	<p>عالم موت کی کہ میں نے خود کیا بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا خود اپنی شہادت کے ملک کا فضل بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا</p>	<p>عالم موت کی کہ میں نے خود کیا بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا خود اپنی شہادت کے ملک کا فضل بیاب کر دیوں کہ میں نے خود کیا</p>
<p>تا بان نظر آتا تھا ترس قمر کے پاچوں یہ جبری چاند تھے چاند کے</p>	<p>میرے تھے جب کہ میں نے خود کیا وہ بھائی کا میرا تھا یہ تھے میرے</p>	<p>میرے تھے جب کہ میں نے خود کیا وہ بھائی کا میرا تھا یہ تھے میرے</p>

<p>۱۳۷ میر تقی میر کی شہسوارانہ پادشاہی میں وہ درخشاں ہیں موت کی وہ لعل و شکر ہیں موت کی وہ لعل و شکر ہیں</p>	<p>۱۳۸ وہ شہسوارانہ ہیں وہ شہسوارانہ ہیں وہ شہسوارانہ ہیں وہ شہسوارانہ ہیں</p>	<p>۱۳۹ موت میں وہ شہسوارانہ ہیں موت میں وہ شہسوارانہ ہیں موت میں وہ شہسوارانہ ہیں موت میں وہ شہسوارانہ ہیں</p>
<p>۱۴۰ مالک ہیں خرافہ میں سردار ہیں ہم ان کے بزرگوں کے ملک خوار ہیں</p>	<p>۱۴۱ ہر جوش و فغاں کے پائے بھیر ہیں ہم صحت سے سر نہ کرنا تو تیرے دھیر ہیں</p>	<p>۱۴۲ کس کام کے پھر سر جو لصدق نہ کرو گے تہہ دو دم میں خوشنویں جو عزت نہ کرو گے</p>
<p>۱۴۳ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ</p>	<p>۱۴۴ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ</p>	<p>۱۴۵ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ بہاؤ الدین صاحب شہسوارانہ</p>
<p>۱۴۶ قاصد ہیں تو قاصد شہسوارانہ کہ جاہلین اسے وہ کہ اوپر از زمین متا</p>	<p>۱۴۷ پہنچے رہے اور دے بیٹھیر کھائی ناخن آگے پر عزت و توشیر کھائی</p>	<p>۱۴۸ تھنالی کا دھڑ فاطمہ کالال سبکا لاشے کے اوٹھالے کو بھی کوئی سر سبکا</p>
<p>۱۴۹ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ</p>	<p>۱۵۰ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ</p>	<p>۱۵۱ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ</p>
<p>۱۵۲ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ</p>	<p>۱۵۳ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ</p>	<p>۱۵۴ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ میر تقی میر کی شہسوارانہ</p>

[illegible]

[illegible]

<p>۴۵</p> <p>دینا بینا طرازم جو غنیمت و خوش کام عجب کیا سحر و معجزہ و شوق کام مات صدف کی وقت پر مکتوب کی دعا</p>	<p>۴۶</p> <p>سب جانیان آئینہ جو چو تاج تسکیم و توجہ جنگ گئے و خاک و کھجور دیکھی اچھی مان جاں کھنکھرتی پوچھ</p>	<p>۴۷</p> <p>ایک ایک کیا بگاڑا اگر ان قدر سب کو وہ جنت و عذاب و کافور و دود و کسی کوئی و قیامت و دہر کی شکل پوچھ تار و نوین و کھانے کیب کیا پوچھ</p>
<p>ایک ایک جبری و طعنت لاشونے جبر و ادب و تحسین لشکر ادب یہ ظفر و</p>	<p>ڈیوڑھی سے جو دونوں دریا کھل گئے نزدیک بختیار ماکھا کیجی کھل آئے</p>	<p>اک چاند چھاو و جو سرم و سن کا نشان بالائے زمین عالم بالا کا سامان</p>
<p>۴۸</p> <p>کوئی یاد دودھ سحر و سحر پیار یو کجی ہو گئے گیسو تو سنو اور مس پیار مینی کی یہ پوچھ خاک ادا کر سکر پیار دو کھنکھانوں سے کیا کر سکر پیار</p>	<p>۴۹</p> <p>جس کو سب سے بڑا پوچھتے ہیں کس کو سب سے بڑا پوچھتے ہیں کس کو سب سے بڑا پوچھتے ہیں کس کو سب سے بڑا پوچھتے ہیں</p>	<p>۵۰</p> <p>فلک میں بھی پوچھتے ہیں و کھنکھانے دکھام و کھنکھانے لے کوس کا خدا قد ایک سے کھنکھانے لے کوس کا خدا گشت میں کھنکھانے لے کوس کا خدا</p>
<p>خوش ہو گئی میں تب کو زو و چہرہ لاشونے شادی و جبری از کہ پروان چڑھو گئے</p>	<p>یہ وہ ہیں جو خوش میں زمین کی ہیں چنے بھی تری راہ میں سگر کو چلے ہیں</p>	<p>شوخ میں یہ آہو کھانے اگر طبع و طبیعت یہ باد یہ پیاؤ فلک سے پھاو بھی</p>
<p>۵۱</p> <p>کوئی کے یہ ہیں و دوشے پوچھتے ہیں اور کس کے یہ ہیں و دوشے پوچھتے ہیں و کس کے یہ ہیں و دوشے پوچھتے ہیں و کس کے یہ ہیں و دوشے پوچھتے ہیں</p>	<p>۵۲</p> <p>کس کو سب سے بڑا پوچھتے ہیں دو دنوں سے شرف پوچھتے ہیں کس کو سب سے بڑا پوچھتے ہیں دو دنوں سے شرف پوچھتے ہیں</p>	<p>۵۳</p> <p>ایک ایک تو کس کو سب سے بڑا پوچھتے ہیں قابل ہوں جو کھانے سے بڑا پوچھتے ہیں جانبین جو بڑا پوچھتے ہیں جو بڑا پوچھتے ہیں</p>
<p>رہنمیں یہ برات اپنی دکھائے کو چلے ہیں دو دنوں دو لہینن بیاہ کے لائے کو چلے ہیں</p>	<p>کامت نہوا ایک یہ کیا ہو گئے و دنوں جنگل کو جو دیکھا تو ہوا ہو گئے و دنوں</p>	<p>ہو گا وہی لاریب تصور ہمیں جو ہے و عوا ہے تو امین ہیں میدان ہیں گویا</p>

<p>۱۴۴ مستورین ہوں سرست ہوں ہوں ناخن تن میں ہوں دو دھڑکتے ہوں غفلت کا نہیں ہے اگر یا کھینچیں غفلت میں آئے دہم جو میں ہوں لادینا طبع ارض و ملک</p>	<p>۱۴۵ گاہ چاہو کہ کرب سہیگار اسی میں دل و نام و نسب کیا ہو نثار تلوار میں کیا کرب کیا کرب سے وہ حال خالق نہ کرے کیا دنیا کو سوار</p>	<p>۱۴۶ فلا اسلاف و گار و دوس دینا انصاف و عدل و دوس سلطان قضا و تنظیم کار و دوس سیرت فطرت و تفسیر و دوس</p>
<p>۱۴۷ ہر کوئی نہا سرکش جو بیان بہت نہیں ہے اٹنے کوئی دینا میں زبردست نہیں ہے</p>	<p>۱۴۸ خورشید میں تلخ سرعش برین پنا پہلا یہ شرف ہے کہ علوم شہر پنا</p>	<p>۱۴۹ سب اہم عقل کی میر انہیں تپے تھے عقدت وہ چوکل جو کسی سے نکلی تھے</p>
<p>۱۵۰ کے کچھ چھوٹے چھوٹے یہ ہیں کے نہیں جن کو کچھ بھالنے والے ہیں جو غصہ غصہ چھوٹے دوسری ہیں جو کچھ چھوٹے چھوٹے دوسری ہیں</p>	<p>۱۵۱ اسم چاہی ہو حال لب و ال جب کچھ چھوٹے چھوٹے چھوٹے عزت میں فزون سے فزون ہیں کچھ چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۱۵۲ باز دوسری دست خدا نفس چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>
<p>۱۵۳ پہرہ الہی ہن شمع حرم لم یزلی پر قبضہ انھیں لوگوں کا ہر شمع چھلی پر</p>	<p>۱۵۴ سعدی جو مشق ہو تو اعلیٰ سے چھلی پر ایما میں اٹکے جسے ہر وہ شقی پر</p>	<p>۱۵۵ اصنام سے کیا فائدہ حق پاک کیا ہے گروا سے میں ازور کا دہن چاک کیا ہے</p>
<p>۱۵۶ عقین نہیں شہنشاہ چھوٹے چھوٹے پاؤں کے دو لاد کے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۱۵۷ واو شہنشاہ و حال کا گار سوار صباں فخر و عجب چھوٹے وہ فخر و عجب چھوٹے چھوٹے کو وہ دوسری فخر و عجب چھوٹے</p>	<p>۱۵۸ وہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ وہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ وہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ وہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۵۹ یہ پاؤں ہر ملے نہیں ہن جگہ پر سکھنے پہنچے کرتے ہن تو کھیت پر</p>	<p>۱۶۰ ہاتھ کے عوض حق سے سرست ہیں اٹھنے پر اوکو نہ دے دیے ہیں</p>	<p>۱۶۱ دیکھتے اوسے آگاہ جو چیلے نہیں ہے بہتہ کوئی کھانا درخیز نہیں ہے</p>

<p>۱۲۱ تاج شریف شریف شریف شریف سب تاج شریف شریف شریف شریف شریف شریف شریف شریف شریف شریف شریف</p>	<p>۱۲۲ وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف</p>	<p>۱۲۳ یہ شریف شریف شریف شریف چاہے شریف شریف شریف شریف جبکہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف</p>
<p>۱۲۴ اک شمس ٹواک برج شریف کا قمری مان کسی بڑی تو پر کسکا پسری</p>	<p>۱۲۵ بہت ہی امر چوچا تو نے چور بن دو توں کس طرح بکاروں کہ بہت دو بڑی توں</p>	<p>۱۲۶ ملواریں علم قاسم و عیال کے بہتکل ہی چاک گریبان کے</p>
<p>۱۲۷ شریف شریف شریف شریف لاکھوں شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف</p>	<p>۱۲۸ وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف</p>	<p>۱۲۹ وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف</p>
<p>۱۳۰ سیراب بھی یہ شمس و مان ہونے نہ پائے ہی ہر سر گھر میں یہ جوان ہونے نہ پائے</p>	<p>۱۳۱ دم خون سے سینے میں سما نہیں اتوں ہی ہر شمس چھوٹا نظر آتا نہیں اتوں</p>	<p>۱۳۲ آلود خون دوسرے کامل نظر آئے گودی کے پہ خاک پہ سب نظر آئے</p>
<p>۱۳۳ سیراب بھی یہ شمس و مان ہونے نہ پائے ہی ہر سر گھر میں یہ جوان ہونے نہ پائے</p>	<p>۱۳۴ وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف</p>	<p>۱۳۵ وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف وہ شریف شریف شریف شریف</p>
<p>۱۳۶ بتلا مجھ سے کہتے کیا کرتے ہیں وہ لوگ وہ کہتی تھی لاکھوں شریف شریف</p>	<p>۱۳۷ بچے مرے داخل ہو جنیل شریف میں سید ہو کر وہ شریف شریف شریف</p>	<p>۱۳۸ لب پر یہ سخن تھا شمس والا نہیں آئے دم ہو نہ تو نہ آئے مگر آقا نہیں آئے</p>

<p>۱۳۱۱ لاش کے قریب ایک پیکر کے ساتھ اچھا چوڑا جوڑی بیکین نے پر پیرم زمین اور گل سے انور ریختا تھا کورس زانویں کو</p>	<p>۱۳۱۲ لاش کے قریب ایک پیکر کے ساتھ اچھا چوڑا جوڑی بیکین نے پر پیرم زمین اور گل سے انور ریختا تھا کورس زانویں کو</p>	<p>۱۳۱۳ لاش کے قریب ایک پیکر کے ساتھ اچھا چوڑا جوڑی بیکین نے پر پیرم زمین اور گل سے انور ریختا تھا کورس زانویں کو</p>
<p>۱۳۱۴ ماہوئے عجیب وقت میں منم موز رہے ہو کرن الگوئوں دیکھو میں کہ دم ٹوڑ رہے ہو</p>	<p>۱۳۱۵ لوگوں میں چلو لی بیان سب غش میں ہی سرنگے چوچھی خیمے کی ڈوریں بکھری</p>	<p>۱۳۱۶ وقت کا یہ تھا جو ش کہ تھرائے تھے شہر ہر مرتبہ لاشوں نے لپٹ جانے تھے شہر</p>
<p>۱۳۱۷ اگرچہ وہ جھپٹتے اٹھائی ایکے غلٹن سب سوائے اٹھائی راحت کے گھر میں نہ تو اتنے اٹھائی کیا یہ صوبہ جلا تھے اٹھائی</p>	<p>۱۳۱۸ اگرچہ وہ جھپٹتے اٹھائی ایکے غلٹن سب سوائے اٹھائی راحت کے گھر میں نہ تو اتنے اٹھائی کیا یہ صوبہ جلا تھے اٹھائی</p>	<p>۱۳۱۹ اگرچہ وہ جھپٹتے اٹھائی ایکے غلٹن سب سوائے اٹھائی راحت کے گھر میں نہ تو اتنے اٹھائی کیا یہ صوبہ جلا تھے اٹھائی</p>
<p>۱۳۲۰ مانع ہو ہو کی مان سکیم پیر ہنن دیکھا اس عمر میں ہنساکو کی صابر ہنن دیکھا</p>	<p>۱۳۲۱ ماہو ٹکوڈر جوڑے کچھ بات تو کر لو بیٹا شہر والے ملاقات تو کر لو</p>	<p>۱۳۲۲ لاش جو نہ چاہتے تو ہم کھا لگتی رہیں یہ قبر میں سوئے تو کمان پائنتی رہیں</p>
<p>۱۳۲۳ اگرچہ وہ جھپٹتے اٹھائی ایکے غلٹن سب سوائے اٹھائی راحت کے گھر میں نہ تو اتنے اٹھائی کیا یہ صوبہ جلا تھے اٹھائی</p>	<p>۱۳۲۴ اگرچہ وہ جھپٹتے اٹھائی ایکے غلٹن سب سوائے اٹھائی راحت کے گھر میں نہ تو اتنے اٹھائی کیا یہ صوبہ جلا تھے اٹھائی</p>	<p>۱۳۲۵ اگرچہ وہ جھپٹتے اٹھائی ایکے غلٹن سب سوائے اٹھائی راحت کے گھر میں نہ تو اتنے اٹھائی کیا یہ صوبہ جلا تھے اٹھائی</p>
<p>۱۳۲۶ ہم اپنے جہان سے کتنے تھکے تھے کاغذ ہارے تلوں کو دیتے تھے تھکے تھے</p>	<p>۱۳۲۷ ہم دوس معلی کے مسافر ہو دو لون کروں بھی شہر کی تھی کہ آخر ہو دو لون</p>	<p>۱۳۲۸ مچوے کو علی اکبر دیکھ لے ہیں اک لاش کو خود گود میں لے لے ہیں</p>

[illegible]

<p>۱۶۱ چو کشتن برین مانت غصبا و دشمنی لا لکجا جیو کمان تلخه بر لب بر باد نولون کمانی آجا دگر لب نکستہ نشتہ پیکر شمشیر و شمشیر</p>	<p>۱۶۲ مست و مست نیا جی بزم کلا کلا کلا پایت موت فودوس کلا کلا کلا نست آید نشت اس عمرین جی بزم کلا و کجا جی دودیا و توبہ کلا کلا</p>	<p>۱۶۳ کجا کلا کلا کلا کلا کلا کلا کجا کلا کلا کلا کلا کلا کلا کجا کلا کلا کلا کلا کلا کلا کجا کلا کلا کلا کلا کلا کلا</p>
<p>کس ناز و غم سے یہ خوش اقبال پڑے قبر و کئی پے مانت مرے لال پے تھے</p>	<p>سہو اجو پڑی اکٹم تو دم مڑ لیا ڈرے تھے کہ اماں نے نہیں منع کیا</p>	<p>بالو عین بھی کچھ بین کے پہلو نہیں کلا اکٹم کونٹ مری تو لیکم لو آکٹم نہیں کلا</p>
<p>۱۶۴ آج کون کچھ پوچھو نہیں جیو کلا نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر</p>	<p>۱۶۵ حقے پوچھو نہیں جیو کلا مان اب نہیں جیو کلا سید پوچھو نہیں جیو کلا حسے پوچھو نہیں جیو کلا</p>	<p>۱۶۶ قلم کسے غش کچھ پوچھو نہیں جیو کلا پوچھو نہیں جیو کلا پوچھو نہیں جیو کلا پوچھو نہیں جیو کلا</p>
<p>راحت کسی کروٹ کسی پہلو نہ ملیگی مرا جیو کلا زلف تو کئی جو خوشبو نہ ملیگی</p>	<p>میں بھی تو بھانوں کہ دل افروز نہیں لو کہ وہ کس اتنا کہ ہم آرزو نہیں</p>	<p>ایک جوش آیا تو گزرا لنگی زمین لیجائیے لاش نہیں ہو لنگی زمین</p>
<p>۱۶۷ نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر</p>	<p>۱۶۸ نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر</p>	<p>۱۶۹ نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر نکستہ پیکر شمشیر و شمشیر</p>
<p>ہر سو مجھے پوشاک شمالی نہ دکھائی صدقے کئی اماں کو جو لنی نہ دکھائی</p>	<p>اب پیاس میں آب و نم شیشہ دیکھے کھائی نہ رہے غلق میں ہم ہی دیکھے</p>	<p>بالکے جگر خنجر سب یاد پہرے میں دینم کے پہلا ایک منجھہ یہ گوت میں</p>

شماره
چونتی بی لایق و نالایق کے لئے
مذہب میں مختلف مذاہب اور عقیدوں کی کتب جو کہ
بلوچستان کے حالات پر مبنی اور ہر ایک کو مطلوب کم
علاقائی انجمنیں شریعت منظم کم کا قیام ہے

۱۰۰
 چو دروغ بنیاد کل کائنات است
 چو بنیاد بر سر غش و غم و غش و غم
 هر دم در غش و غم و غم و غم
 لب بلب و دماغ و دماغ و دماغ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کشمرو ابھی کیوں داغ دیے جاتے ہو لوگو
ہی ہرگز چٹو کو لے جاتے ہو لوگو

چرخ حسن فصاحت و بد غیرین بخشنی هر
پیر کین جوان و توفیقی را بدین فتنی هر

۱۰
 وایا منید چو بحر اسرار
 و درود کجای لکایشین
 و چو در کعبه چو حالت
 ماورای کائنات
 و در کعبه کجای لکایشین
 و چو در کعبه چو حالت
 ماورای کائنات

ملازمین و خدمتگاران
 محترمین و عزیزان
 و سرکار و سرکار
 و سرکار و سرکار

رباعی
آئینہ غلام کی غلامی و روتا
اور دیدارِ موم کی ضیاء پر غلام
وہ علاجِ دل سے چلے گیا
الہین و ابتر و غلام

بہرین سرکار میکویہ پھر آئیں گے جا کے
دینے دو کفن دو کوٹور و سر کی ڈاک

فوق

میرزا محمد علی

دو گزینہ کی خدمت میں عرض ہے کہ
برائے خدا جانے یہ کیا ہے کہ یہ
چاہتا ہوں کہ میں اس کے
موجود کے سامنے بجا ہوں اور اس کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سچ کہ تھا مجھے مرے لالہ چاہیں
صدمے گئی لاشے کہیں یا مال نہ ہو جائیں

[Faint handwritten signature]

مجلس

<p>چرخِ دولت عظمیٰ و شرفِ شاد چرخِ کائنات کی پادشاہی و پادشاہ چرخِ کائنات کی پادشاہی و پادشاہ چرخِ کائنات کی پادشاہی و پادشاہ</p>	<p>ایک بار کدو کی رو بہ جاکتا ہو کوئی شے نہ دے جلا آنکہ مالکنا ہو تا پتلا کی اونی کوئی لاسکتا ہو کوئی ضرب اسد اندا و خا سکتا ہو</p>	<p>دکتر کی تہیٰ اعدا کر لے کر دے دشمنوں کے چو نکا دے جسکے دل نہ چھوچھو کا پس انہوہ سواران نامد عاجی خا کردہ آہوچھوچھوچھوچھو</p>
<p>غل پڑا جگ کو فرزند حسن آتا ہو لاکھ سے روئے کو اک تشہد دہن آتا ہو</p>	<p>سب پر غالب جو ہوا و پ بھی یہ غالب ہوا گجر و جان علی ابن ابرہا سب پرین</p>	<p>بچہ تو نوشاہی سہرہ کو اوٹھایا رہنیں جلوہ نور آتی نفس آیا رہنیں</p>
<p>تو کئی جا کر کعبہ بنا دو اور کعبہ تو زینب علیہا السلام کی بیوی ہو تو سنان حسین جنت کی بیوی ہو تو حسین شہید کربلا کی بیوی ہو</p>	<p>دو دونوں تھے چمکے چمکے چمکے دو دونوں تھے چمکے چمکے چمکے دو دونوں تھے چمکے چمکے چمکے دو دونوں تھے چمکے چمکے چمکے</p>	<p>سب بیکار خدا قدرت نیران ہو فلک و زمین کا سب تاباں ہو زینت لشکر ابن شہدوان ہو مہین طاہرہ کا سر و شان ہو</p>
<p>اب کوئی آن میں جون ماہی ان ہو گیا آج زور اسد اندا عیب ان ہو گیا</p>	<p>کب شجاع سے اوٹھیں رہیں کبھی مارا سچ جو چوچھوٹا و مخین قشہ لہجی مارا</p>	<p>راڈ اسد دفتر سلطان زمین ہو گیا سچ پر اغ اب لہ پاک حسن ہو گیا</p>
<p>اوسکے پوتے کا آہوچھوچھوچھوچھو جسکے داد اسکے لیے عرش اوتری فرزند کی جگہ و شہادت کی سوا غیر فرزند کا دیندہ ہو گیا</p>	<p>اچھا تھیں اسد اولاد کے لگے آہوچھو بڑے مروج شہادت کا شغل آہوچھو مستعد نہ تھے کہ جیسے لگے آہوچھو کچھ نہیں آئیں اب اوسکے دکان آہوچھو</p>	<p>کوئی آئینہ عجیب رکھتے ہیں جو کد پاؤں تافوق یہ لغتوچھوچھوچھو پچی دارا و شہزادہ زمین پر و افند پوچھوچھوچھوچھوچھوچھوچھوچھو</p>
<p>جیتا بچے کا نہیں سامنے جو آئینکا آج اس فوج کا بس حاتمہ ہو گیا</p>	<p>وہ نواسے اسد اندا کے تھے یہ پوتا ہو دل مرزا کی کہ اب دیکھیے کیا ہو تا ہو</p>	<p>عزمین شادی کی ملاوٹ نہیں جاتی آہوچھو تین دن گذرے کہ پایا نہیں پایا آہوچھو</p>

<p>۱۰۰ کجی سو سو سپہ فوج مقتدین جوین کجا کسب غنا سودا غنایا غنایا حامی دین جی قاضی کا کافر العین کجی پیدیا کا بیٹے پیدیا کرکھیا</p>	<p>۱۰۱ اس لیے عرض کرتا سو پیدیا پیدیا کجیو تھا ایک مال کی جی غنایا پیدیا دوست رکھتا تھا بہت کجیو وہ کجیو شکیلو کجیو کہ روئے دست حق چوراز</p>	<p>۱۰۲ ایک کتنے لگا پیدیا کی پیدیا پیدیا شہب کو پیدیا پیدیا پیدیا پیدیا آج مرے کو پیدیا پیدیا پیدیا پیدیا سطرع مانا اجازت اسے کجیو کجیو</p>
<p>حیف کچھ غور زاول میں نہیں کرتا ہر شیر بھی معیت روپاہ کہیں کرتا ہر</p>	<p>قتل تم ہو نہ کہیں ہر ہی دھلاس کچھ خدا راج جسٹن کا ہر بت پاس کچھ</p>	<p>ایسے فرزند کو مرے کو جو بھیجا اوسے کیا جگر پر کہ سنبھالا ہو کجیو اوسے</p>
<p>۱۰۳ او چھپے دینا پونا حق طبع زکام تو پیدیا دور کی کجیو تلبہ لکھو عالم مجھ پر آتا ہے حق مجھ پر آتا ہے اور بندہ کی کجیو کجیو کجیو کجیو</p>	<p>۱۰۴ او چھپے دوری فوج میں او چھپے آج کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ شہر کی افش کے سبب پیدیا پیدیا پیدیا کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو</p>	<p>۱۰۵ آج کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ آج کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ آج کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ آج کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۰۶ فاطمہ روٹکی اس بات کا وائسین دروہا پیر محمد کا کچھ پاس نہیں</p>	<p>ہم خوشی ملو کرین تم ہمیں خورندو جاو شہر پیر کو معیت پر رفا مند کرو</p>	<p>۱۰۷ ہائیتین رہن وہ سر کھولے چلی آئیگی اکو اک زخم لگیگا تو وہ بے نیگی</p>
<p>۱۰۸ سوچت تو دینا ہے کس کو چھپا کجیو اب بھی نام نہ ہو سکتا کجیو کجیو اتحاد و تکرار و تکرار کجیو کجیو دیکھو واڈھو کجیو کجیو کجیو کجیو</p>	<p>۱۰۹ کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو</p>	<p>۱۱۰ کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو</p>
<p>۱۱۱ اگو مارا تو شہر عقدہ کشا کو مارا اگر انھیں مارا تو محبوب خدا کو مارا</p>	<p>بیجا ہر تو جمیت کچھ واڈھو نہیں حسین شہر کے بستے تو گاہہ نہیں</p>	<p>۱۱۲ آج ہی شہب کو ہوا سیاہ سٹارا قاسم کرو جم اپنی جوانی پہ عذرا قاسم</p>

<p>اور جی کو کمال افسانہ لکھ کر جس کو کاغذ سے چھوڑ دینے کو چاہی تین دن سے افسانہ اس وقت میں لکھ رہی پانی تو پیو پیو کوئی بوتلے ادبی</p>	<p>جائے جس غول پر شمشیر علم کرنا تھا شیر نر کے نیچان کو قلم کرنا تھا لکھنا مگر جو جملے میں کمر کرنا تھا جیانی چھوڑنا تھا جو لکھنے سے کمر کرنا تھا</p>	<p>غدا و غدا نہ تھے پایا بون قلم کرنا تھا ابن نعیر اثر سے سوچنے کو چاہی پایا کاغذ پر سقش میں کیا تھا تین دن سے تین اظہار کو کمال کرنا تھا</p>
<p>وہ تو میں دل کے غنی صبری فرما دین تھے چو نکو مگر سپاس غش آئے میں</p>	<p>عزیز آہن میں جو تھے وہ بھی پاس ایک ضرب سے تو دس خوابے تھے</p>	<p>سہلو جو سچ میدان اس کو جانی قائم جا کے کو شری پر اب پھر پو پانی قائم</p>
<p>چرخ لکھ کر سحر گنگ لکھ کر پانی میں بیٹھ کر تو نہیں ملنے کا سقا قائم کر کے کہیں سے نفع ہو جا جو بدترین تری نفع میں لکھ کر</p>	<p>کر کے بیسہ غازی چھا گیا تھا اس غور کو اور فوج میں جی چھوڑا گین ڈیسرو والی طرف صبا لکھ کر سیا بنوہ دو مسکار کو نوڑا</p>	<p>اتنی باتوں میں لکھ کر جو نصرت پانی نہشت قائم کر کے لطف فوج میں لکھ کر گھر گالا کو فوج میں لکھ کر سورہ ظلم کا افسانہ لکھ کر</p>
<p>کہو کہ سپاسوں کی ہزاروں لکھ کر آج قائم کر کے بھی نام تو کی صفائی لکھ کر</p>	<p>داد مہر وار پر شاہ دوسرا دیتے تھے بازگ انڈ کی ہر بار جدا دیتے تھے</p>	<p>حال فقیر مرثیہ و شہن دو لکھ کا ہو گیا تیرو دن سے غریب بدن دو لکھ کا</p>
<p>لکھ کر بلبل میں قلم لکھ کر جائے نفع سے لکھ کر کوئی لکھ کر کیسی وہ برف شریاب غفران لکھ کر بڑے نفع سے لکھ کر اب ناب</p>	<p>لکھ کر نوحہ صدر نقیہ لکھ کر دو لکھ کر تھے شہر لکھ کر اور لکھ کر کھاتے تھے بادیہ لکھ کر ادب لکھ کر مالک غفران لکھ کر</p>	<p>لکھ کر چھوڑ کر لکھ کر نوحہ میں لکھ کر نقیہ لکھ کر جوں کائنات سے لکھ کر توئی غفران لکھ کر عن صابر لکھ کر آگ لکھ کر</p>
<p>وہ میں وہ نفع ہزاروں کو لکھ کر لکھ کر ہر وار پر شمشیر قضا کر لکھ کر</p>	<p>جنگ سرگردون میں سر جو لکھ کر سپاس حضرت کے دینی ہر لکھ کر</p>	<p>دیر لکھ کر سب خانہ زمین پر قائم بر چھو لکھ کر گھر سے گھر لکھ کر</p>

<p>۱۳۱</p> <p>نور فتح علی گڑھ کے سب سے بہان نور فتح علی گڑھ کے سب سے بہان نور فتح علی گڑھ کے سب سے بہان</p>	<p>۱۳۲</p> <p>پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم</p>	<p>۱۳۳</p> <p>کو دین چھوٹی سی لاش کا حال کو دین چھوٹی سی لاش کا حال کو دین چھوٹی سی لاش کا حال</p>
<p>۱۳۴</p> <p>پہنے داماد شہر نشہ جگر کو مارا پہنے داماد شہر نشہ جگر کو مارا پہنے داماد شہر نشہ جگر کو مارا</p>	<p>۱۳۵</p> <p>تھام کر دل کو پکارتے تھیرے قاتل تھام کر دل کو پکارتے تھیرے قاتل تھام کر دل کو پکارتے تھیرے قاتل</p>	<p>۱۳۶</p> <p>اب نہیں صبر میں دیتی ہوں مائی خالق اب نہیں صبر میں دیتی ہوں مائی خالق اب نہیں صبر میں دیتی ہوں مائی خالق</p>
<p>۱۳۷</p> <p>پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم</p>	<p>۱۳۸</p> <p>پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم</p>	<p>۱۳۹</p> <p>پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم پوگیا خیرہ دوستوں میں کلم</p>
<p>۱۴۰</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>	<p>۱۴۱</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>	<p>۱۴۲</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>
<p>۱۴۳</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>	<p>۱۴۴</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>	<p>۱۴۵</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>
<p>۱۴۶</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>	<p>۱۴۷</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>	<p>۱۴۸</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>
<p>۱۴۹</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>	<p>۱۵۰</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>	<p>۱۵۱</p> <p>پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو پہلے جو میدان میں گیا ہو لوگو</p>

<p>عاشق چرخ سنتے ہی فوٹھانے کی فکرت لاش کو ڈال کے گھر میں چھپا کر رکھتا دیکھتے ہیں بوجہ بوجہ بال بول تباہ کے چاہتے ہیں یہی سے بعد ناز و آہ</p>	<p>عاشق کے رونے سے تاج پر شہنشاہ لاش واد کی سند پر شادی کر دیکھتے ہیں کوئی چارہ کیا جاک پر بوجہ بوجہ بال بول تباہ</p>	<p>عاشق پیر والی کو شاد و شاد سے بال بکے نے خونین چہرہ چاندی چھائی بہین چھوڑ کر سیر کر کے ان کے خونین چہرے پر</p>
<p>عاشق لاش کو گھڑ سے اور تروانے کو گھڑ فاطمہ راڈ کو رند سالہ بچھاؤ بھین</p>	<p>عاشق شرم سے منہ بھی اندر نہ کو دو لہن چھائی بید کی طرح سے سر تا بہ قدم کا پتی تھی</p>	<p>عاشق دیکھتی ہو نہیں جو منت مجھے دکھائی ہو بد نصیب کو نکو بھلا موت کہیں آئی ہو</p>
<p>عاشق کے پیچھے پیچھے سے شہنشاہ چوچکا کیون اور تے کی قسم پیشہ لاش میں لایا برون کا قسم دو چھار کی ایک شب کا بد و بد</p>	<p>عاشق آگے شب و شہنشاہ کی قسم شرم آگے ہی جو واری کی قسم راڈ کو خاک تم اس چاند سے بھول کر بوجہ بوجہ بال بول تباہ</p>	<p>عاشق کے پیچھے پیچھے سے شہنشاہ چوچکا کیون اور تے کی قسم پیشہ لاش میں لایا برون کا قسم دو چھار کی ایک شب کا بد و بد</p>
<p>عاشق لاش لیجاؤ تم اب مرے کو میں جاؤنگا اپنا منہ فاطمہ کبر کو نہ دکھلاؤنگا</p>	<p>عاشق یہ مجھے چھوڑ گئے خاک اوڑھ لے کیے کیا بنایا تھا دو لہن راڈ بنائے کیے</p>	<p>عاشق بدتر از موت ہو مجہ راڈ کا جینا صاحب کس طرح کا رنگ کی بکس کا رندا چاہا</p>
<p>عاشق کے پیچھے پیچھے سے شہنشاہ چوچکا کیون اور تے کی قسم پیشہ لاش میں لایا برون کا قسم دو چھار کی ایک شب کا بد و بد</p>	<p>عاشق پیشہ لاش میں لایا برون کا قسم دو چھار کی ایک شب کا بد و بد پیشہ لاش میں لایا برون کا قسم دو چھار کی ایک شب کا بد و بد</p>	<p>عاشق پیشہ لاش میں لایا برون کا قسم دو چھار کی ایک شب کا بد و بد پیشہ لاش میں لایا برون کا قسم دو چھار کی ایک شب کا بد و بد</p>
<p>عاشق مادر خاں کو مقتول کو پڑ سا دیجیے راڈ بیٹی کو ذرا اچل کھلا سا دیجیے</p>	<p>عاشق وجہ آرزو کی کیا تھی جو منہ موڑ گئے آپ جہنم کو گئے جھکو بیان چھوڑ گئے</p>	<p>عاشق سہرا بان پہ ردا لاکے اوڑھا دیوں فیدت آگے ہو کہو میٹر اوٹیا کون</p>

<p>مثنوی زنجیر جہنم کی مانند تھی جس سے ہر شخص کو بے اختیار ہاتھ لگتا تھا اور وہ اس کی آواز سے ہر لمحہ ہراساں رہتا تھا</p>	<p>مثنوی لاش و لاش کے چمکے ہوئے رات کے تاریکے میں ایک ایک سیاہ کاجوڑا توڑنے پر آمادہ تھا اس کی ہڈیاں ہر طرف پھیل رہی تھیں</p>	<p>مثنوی فریاد کا سدا بوجھ تھا روتے ہوئے عین غم میں ہوا اور ادا ہو کر وہ سرخاؤ سے یہ دیکھ کر ہنس پڑتا تھا</p>
<p>دل کا پیر کوئی ارمان نکلتے نہ دیا ہاتھ یہ جوڑا بھی تھمتے نہ بدلتے نہ دیا</p>	<p>والہی حق میں ہر لمحہ کی مینیں فرماتے ہو سدا پرست تھی وہ لاش کو بہنوئی تھے ہو</p>	<p>جیتے ہی بس اسی غم میں مجھے وصال ملے ابن زمر اہی کی مداحی میں ادا گئے</p>
<p>مثنوی سامنے آگے تڑپنا لگتا تھا پیچھے رہنا لگتا تھا صاحب اس کے بچانے کے کوئی نہ کیا رہنے کے بعد باد و باران تو بچنے کے کیا</p>	<p>مثنوی لکھتے یہ اور بھی سر سے ادا کیا کرتے اودھ و دیوانہ سے وہ لکھتے تھے نہ ہی پڑتے کہ چھٹی مہینے کے سر سے کبھی نہ دیکھتے تھے کہ کون سا کوئی نہ</p>	<p>مثنوی جب تک کہ تونہیں بچا کر لیا لیکن اس کیلئے کہ بننے کے دیکھا آواز کل آگے آگے کر دیکھتے تھے لاش آئی تو وہ دیکھ کر دھڑکنے لگا</p>
<p>رسم دنیا کی ہر اوی بکس و عننا کی سی پہنودہ گئی رائے و فکری پر تو شکری</p>	<p>یہ نشان کی تین میں سوختہ تن دیتی ہوں اپنے سر کی تھیں چادر کا کفن تیری ہوں</p>	
<p>مثنوی لکھتا آہ و زاری بولا کہ اس کی سی دل کی حالت کس کوں کی سی آتش غم کیلئے پوچھتا تھا بیوں اور سارے دنیا کی سی</p>	<p>مثنوی لکھتے تھے تیری سی کی سی چھاتیان تیری سی کی سی آتش تیرا دیکھ کر تھکتے تھے آتش تیرا دیکھ کر تھکتے تھے</p>	<p>مثنوی احباب کا چمکے ہوئے بار غم ہو کیا خوب تھا تھے تیرے غم سینے میں کھلے ہوئے غم گری سے سرق تو تیرے غم</p>
<p>پیشے کو کسی جگہ میں پہنچا دو جو ایک کالی کھٹی لاکے پہنچا دو جو</p>	<p>کو دیکھو کو مان دو لکھ کر چلائی گئی گر یہ خاطر نہ زمر کی صدا آئے لگی</p>	

<p>مرثیہ کے لگا لکھ کر نہ بزم شرع گلزار شریف میں ہوا ایسا ریح مگر سر کر دیتی ہو کافور کے دھو</p>	<p>مرثیہ آئندہ آفتاب کا صبح کا سماں خاک کی موت سے مدد میں ملائی سماں نور و شمع کی روشنی سے نہ کھٹکے سماں</p>	<p>مرثیہ خاک کیلے قتل نہ آسمان طلب کھلے خاکوں کے چھو چھو سے آفتاب نہی نہ طعنے بھی نہ جانت سے آفتاب وہ خاک کیلے چھو چھو سے نہ کھٹکے سماں</p>
<p>تھا چرخ اختری پہ یہ رگ آفتاب کا کھلا ہی جیسے چول چیں میں گلاب کا</p>	<p>بہر گل پر نیلے سر کوہ طور بھی گو یا فلک سے بارش بہاں لوز بھی</p>	<p>پہاں پہاں پہاں پہاں پہاں پہاں پہاں ساحل سے سر پہاں پہاں پہاں پہاں</p>
<p>مرثیہ وہ آفتاب بندہ سوچا کہ کیا ہو سرد جا ہوا اس کیلئے زیادہ بہتر ہو</p>	<p>مرثیہ آج زمین سے خاک کیلئے ہو کہ سوچا کہ کیا ہو اس کیلئے ہو</p>	<p>مرثیہ خاک کیلئے زمین سے خاک کیلئے ہو کہ سوچا کہ کیا ہو اس کیلئے ہو</p>
<p>کھا کھا کے اوس اور بھی سبزہ بہرہ تھا مہو تو تھے دامن صحر اجمرا بہرہ</p>	<p>رو کے پتے بھی نہ کو اس کیلئے ہو سبزہ ہر خاک خشک بھی کھیتی ہو</p>	<p>سہا مستعد تھے قتل شہکانات پر طوفان آب تیغ اوٹھا تھا فغان پر</p>
<p>مرثیہ وہ صبح نور و مدد کے سبزہ بہرہ تھا مہو تو تھے دامن صحر اجمرا بہرہ</p>	<p>مرثیہ وہ صبح نور و مدد کے سبزہ بہرہ تھا مہو تو تھے دامن صحر اجمرا بہرہ</p>	<p>مرثیہ وہ صبح نور و مدد کے سبزہ بہرہ تھا مہو تو تھے دامن صحر اجمرا بہرہ</p>
<p>واٹھے دیکھ باغ بہشت بغیر کے بہرہ سوز و ان تھے دشت میں چھوٹے</p>	<p>دھوتا تھا دل کے داغ خمیں لالہ کا سہر دی جھگر کو دیتا تھا سبزہ چھوٹا</p>	<p>خاک کا کھانا تو خیر نے پیر کے لیے وہ برجھیا ان تھیں رشتہ میں چھوٹے</p>

<p>۱۰۷ ہاں ملک و سرحد سے ملے جانے چلائے تھے یہاں تو تان تان کے دسکین میں بادشاہ وہ عالم کا دیکھ لے کر تیرے تیرے جانے</p>	<p>۱۰۸ زمین کی اضطراب نہ ہو کر فرمایا ہی بہن سزا الفت میں یاد آگے جس میں کو اس وقت کا دیکھیں یہ کیا دنوں میں کچھ</p>	<p>۱۰۹ تو دیکھیں یہ کیا دنوں میں بولنا بدین لیکے وہ فرستادہ چلی مرنے کی یہ کیا بچا بچا</p>
<p>۱۱۰ ہرگز کرینگے پاس نہ احمد کی آل کا رہتی بہ خون بہا لگے زہر کے آل کا</p>	<p>۱۱۱ واہ اپنے قول کا ہر دم خیال ہو بھینا حسین مجھ صادق کالال ہو</p>	<p>۱۱۲ روٹا یہ سبب بہن امی ہو کر مرنے چلے بہن آپ مجھے گھر میں چھوڑ کے</p>
<p>۱۱۳ کچھ نہ ہو کہ یہ حق و حقیقت غلے کی کیا کوئی تیرے حق میں عطف میں رہتا ہے تیرے حق میں رہتی ہوئی تیرے حق میں</p>	<p>۱۱۴ چہن میں جو زبان سے کہا ہے کچھ نہ ہو کہ یہ حق و حقیقت عطف میں رہتا ہے تیرے حق میں رہتی ہوئی تیرے حق میں</p>	<p>۱۱۵ معلوم ہو گیا کہ نہ اب تیرے گاہ چلائی ہو نہ والی تو تیرے گاہ چلائی ہو نہ والی تو تیرے گاہ</p>
<p>۱۱۶ کچھ نہ ہو کہ یہ حق و حقیقت غلے کی کیا کوئی تیرے حق میں عطف میں رہتا ہے تیرے حق میں رہتی ہوئی تیرے حق میں</p>	<p>۱۱۷ اب تیرے اوٹھا وفاق طہم کے نور عین ہے ہو گی کبھی نہ وعدہ خلائی میں</p>	<p>۱۱۸ فرق میں محکوم جسے کہ تیرا قبول ہو اچھا سدھارو اگر تیرا قبول ہو</p>
<p>۱۱۹ کچھ نہ ہو کہ یہ حق و حقیقت غلے کی کیا کوئی تیرے حق میں عطف میں رہتا ہے تیرے حق میں رہتی ہوئی تیرے حق میں</p>	<p>۱۲۰ کچھ نہ ہو کہ یہ حق و حقیقت غلے کی کیا کوئی تیرے حق میں عطف میں رہتا ہے تیرے حق میں رہتی ہوئی تیرے حق میں</p>	<p>۱۲۱ کچھ نہ ہو کہ یہ حق و حقیقت غلے کی کیا کوئی تیرے حق میں عطف میں رہتا ہے تیرے حق میں رہتی ہوئی تیرے حق میں</p>
<p>۱۲۲ کچھ نہ ہو کہ یہ حق و حقیقت غلے کی کیا کوئی تیرے حق میں عطف میں رہتا ہے تیرے حق میں رہتی ہوئی تیرے حق میں</p>	<p>۱۲۳ خاصان حق کا خلق میں قریب بند ہو صابر رہو کہ صبر خدا کو پسند ہو</p>	<p>۱۲۴ ان سرگ گل سے ہو تو گئے صد امام ہو سو لہا ہر سو ہیں کہ تم تیرے کام ہو</p>

<p>۷۱ میرا کہی جاوے کہ اسنو اب بہاؤ ہم پانی پینے جاوے کہ اسنو اب بہاؤ سکھتی زبان دکھاوے کہ اسنو اب بہاؤ پہلی یاد دلاوے کہ اسنو اب بہاؤ</p>	<p>۷۲ وہ کوئے کہ جو جہنم میں رہا خجلی صفا کوئی کہ جو جہنم میں رہا زیر کی طرح کہ جو جہنم میں رہا جرات کا تھا چوہن کہ جو جہنم میں رہا</p>	<p>۷۳ اون سب گلو نمیں کہ جو جہنم میں رہا تھا جگہ جگہ کہ جو جہنم میں رہا جرات سے کہ جو جہنم میں رہا جرات سے کہ جو جہنم میں رہا</p>
<p>حق سے کہو بتول کے جالی پہ رحم کر یا رب ہماری تشدد مانی پہ رحم کر</p>	<p>کہتے تھے سب چڑھائے ہوئے آستین کو آقا ابھی کہیں تو اولاد دین زمین کو</p>	<p>مشرقی بھی لب پہ گو کہ نہ پالی لہیب تھا دیکھا جو عورت تو میں بھی قریب تھا</p>
<p>۷۴ چاچا نہ کہی گوئی اور تیرا کہی روئے پہ جلتا آبد پہ حنو چلی نہ پناہ پہ روشنی آفتاب نور پہننے کے درو درو فغان و غمور</p>	<p>۷۵ شیخ الطوفان غریب آسمان و کار تھا جگہ جگہ میں دل تو شوق بھی بظہار جاننا سر فروش بباد و فاشخار ایک ایک رونق چمکتا ان روکار</p>	<p>۷۶ کہتے تھے مسلک کے پیر سے پیسہ عرصہ ہی کیا سو اون اب فیکہ آبادہ و عمارت و دھڑکے شکر وہ جس کو بہت ہیں تو ہم بھی نہیں</p>
<p>چو ماادب سے پائے امام انام کو خم ہو گئے تمام نمازی سلام کو</p>	<p>مہر چند باغ و سر کو کیا کیا ملا نہیں اتنک تو اس روش کا کوئی گل کھلا نہیں</p>	<p>نام و برقی قلع سے جل جائیں تو ہسی دب و دب کے مور چونے کھل جائیں تو ہسی</p>
<p>۷۷ حق کے وہی صاحب ہر دانش و جا کوئی جو ان کوئی شوق کوئی قانونین بہ جو اس راہ میں ہیں کہتے تھے روشن ہیں عجب کاہن</p>	<p>۷۸ خلق و خلق حسی او نہیں تھی من او نہیں تھی خا و نہیں تھی نور او نہیں تھی زلی او نہیں تھی میرے کہ میں صفت کشی او نہیں تھی</p>	<p>۷۹ کہتے تھے شکر جبکہ امام کا صدف نہ تھے جلال کے اس کو کیا دور و دور سے ملا نہیں تھی جی بھر کے کہ چوہن کا کیا</p>
<p>مانگو دعا کہ آج یہ مرنا سب ہو قربان ہوں میں کہ ہر رتین تعید ہو</p>	<p>غازی تھے صف شکن تھے دلی تھے جس میں علی رہے اوسی ہر نیکی تھے</p>	<p>طاقت نہیں کہچے میں نہیں دلی پیاس میں دیکھا ہوں ہر آنکھ</p>

<p>مرثیہ اس فوج بن بھرتی کا کہہ دو کہ کس مارا جا جا بگو کہ جسے ملک بکیت منت پر اون غم میں کیسی سلطنت کی میں چھوڑ چھوڑ کر کاشیہ سنگدہ</p>	<p>مرثیہ گو یا تو زمین بدلتی ہے بن بن بن مثال کانڈ غم غم غم غم غم غم غم غم غم خانہ غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>مرثیہ مردان اختتام علمدار تھے مردان تھاجس جی کے تھوڑے تھوڑے مردان صفا کردہ دل و کاس گروہ مردان کا دہرہ بسا اشد کا لشکر</p>
<p>بائیں ابھی تو کشتہ تیغ و دم کرین ہم نچوٹے ہاتھ نکو او سکے تلم کرین</p>	<p>نودس برس کا سن تھا ملکہ کیا دلیر تھے تھے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے</p>	<p>دل کا پتہ تھے دیکھ کے تہود لیر کے گو با سپاہ غام تھی پتے میں شیر کے</p>
<p>مرثیہ بائیں ابھی تو کشتہ تیغ و دم کرین ہم نچوٹے ہاتھ نکو او سکے تلم کرین</p>	<p>مرثیہ دو دنوں میں چھوڑ کر گیا عقل ماضی تھے کیا یاد ہے ماضی تھے آپس میں کہتے تھے کیا یاد ہے ماضی تھے</p>	<p>مرثیہ اک سو چیل غفلت پر تھا خطہ گھر روشن تھے جیسے چاند نور و شرف نور تھے کاشیہ ابھی وہ غفلت تھے نور تھے جیسے چاند نور و شرف</p>
<p>چولا ہوا چمن تھا امام ام کے ساتھ تھا ناشی جوانو کا غم غم علم کے ساتھ</p>	<p>گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر</p>	<p>جہان نثار ہوئی تھی اوس سرفروش پر شملہ چٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر</p>
<p>مرثیہ اندسے فنیں جلوہ ابن زینب رکھی زینب کو تھیں نے با خلعت و عمامہ کس شان کے کھڑے تھے تھیں تھیں تھیں سب کیسے کیسے بجا بجا بجا بجا</p>	<p>مرثیہ نہا تھے سکو ساف سے دعا یہ ظلم غریب پر کیسے پر جہت بجا کے باہم پر انور کیا بجا خدا کی عین کا بھیک بجا بجا بجا</p>	<p>مرثیہ ملا زول تو لے دست تالی بن لے تھے خون بہا تھیں ہم اس زانی بن ماصل تھا لاکھ کو بیٹھا صفائی بن افتر کیا تو کھا تھا کنگن کنگن</p>
<p>کیتی لرز گئی دل لونا دہل گئے نیر ستر کھانوں کے چلوئے مل گئے</p>	<p>ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی ہمیں سنت میں ہم کہ لاش بھی ایشک گڑھی ہمیں</p>	<p>ساعد فروغ دیتے تھے تارنگہ کو و کھائی تھیں ہتھیلیاں آئینہ ماہ کو</p>

مرثیہ پیرائیں

<p>مرثیہ تکلیف سے تیرے بوجھ پر سیر خیر چلیے ہیں کہنے تیرے کیا کلام نہاں رہیں غلام دلان فوج شام میں پہلے چھلکنا ہوں بنا دل کیو</p>	<p>مرثیہ راہی جو عدم جو حیدر و نور کھلے دھنکے تو تیرے دیکھ کے کہ مانڈ نہ تو تیرے کی جھلکے ادھر ادھر کس کس کی جھلکے تیرے کی جھلکے</p>	<p>مرثیہ بامداد لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نہاں رہیں غلام دلان فوج شام میں پہلے چھلکنا ہوں بنا دل کیو</p>
<p>مرثیہ ہو شاق مجھ کو خلق میں جہاں حسین کا کیا رشتہ ہوں ہدف ہو جو حسین کا</p>	<p>مرثیہ اولئیں صفیں جد ہر وہ دم گلاب پھر سر آخر زمین پہ ہر چہ بیان کھا کھا کر</p>	<p>مرثیہ اولاد اپنی لڑکے دن گریبا ونگی میں قاطع کو مشرین کیا دم گنگی</p>
<p>مرثیہ لکھا جو حیدر لکھ لکھ لکھ لکھ کیا رشتہ ہے تیرے میں ہر رشتہ بچاں بچاں پچاں پچاں پچاں پچاں لاشونہ اونے رو امام فکیر</p>	<p>مرثیہ نہاں رہیں غلام دلان فوج شام میں پہلے چھلکنا ہوں بنا دل کیو</p>	<p>مرثیہ رو کر سارے حیدر حیدر حیدر کیا رشتہ ہے تیرے میں ہر رشتہ</p>
<p>مرثیہ افسارہ خاک و خونین وہ اہل تمیز تھے بان کچھ رفیق باقی تھے اور کچھ عمر تھے</p>	<p>مرثیہ رہنے بہن کے دیکھ کو تیرے لالچے صف ماتمی بچا کو کہ لالچے اب لالچے</p>	<p>مرثیہ جاری بہن اٹک خون مر رہا تیرے پر آئے زمین میں کے آگے جانہیں سکی حجاب تے</p>
<p>مرثیہ سبقت قائمہ زلف کا سبب تھے چھوڑے غریب غریب غریب غریب</p>	<p>مرثیہ نہاں رہیں غلام دلان فوج شام میں پہلے چھلکنا ہوں بنا دل کیو</p>	<p>مرثیہ کھلکے تیرے لالچے لالچے لالچے کیا رشتہ ہے تیرے میں ہر رشتہ</p>
<p>مرثیہ ماتم ہو احرم من امام جلیل کے تیرے فتنے کدورت ہو گئے پورے فتنے کے</p>	<p>مرثیہ زمین مگر نہ روئی اوکھا امام کے چپ رہی کلیجے کو ہاتھوں سے تھام کے</p>	<p>مرثیہ گھیرا ہر یوں کو عہد کی سپاہ نے منہ دیکھتے ہو کیا سچیں بالائے شاہ نے</p>

<p>۴۴۴ سید علی امام دوعالم کے نقیب یا قیام کو ان کی عیادت کے لئے حضرت کے گناہ چاہا ہونہ وہ دونوں ہم سروا کے لئے تو قیامت ہوئی یہاں</p>	<p>۴۴۵ اب بھی اگر زندگی بچا سورتا کہ ابھی کچھ بچنے کی جگہ تھی آمان نزارا شہدائے کربلا کوئی ہم پر عید</p>	<p>۴۴۶ تم بھی کچھ اپنے باپ کا سہم کر آفتابین آج بھی حسین پر صبر و شہن کو بھی خداوند کو لئے یہ روز صلو کر دو عین کہ بلا کا کی ہو کر</p>
<p>۴۴۷ تم بھی جیل رہو گے سدا جہ کے سامنے شرائیک حسن بھی محمد کے سامنے</p>	<p>۴۴۸ کیا دخل ہے آگے جو وہ شہسوار ہوں عباش ہوں کہ اکبر علی قاتل ہوں</p>	<p>۴۴۹ راہی رہنا ہے حق پہ بھدار زور ہو حیدر سے ہم تول سے ہم خور ہو</p>
<p>۴۴۹ جو مرد بہادری و شہادت کی علامت کہ ابھی بچا ہے جی و خدمت کی جگہ جلدی وہ بچنے کے سدا ہمارے پیچھا قیام ہو چکا ہے یہاں کی ہر مراد</p>	<p>۴۵۰ جو کھیلے کہ کھیلنے کی جگہ ہیں آکھو عین اکھڑا کھیلے میں ان میں و نہا جو کھیلے یہ شادمانی میں سب گئے غریز شہدائے حق میں</p>	<p>۴۵۱ و اشد قتل ہوئے عین شہدائے کربلا صد سے شہدائے کربلا کی جگہ آکھو عین اکھڑا کھیلے میں ان میں و نہا جو کھیلے یہ شادمانی میں</p>
<p>۴۵۲ بیا تمہیں ہر آئی ہر اک آرزو مری اب وہ کرو کہ میں رہے آبرو مری</p>	<p>۴۵۳ بستی تمام لنگی ویرانہ ہو گئی شادی کا گھر جو تھا وہ عراخانہ ہو گیا</p>	<p>۴۵۴ وہ مستعد ہیں خلق کرائے کے و اٹھے ہم کیلے ہیں لاش اوٹھانے کے و اٹھے</p>
<p>۴۵۴ ماوراء النہر کو بکھلے باواں گھنٹے ایسے ہیں ہم پیچیدہ ہیں وقت کا راز جانبین مزار ہوں تو چاہیے کہ یہ شہدائے کربلا رضت ہی وہ مہین تو ہو گیا یہاں پہاڑ</p>	<p>۴۵۵ اس کیسے کہ میں جو حال ان زمانہ کو تلو و جل رہی ہو چکا چاک ہو اس زندگی پر صفت و دنیا چاک ہو اب کوئی دم میں دیکھ کر لاکھوں</p>	<p>۴۵۶ سکھو تو مہین گلا نہ کٹا تیغ کی بارگاہ فراخ و چاک کھلے کی صلا کی بارگاہ رضت کو و توفیق سے ہم سے چاک کی سکھو تو مہین گلا نہ کٹا تیغ کی بارگاہ</p>
<p>۴۵۷ رہنیں چلے تھے مرنے کو پہلے ہی سب ہم رو کا چپانے کہ نہ سکے کچھ ادب سے ہم</p>	<p>۴۵۸ آلی تباہی آل نبی کے جب زہر سر عہد و شام ہو کا انام حجاب زہر</p>	<p>۴۵۹ صاحب بہن سپر دھوس اجل کو مشکل کشا کی ہوئی ہو مشکل کو حل کو</p>

<p>جمع اے کھانہ پہنچا دینا جو پھر وہ مقام گھر کے قریب تھا کہ وہ جو پھر وہ مقام وادیہ اسکا کہ جس کو میں نے کہا یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>جمع مخاطب اس کو کہ وہ اس مقام پہنچا عزیز سلج اس کو کہ وہ اس مقام پہنچا اوس کا کہ کہ اس کو کہ وہ اس مقام پہنچا یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>جمع کھا چاہئے جس کو اس مقام پہنچا یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>
<p>جان اوس کی ہونے میں جس کو وہ جاکر ملی پہلو میں اس کو کہ وہ اس مقام پہنچا یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>رکنا ہو جس کو کہ وہ اس مقام پہنچا جلدی اس کا کہ وہ اس مقام پہنچا یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>رہا وہ جس کو کہ وہ اس مقام پہنچا یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>
<p>جمع یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>جمع یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>جمع یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>
<p>پیدل تو اس قطار کے قریب کس قطار میں دو دو سوار رک گئے ایک ایک میں یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>فرق ابھی گنا نہ میری کبھی ان بان میں لو کے سے لو کے نام مشا دون جہان میں یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>خلعت ملی گئے جاو گئے جس دم سلام کو سرا سکا نذر دیکھو پتھن میری شام کو یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>
<p>جمع یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>جمع یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>جمع یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>
<p>آگ کی ہنسی اہل کوچی اس طرح مر گئے گھوڑ و نہ بن چڑھے رہے اور بے گھر گئے یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>بہیٹو نکو میرے چھپرے کے چاروں دین جنگ آرمین سورین صفدر بن پیر یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>	<p>کام آئے کچھ تو نام شہر ذوالفقار لے پشتی پر ہو کوئی تو مدد کو بکار لے یہاں پہنچا دینا جو پھر وہ مقام</p>

<p>۱۹۹</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>	<p>۲۰۰</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>	<p>۲۰۱</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>
<p>۲۰۲</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>	<p>۲۰۳</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>	<p>۲۰۴</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>
<p>۲۰۵</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>	<p>۲۰۶</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>	<p>۲۰۷</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>
<p>۲۰۸</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>	<p>۲۰۹</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>	<p>۲۱۰</p> <p>پہلے ہونے میں سے پہلے ہونے کا احوال روزی کا حال اور اس کا حال اور اس کا حال</p>

<p>۱۰ سہرے کے چولہے بجایا بھیجے کہ منہ نہ پڑے چو آگیا بیاباں نہ آئے کا بار یہ عقد خاتمہ موت تھی ماقصد کیا یہ مبارکت ہے جو کھنکھاتی ہے کہ جو کھلے</p>	<p>۱۱ سہارو دروازہ سری خیر باد نسل نظر تیرا بے خود یہ سفاکتی کا وکیل جو نہ خود اور اس کے لئے تیرے چہرے میں کالے بجاری تیرے بازو سے تیرے</p>	<p>۱۲ پچھتے نہیں ہزار میں بتور دلیر کے یہ تو نہیں وکلیہ پر برقع میں شیر کے</p>
<p>۱۳ فوجیں دھڑکا چلیں گے اسوان بک کھائے دولت یہ بچار و دیواری رستمی ہوشیاری میں کھائی جان میں جو تیرا ہوتا ہے امان</p>	<p>۱۴ چکر زربلیاں اس سفر میں ہے دست اجل تیرا ہرگز نہیں ہے پر چچا کا چیل خفا کا شری نہیں ہے کالی باڑی ہے سب سے تر ہے</p>	<p>۱۵ ہر او سکی فتح ساتھ ہوئیں جس میں ہے سرمہ کیا ہو دیو کو جنگی میں ہے گم ہیں جو نور عین تو آنکھیں چیرا ہو تابت ہوا جہلم سے کہ منہ کو چھپائے ہو</p>
<p>۱۶ اگر تیرے دیو کا وقت خدا کی جانب گڑی ہے کہ خنک پو ابھی بڑے تر ہے سفر راستہ پر کہ میں دیکھ رہا ہوں یہ سب کہ اسکا بھیجے ہو کھان</p>	<p>۱۷ کیا ہو سیکے گا تیرے جلالت دار کا دستلے دونوں ہاتھوں کو پیرا ہے حلقہ کہیں کا کھاتہ کرے تیرے وہیں ہیں سب تر چھینے جی کا</p>	<p>۱۸ دیکھیں بلند کون ہو اور پست کون ہو کھلایا گیا ابھی کہ زبردست کون ہو</p>
<p>۱۹ ہیں شیر شہزاد اجاب الہی کے نچولے سے پھینکے ہیں آذر کو چیر کے</p>	<p>۲۰ اوتار رو کھلایا ہے سپہ کون ملگائے ہو آہو نہیں کہ کھلو سپاہی دیباستے</p>	

<p>عجلہ</p> <p>پارہ بیس کے حسن میں جو شاد و دلکش محبوب سبیلوں پہ چوڑی وقت کا زور ہر کیجئے کام نہ تو خوش اور نہیں گنہگار کا ڈھال کا ہی ہر پہنچا ہوا</p>	<p>عجلہ</p> <p>کیونکہ تیرے قول کے ہر جملے پر بیجا سپرد ہوئے ہیں لے لے چا پناہ صلے سے عواصم کو ہر جملے پر تیرا دھون بادل کا کھیلو کھیلو</p>	<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>
<p>عجلہ</p> <p>اگر کوئی فوجیں بجائی ہیں منہ پر ماہی کو مار ڈالا ہے بچوں نے شہر کے</p>	<p>عجلہ</p> <p>آنے دو اسکو تیرے ہی دم پر گھوڑا بندھنا ہے ہر پڑی جی رہے</p>	<p>عجلہ</p> <p>کچھ جسے کہتے ہیں فہر شکر بنیں دو ایک سے لڑیں یہ ہمارا جہنم بنیں</p>
<p>عجلہ</p> <p>جان کی جو مصروفی کے لالے تو کیو نہ دیا ہے تیرے ہی ہاتھ لالے ہر جہاں اور ہر جہاں اور ہر جہاں چھوڑا ہے اس کو ہر جہاں اور ہر جہاں</p>	<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>	<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>
<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>	<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>	<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>
<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>	<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>	<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>
<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>	<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>	<p>عجلہ</p> <p>تیرے سر شکر شکر پیرا روہ ہنر کیا ایک ساقی تیرے ہی عارف و غافل تو دیر سے صبح کے صحن میں عکس میں ہر جملے پر طفل لہری صبح کی</p>

<p>۱۱۱ جگہ جو وہ ملک جان پہچان کے آج تھی اس سرکاری کوک اس پر کھائی</p>	<p>۱۱۲ بولے یہ سارے ملک کو نہ کچھ چھوڑنا اور نہ اس کا پیل</p>	<p>۱۱۳ تھیں نہ وہ نہ چلی پر کھائی جگہ جو وہ ملک جان پہچان کے آج</p>
<p>اور ڈگر گری زمین پر نشان اس کج سے گر تباہ جسے پیر شہاب آسمان سے</p>	<p>دیکھا ہمارے شیر کی چوٹان کی شان کو دعویٰ پر کچھ اچھی تو پڑھائے کمان کو</p>	<p>۱۱۴ بنجھا کے صوبہ کو روایہ وقت قاسم نے ڈانڈ ڈانڈ مارا جگہ سے</p>
<p>۱۱۵ قمر غرض کی آتی تھی نہ غرض سے کتنے تھے گئے سب کبیر و قمر و بابا</p>	<p>۱۱۶ غلام غلاب تیرے بچاؤ کے ہیں بہ شیر و کلاٹ ڈالے بن دینے کے</p>	<p>۱۱۷ درواگھ کیونہ نہ دشن کو غلام جھٹکا دیا جب گئی گھوڑا کا کیم</p>
<p>۱۱۸ دشمن کو کہا نہ وہ بچنے کی آس ہو لڑے کٹاریاں یہ فرس جسکے پاس ہو</p>	<p>۱۱۹ سرکش کو پھینک دو جو سمیت کا جوش ہو چٹکی سے لو کو تمام کے حلقہ گوش ہو</p>	<p>۱۲۰ نیرنگہ سے وہ غلام کار و رگب کانپے یہ دونوں ماتم کہ چلے اور گریا</p>
<p>۱۲۱ چیل بن کھائی فوج کو ڈنڈا خاوا صورت بنائی جس کی سوتا جاوا</p>	<p>۱۲۲ دولت چلے جلا کے وہ شیر چلایا فوج پر حکم کے وہ شیر</p>	<p>۱۲۳ بظاہر نہ شہر کو چڑھا کا اور قبضے کے آگے کھائی بھی شہر</p>
<p>۱۲۴ کبھی نہیں کبھی کو کبھی کو منہ سنیدہ نہ ہوا اور</p>	<p>۱۲۵ بان اس حسن کے عمل نہیں کبھی کبھی کبھی پائے بھی فتح نامہ</p>	<p>۱۲۶ جہنم کا یہ سیاح سحر مٹا اس کو کھاتا گویا بہو کے گھوڑے گھوڑا اسوار تھا</p>

[illegible]

<p>۱۳۱۱ کھار جیتے نہیں گھوڑا دیکھ کر یوں نا آئے جیسے تیرے درد و جھجک کے لئے جلیجی اور دھڑکی سے جھجک کر کے صفت کو جھجک کر کے پھر دوا کر کے</p>	<p>۱۳۱۲ بغینہ بچھائی تھی جیغ و غوغا پڑتی تھیں وہ قریب اوس نا تو آئے تیرے زہر سے تیرے نوحی میں جان پر تیرے عام فوج کا تھا ایک جان پر</p>	<p>۱۳۱۳ مگر سرخ تھا کھلے ہوئے زخم سینے کے تکر ہو چکے تھے قہر پسینے کے</p>
<p>بھاگ کر میں خون سے رنگی زمین لال ہو گئی دو دلوں کی لاش گھوڑے سے پامال ہو گئی</p>	<p>یوں سر جھیاں تھیں چار طرف اوس کھجک جیسے کرن نکلتی ہو کر د آفتاب کے</p>	<p>۱۳۱۴ کالہ رسلے تھے کمار قلم کیا دست بچیں نہ تھک میں آرا م کیا</p>
<p>۱۳۱۵ دیکھا اعلیٰ نے کہ گر لے تیرا ایشیا سو کھے ہوئے تیرے پیراؤں میں جیغ کیا وامعت لیتے تھے حضرت عیسیٰ کی بیجان ہو آسمان کی</p>	<p>۱۳۱۶ خوش بین تھا قوس پر چوہ غنیمت بار کسی نے غرق کیا کہ لگا دوسرے ایک جگہ جگہ پر چوہ غنیمت گر تھے اس کے کہ کس پر کیا</p>	<p>۱۳۱۷ بان پید ہو کے آنکھ کھلی جتنی دیر میں سو کھیزل کو تو ہو گئے اتنی دیر میں</p>
<p>جب لاش اونٹنی شہر لے تو چوہ ایشیا سب چاند سے بدینہ سموکے عثمان تھے</p>	<p>طارق کی تیغ کھا کے پکارے امام کو فریاد حسین جب کو غلام کو</p>	<p>۱۳۱۸ تو کھو گیا سب دین و چوہ و کچا روئے تھی قہر تیرے اور چوہ و کچا</p>
<p>۱۳۱۹ دیکھ کر بھی بولتے لاش جو سلطان چرا اوٹھا یا تو دیر کی کاغذ سے دیر لاش کے پاؤں تلخ تھا کوئی کھجک چاؤ دیکھ کر کی تلخ تھی عیسیٰ کی</p>	<p>۱۳۲۰ موتے بچا استغاثہ امام کا صبا دور سے تیرے جاب بقتل تیرے کھجک تیرے جاب بقتل تیرے تو اس پر چلی جیغ و غوغا</p>	<p>۱۳۲۱ غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل</p>
<p>لشکی تھیں دونوں دھار میں نصیب کی تھیں سرخ پر بڑی تھیں سہری کی تھیں</p>	<p>چٹائی مان اگر مری مری اور دیکھ گئی اسی بھائی دوڑو کے روٹی بگڑ گئی</p>	<p>غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل غل</p>

<p>۱۰۰۰ لاش اودھ سے کیے طے شاہ کیلے دور سے اودھ سے اپنے ناموں فختم تھی اگر کے اگلے سر سبز آج جو چین میں نوید راہ کو دلی</p>	<p>۱۰۰۰ چکر کے غنیمت لگی سر اوہ گوار افسان چھپر کے خاک میں غنیمت ہو پندار کتنے لگی پست اس کے کھنڈے جا بکار جو کہ بدین دھواؤں نہ سحر ہو پندار</p>	<p>۱۰۰۰ حضرت پر کے مہنگے باشت بکبار پیچی یہ سر کر فتن ہوئی بافتوں و بکار چاہے سید اودھ کے دو دو کج کی جان گروہی بین لائی ریشم کی گینچ</p>
<p>چھپ جائے جس سے دور کا نام ہو صابو دو طہ و لحن کے لینے کو آتا ہو صابو</p>	<p>وہ کہنی تھی کہ جاگ کے تقدیر ہو گئی بی بی نہ بکرو و ماتھ کہ میں راہ ہو گئی</p>	<p>جلائی مان یہ کر کے تن ہاش ہاش پر قاسم بنے اودھ و دھن آئی ہاش پر</p>
<p>۱۰۰۰ بہن کہ عورتوں کے تھیں اب دیکھو جو مجھ سے بدتر ہوں رضعت ہوں جلد کا کبر لائی ہو چھپ چھپ جاگے ہیں ساری رات کے کچھ کوٹھن</p>	<p>۱۰۰۰ چکر کے فتن ہوئے غنیمت و غنیمت موج سے دور جا باکی سکھتے ہیں اگر فریب چھپ بکار ہی نہیں ای بی پو کب کو دھن کی گینچ</p>	<p>۱۰۰۰ صدر کے گچی کو غنیمت کے عین مال رکھو دھن کی پیچیدہ پیچیدہ مال واری ہیں اب اودھ کی پیچیدہ مال کب یہ خواب پر کو دھن کی گینچ</p>
<p>دلپر سے فراق کی شمشیر بہر کو عافیت کو دھن کے کھالے جہیز کو</p>	<p>کیسی دھڑا دھڑی یہ مان کر گئی دوڑو پھو پھی جہاں کبیر گزرتی</p>	<p>کروٹ تو نہ کہ مان کے جگر کو قرار ہو اس پینے کی نیند پر امان نہ ہوا</p>
<p>۱۰۰۰ گالا لاش حسن گالی لاش پتھر پتھر سوس کو بھی ہو گئی خبر خدا سنا لاش پہ بھی جا بھری نظر گروہی کہ تب سکھتے ہیں لاش کو دھن</p>	<p>۱۰۰۰ رو کر میں کہنے کے شاد ہو اوس نے نصیب نہ کوئے لاش پیچی لاش گالیوں میں اس کی تھی خبر اب شرم کیا ہو دھن کے دھن کو</p>	<p>۱۰۰۰ صبر و دل لاش حسن گالی لاش کھلی ہوئی دھن کو لاش حسن گالی لاش قد منور ہوئے لاش حسن گالی لاش کبریا کو دھن کو لاش حسن گالی لاش</p>
<p>وولہ کی لاش آئی ہر سے کو توڑو سنا لاش دھن کے پر کو چھو</p>	<p>زخمی بھی ہو سید بھی ہو لے پد بھی ہو دو طہ و نام کو بھی چیا کا بھر بھی ہو</p>	<p>بولی نہ تھی حجاب کے قصہ وار ہوں اب حکم ہو تو لاش پناہ نہ کر شہار ہوں</p>

[illegible]

<p>۱۰ مصلحتی کا کہنا کہ میں چاہ میں چاہتا ہوں کہ اب وہ اپنے حال پاؤں دیکھ کر اس کی خوشی ہو جائے</p>	<p>۱۱ ناراضی اور غصہ کی وجہ سے ناراضی اور غصہ کی وجہ سے ناراضی اور غصہ کی وجہ سے</p>	<p>۱۲ ایک ایک ملک جرات و شہادت کا کیونکہ اس کا نام ہے جس کا وہ عظیم و بزرگ ہے کہ اس کی شان</p>
<p>۱۱ اگر گل پر بیان ہزار طرح کی ہر مہر و کیسے قدرت پروردگار کی</p>	<p>۱۲ کیونکہ عین عشق پر مشہور گردون حاصل ہیں سیکردن شرف اس کا</p>	<p>۱۳ دیکھا تو دل کو توڑ کے ہر چہ کی ابروں اور چہل گئے تھوڑا چل گئی</p>
<p>۱۳ نہ دل شکن چہ کہ کس کی نہ دل شکن چہ کہ کس کی</p>	<p>۱۴ اوس کو تو کہتے تھے کہ چاہ سناج آسمان و زمین پر عجب</p>	<p>۱۵ وہ شہینا ملک میں اور کس کے پیشاں کو کہتے تھے کہ چاہ</p>
<p>۱۴ سرخ کی ہلاکت میں ہر بیان کس کی سرخ کی ہلاکت میں ہر بیان کس کی</p>	<p>۱۵ جہان زبان و شک ہو ذکر اکہ میں گو یا کہ میں ہر قسم میں</p>	<p>۱۶ اک اک رسول حق کی کا جہان جس پر علی نے کی ریاضت و دعا</p>
<p>۱۵ میں ہر بیان میں ہر بیان کس کی میں ہر بیان میں ہر بیان کس کی</p>	<p>۱۶ ایک ایک آبرو سے عجب ایک ایک آبرو سے عجب</p>	<p>۱۷ اگر آج میں ہر بیان میں ہر بیان اگر آج میں ہر بیان میں ہر بیان</p>
<p>۱۶ میں علی بن جبک و جہل پر میں علی بن جبک و جہل پر</p>	<p>۱۷ فوج میں کوئی سماں نہیں اور کس کی وہ سب یکے تھے ہر شہر اکہ میں</p>	<p>۱۸ آج آج کے لطف و شہر آزما کی کا آج آج کے لطف و شہر آزما کی کا</p>

<p>۱۷۱ چین بیا دمان اولو العوین جب بیا بین مسکوین بیا بین نقشے رکھیں جو بیا بین جی گویا نو خط چو چکیا کر سیرت بیا بین</p>	<p>۱۷۲ یہ سیرت دوزخ و عوین بیا بین یہ جو بیا بین مسکوین بیا بین بیا بین بیا بین مسکوین بیا بین جی گویا نو خط چو چکیا کر سیرت بیا بین</p>	<p>۱۷۳ چین بیا دمان اولو العوین جب بیا بین مسکوین بیا بین نقشے رکھیں جو بیا بین جی گویا نو خط چو چکیا کر سیرت بیا بین</p>
<p>۱۷۴ پاس ادب شاہ کے صف شرع نے ختم گئی پڑی مہر اس ار کی گھوڑے بہ جسم گئی</p>	<p>۱۷۵ کس دبدب کا زونہ پیر مسکوین گویا چلن لڑائی کا سب دیکھ بیا بین</p>	<p>۱۷۶ مجھے بلک کسی سے تو آنکھیں کھالے شرع کر سیرت جو بیا بین تو سر کا ڈالے</p>
<p>۱۷۷ نقشہ بیا بین مسکوین بیا بین جی گویا نو خط چو چکیا کر سیرت بیا بین</p>	<p>۱۷۸ نقشہ بیا بین مسکوین بیا بین جی گویا نو خط چو چکیا کر سیرت بیا بین</p>	<p>۱۷۹ نقشہ بیا بین مسکوین بیا بین جی گویا نو خط چو چکیا کر سیرت بیا بین</p>
<p>۱۸۰ وامر جو بین انکم چلے بین مردے دونو نکو چار کر کے پھر گیا بندے</p>	<p>۱۸۱ دونو بین صاویجہ لڑائی بیا بین امد کی پناہ پہ توری اور بین</p>	<p>۱۸۲ اوتری بونجھنے کے لیے وہ دلیر بین سب انکو جانتے ہیں کہ شیر و کتیر بین</p>
<p>۱۸۳ دلالت سے نکلتے غازی کی لڑائی بین کھاتے نے نہ بیا بین</p>	<p>۱۸۴ نقشہ بیا بین مسکوین بیا بین جی گویا نو خط چو چکیا کر سیرت بیا بین</p>	<p>۱۸۵ نقشہ بیا بین مسکوین بیا بین جی گویا نو خط چو چکیا کر سیرت بیا بین</p>
<p>۱۸۶ کھلا کوئی مسکوین کو زانو بین داپ کے غصے سے رگیا کوئی ہونو نکو چاب کے</p>	<p>۱۸۷ مخاسک شوق جنگ ہر اک کھلا کو جو شرا گیا و غا کا حسین سپاہ کو</p>	<p>۱۸۸ جبر ان تک رہی ہر اک کے کلام سے یہ نیچے رکھنے بیا بین غلام سے</p>

<p>۱۰۰ جو بڑا کر کے نہ ملے اجماع سے نیز جو ولی ملانے لگا اجماع سے نظر کر کے کیا پوچھا اس سماں سے نظر کر کے کیا پوچھا اس سماں سے</p>	<p>۱۰۱ کہ جو چاہے کہ کوئی چاہے میرا یہ ایک بدل میں بہت بڑا وہ نہ ہو جاوے گا یہ ایک بدل وہ نہ ہو جاوے گا یہ ایک بدل</p>	<p>۱۰۲ سیرت سے کہ کوئی چاہے بڑا نہیں نہ کہ کوئی چاہے فرمایا نہیں نہ کہ کوئی چاہے فرمایا نہیں نہ کہ کوئی چاہے</p>
<p>۱۰۳ اگر شور تھا کہ تلخ کیا ہو حیات کو لاشوں نے جل کے ہاٹ دو نہ فرات کو</p>	<p>۱۰۴ بہر بہر میں سرکشی بہ سو اراں شام کی اکسیر کی بات عاتے میں نہ غلام کی</p>	<p>۱۰۵ یہ راہ حق کو جو قدم آگے بڑھا گیا وہ بارہ صدف میں وہی پہلے چاہ گیا</p>
<p>۱۰۶ کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور</p>	<p>۱۰۷ کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور</p>	<p>۱۰۸ کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور</p>
<p>۱۰۹ سوکے نہ چرو غامین جو بزم کے قدم کو جاگروں پر دیدیم اس علم گرم سے</p>	<p>۱۱۰ کس قدر کی نظر سے لعین کو تکیہ میں بچو تکیہ کو یہ غیظا کہ آمنو شیکہ میں</p>	<p>۱۱۱ بہر باغ گل و شیر و لبر و تکیہ صرب سے فوجین کو کیا جہاں تہ و بالا خاصہ سے</p>
<p>۱۱۲ کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور</p>	<p>۱۱۳ کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور</p>	<p>۱۱۴ کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور کہ جو کلام جو اداں نامور</p>
<p>۱۱۵ باس ادب سے غیظا کو ٹالے ہو میں یہ شیر خدا کی گود کے ہائے ہو میں یہ</p>	<p>۱۱۶ مشتاق ہیں وہ پیاس میں بیخونے گھا ڈر کر کہ مر نہ جائیں گلے کاٹ کاٹ کے</p>	<p>۱۱۷ یوں جا کے روئے وانے تن پاش پاش پر جس طرح بجائی روتا ہی بجائی کی لاش پر</p>

<p>۱۷۱</p> <p>حالی ہوا تو کبھی نہ فریاد کیا کلیاں سب پریشانی سے ہم سر ہو گیا کہ نہ لگا غم نہ ہو کیا بھی جینا کہ نہ سے آپ کا جو جیو گیا</p>	<p>۱۷۲</p> <p>نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو</p>	<p>۱۷۳</p> <p>بچاں جو ہوا تو کبھی نہ فریاد کیا کلیاں سب پریشانی سے ہم سر ہو گیا کہ نہ لگا غم نہ ہو کیا بھی جینا کہ نہ سے آپ کا جو جیو گیا</p>
<p>۱۷۴</p> <p>دوست جو یک بیک کئی مانتوں نے کھو گئے گمروے حسن کی طرح کیلئے کھو گئے</p>	<p>۱۷۵</p> <p>یہ وقت آبرو ہو بڑی بے وقار ٹال بھائیو امام کی اپنے در و کرو</p>	<p>۱۷۶</p> <p>سب جل بسے ہی تو علی پاس رہ گئے ستروں میں اکیر و عباس رہ گئے</p>
<p>۱۷۷</p> <p>نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو</p>	<p>۱۷۸</p> <p>اور تو یہ دلوں کو دلوں کو چلائے ساحل کے پاس نون کا دریا لے لے لے</p>	<p>۱۷۹</p> <p>بنا نظر عاشق نون شاہ بکینہ اک کبھی چہرہ پر سے لپٹے لگا لے</p>
<p>۱۸۰</p> <p>فتح و ظفر تھی مثل حالی اختیار میں بچے میں تھا وہی جسے تاکا ہزار میں</p>	<p>۱۸۱</p> <p>ٹال صفرو نشان نرے فوج شام کا بیڑو ٹکو پاس چاہیے بابا کے نام کا</p>	<p>۱۸۲</p> <p>نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو</p>
<p>۱۸۳</p> <p>دیکھو بوزان عداوت شکن دیکھو دیے حالی کا رانی کے سبب نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو نہا جو نہ جانے کیسے ہے غم جو</p>	<p>۱۸۴</p> <p>دولت پر کیا لاشی ہو اور کبھی جینے لگا آہ میں جانے ہو کجا</p>	<p>۱۸۵</p> <p>بچاں جو ہوا تو کبھی نہ فریاد کیا کلیاں سب پریشانی سے ہم سر ہو گیا کہ نہ لگا غم نہ ہو کیا بھی جینا کہ نہ سے آپ کا جو جیو گیا</p>
<p>۱۸۶</p> <p>آنکھوں میں پھر سہی تھی یک ذوالفقار عباس و داود تھے ایک ایک کی</p>	<p>۱۸۷</p> <p>اب بابا کی جگہ شہہ حالی مقام میں صدفے نہ کس طرح ہوں کہ ہم ہلاک میں</p>	<p>۱۸۸</p> <p>حسرت ہو کہ بیخوشی تن پاش پاش ہو بہلو میں ابن عم کے ہماری بھی لاش ہو</p>

<p>۵۵۵</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل</p>	<p>۵۵۶</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل</p>	<p>۵۵۷</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل</p>
<p>روئے کو کوئی دوست نہ دیا اور سر جانے ہوا فرزند باپ تیری ہو برا اور سر جانے ہوا</p>	<p>تم پہلو پہن تھے جیسے بیکس پہن گیا پھر خاتمہ ہو جس سے جب دم نکل گیا</p>	<p>تارہ تھا غم پر رکا خوشی دل سے تو تھی عیا سس ناہار انوٹے تو موت تھی</p>
<p>۵۵۸</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل</p>	<p>۵۵۹</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل</p>	<p>۵۶۰</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل</p>
<p>دیتے ہیں جان اہل وفا نام کے لیے پاؤں ہیں کیا یہ راتھ اسی کا کہ بے</p>	<p>عمر میں بھی بڑا قلیل کم ایسے نہیں دونوں ککا پر شباب یہ مرنے کے دن میں</p>	<p>صدے وہاں سے دل حسن کا چل گیا روئے نہیں دیا مجھے ماتم میں بھائی کے</p>
<p>۵۶۱</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل</p>	<p>۵۶۲</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل</p>	<p>۵۶۳</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرا دل</p>
<p>ہم تم پہ راتھ گلشن ہستی سے جائیں گے اچھا ہماری لاش کو اگر کٹر اور کٹیں گے</p>	<p>سربت پہ سے گل ہوں تو دل کا عیاغ اندھیر جو قبر پر پڑے چراغ ہو</p>	<p>قائم رکھے خدا کے علی کے نشان ہیں ماکب ہی ہیں گھر کے بیٹن کی جان ہیں</p>

<p>اوجھے قدم سے اکیچا لفتہ کی تیل خفے میں چھول جلتے ہو جیسا بار پیا آجہ دین قدم پر کھلے ہو لادہ غدار میں اذن جبک منسراوٹھا لگا خاک</p>	<p>جھٹکے تیرے گرو و پیر کوٹھے میں جھٹکے تیرے گرو و پیر کوٹھے میں جھٹکے تیرے گرو و پیر کوٹھے میں جھٹکے تیرے گرو و پیر کوٹھے میں</p>	<p>تو نے وہ مورسے جو تیرے پیر میں تو نے وہ مورسے جو تیرے پیر میں تو نے وہ مورسے جو تیرے پیر میں تو نے وہ مورسے جو تیرے پیر میں</p>
<p>افیا نہر غم ہوں رسالت مآب سے پیلے مرونگا اکرم عالی جناب سے</p>	<p>خود دیکھ کر یہ حال پیر امون ہیں گاہ ملنے گئے مہن خیمے میں ناموس سگاہ</p>	<p>منہ زد ہو کے رہ گیا ہر جوان کا دشت بنز و کیمت بنار و عضران کا</p>
<p>خود غم کی طرح کا اکبر کو کچا دیکھ کر نہ تیرے پیر کو کچا نورنگا ہوا تیرے پیر کو کچا اور آفتاب دین بہ انور کو کچا</p>	<p>تیرے آگے مانگوں غم کی طرح نورنگا ہوا تیرے پیر کو کچا نورنگا ہوا تیرے پیر کو کچا نورنگا ہوا تیرے پیر کو کچا</p>	<p>اور لگیا اس کو کچا غم کی طرح اور لگیا اس کو کچا غم کی طرح اور لگیا اس کو کچا غم کی طرح اور لگیا اس کو کچا غم کی طرح</p>
<p>پیلے رھا طے تو بہت ٹیکنم ہوں آقاہ شامہ راوہ ہوا و مین غلام ہوں</p>	<p>دیکھو مجھے رہو کہ رٹا لی ہو شہر سے چھوٹے گی مشکو نہین ترائی دلیر سے</p>	<p>حملہ غضب ہوا زوئے شاہ حجاز کا لنگر نہ ٹوٹ جائے زمین کجماں کا</p>
<p>شہر کی کہ شہر قدم سے اٹھ جائے پہنچے رھا طے ضرب نہ آئے کو کچا فرق بین ہم چین کہ مرید کو کچا انچا سیکھتے ہیں آج کا کربل آج</p>	<p>دل کیلے سب کچا کچا کچا دل کیلے سب کچا کچا کچا دل کیلے سب کچا کچا کچا دل کیلے سب کچا کچا کچا</p>	<p>وہ تیرے ہاتھ کی کیمت گدو اس طرح وہ تیرے ہاتھ کی کیمت گدو اس طرح وہ تیرے ہاتھ کی کیمت گدو اس طرح وہ تیرے ہاتھ کی کیمت گدو اس طرح</p>
<p>روزہ کو پیتے ہو سہو دیکھ لیجیے چوٹو کو اور ایک نظر دیکھ لیجیے</p>	<p>پچھے ہٹیں جھین بہ تلام عیان ہو دیر جاوے ہر پھوٹا دلاؤ لکڑی</p>	<p>بھاگے تھے نیزہ باز رٹا لی کو چھوڑ کر خیمہ کھل گئے تھے ترائی کو چھوڑ کر</p>

<p>۱۰۰ اس صفت میں جو شخص غفلت و غفلت میں سوچا کرتا ہے وہ اس کا نام ہے</p>	<p>۱۰۱ اس صفت میں جو شخص غفلت و غفلت میں سوچا کرتا ہے وہ اس کا نام ہے</p>	<p>۱۰۲ اس صفت میں جو شخص غفلت و غفلت میں سوچا کرتا ہے وہ اس کا نام ہے</p>
<p>بہرے تھے زردخون سے چمکد لال کے عامر دمنہ چپانے تھے گوشت گھٹا ہون کے</p>	<p>اسنو بہا بہا کے نہ پانی کا نام لو واسن و قبا کا ہتھ سے ہاتھوں سے تعامل</p>	<p>پرو خاس میں سب سے تھک کے ہاتھ سے دنیا میں کچھ کو کام ہو بازو کے ہاتھ سے</p>
<p>۱۰۳ اس صفت میں جو شخص غفلت و غفلت میں سوچا کرتا ہے وہ اس کا نام ہے</p>	<p>۱۰۴ اس صفت میں جو شخص غفلت و غفلت میں سوچا کرتا ہے وہ اس کا نام ہے</p>	<p>۱۰۵ اس صفت میں جو شخص غفلت و غفلت میں سوچا کرتا ہے وہ اس کا نام ہے</p>
<p>طاقت سے ہیں بھرے ہو بازو و دھڑکنے خبر کشا کا زور و پختہ میں نہیں کسے</p>	<p>کیا کہتے ہو سدا کہتے تھے نوح و نوح کے بیٹا کہ دھڑکنے سے بھالی کو چھوڑ کے</p>	<p>بیکس ہوں گمان ہنسن سریر ہنسن میں اپکا غلام تو ہوں گوپ نہیں</p>
<p>۱۰۶ اس صفت میں جو شخص غفلت و غفلت میں سوچا کرتا ہے وہ اس کا نام ہے</p>	<p>۱۰۷ اس صفت میں جو شخص غفلت و غفلت میں سوچا کرتا ہے وہ اس کا نام ہے</p>	<p>۱۰۸ اس صفت میں جو شخص غفلت و غفلت میں سوچا کرتا ہے وہ اس کا نام ہے</p>
<p>پٹا کھڑا ہے چاک گریبان کے ہوئے رونی ہو سو کی شکل سیکھ لے ہوئے</p>	<p>عاشق ہو دلبر اسد و الحلال کے باز و قوی نہیں ہیں ز کے لال کے</p>	<p>موقع نہو لکے کا بہ نہ بول سکتی ہو حضرت کے منہ کو گزری آنکھوں سے تکی ہو</p>

<p>جمع سختی جو روئے کی توتے عالم آباد جگہ تباہ کرتے ہیں عجائب فساد دکھائی دینے کیلئے جہاں کی کو اختیار آپ کو پوچھ رہیں سوخت میں تار</p>	<p>جمع کھولا گویا دھندلے لہو کی توتے کیلئے پہلو میں مسکورتا ہو فرزند سہ رفا نیرنگ لالے لالے جو تپتے ہیں جم فدا مٹا دی گا ہی کو عالم کی توتے کی پوجا</p>	<p>جمع دیکھو کہ تھوڑا دھندلے لہو کی توتے کیلئے آواز بند ہے سب سے پہلے میں توتے کیلئے نہ جاسے بات اور دھندلے لہو کی توتے کیلئے وہاں پہلے ثابت زمانہ توتے کیلئے مدار</p>
<p>اب غصہ قریب ہے کہ مرا گھر تباہ ہو کیسے جو روئے کی کوئی انکے راہ ہو</p>	<p>ایذا میں صبر صاحب بہت کلام ہو سیر ہی بھی آبرو ہو مختار ابھی نام ہو</p>	<p>سو ایسے نقشہ بہت ہیں ایک آنکھ میں صاحب سدا کوئی بھی جیا پر جہاں میں</p>
<p>جمع انکے لہو کی توتے کیلئے آواز بند ہے سب سے پہلے میں توتے کیلئے نہ جاسے بات اور دھندلے لہو کی توتے کیلئے وہاں پہلے ثابت زمانہ توتے کیلئے مدار</p>	<p>جمع دیکھو کہ تھوڑا دھندلے لہو کی توتے کیلئے آواز بند ہے سب سے پہلے میں توتے کیلئے نہ جاسے بات اور دھندلے لہو کی توتے کیلئے وہاں پہلے ثابت زمانہ توتے کیلئے مدار</p>	<p>جمع دیکھو کہ تھوڑا دھندلے لہو کی توتے کیلئے آواز بند ہے سب سے پہلے میں توتے کیلئے نہ جاسے بات اور دھندلے لہو کی توتے کیلئے وہاں پہلے ثابت زمانہ توتے کیلئے مدار</p>
<p>اک دل ہو میرا اور کئی عہد کے تیر ہیں بی بی میں کیا کروں کہ نہ بچے صغیر ہیں</p>	<p>غم چاہیے نہ آہ و بکا جاپے بھین بشہم کی سلامتی کی دعا جاپے بھین</p>	<p>سستی ہیں یوں جیا میں جفا رائے ہوئی آواز بھی بھلا کوئی ستا ہوئے کی</p>
<p>جمع تپتے ہیں جہاں کی توتے کیلئے آواز بند ہے سب سے پہلے میں توتے کیلئے نہ جاسے بات اور دھندلے لہو کی توتے کیلئے وہاں پہلے ثابت زمانہ توتے کیلئے مدار</p>	<p>جمع دیکھو کہ تھوڑا دھندلے لہو کی توتے کیلئے آواز بند ہے سب سے پہلے میں توتے کیلئے نہ جاسے بات اور دھندلے لہو کی توتے کیلئے وہاں پہلے ثابت زمانہ توتے کیلئے مدار</p>	<p>جمع دیکھو کہ تھوڑا دھندلے لہو کی توتے کیلئے آواز بند ہے سب سے پہلے میں توتے کیلئے نہ جاسے بات اور دھندلے لہو کی توتے کیلئے وہاں پہلے ثابت زمانہ توتے کیلئے مدار</p>
<p>اؤ اس دل زہر کے سامنے روٹی ہیں لونڈیاں کہیں آگے لٹنے</p>	<p>بچپن حضور کر کہ بھین کی قبول ہو صاحب یہ کیوں کہ رنڈا پا قبول ہو</p>	<p>چرخہ چاہے کہ وقت پہ کیا کام کر گئی چھوٹی ہو چلی کی بڑا نام کر گئی</p>

مرثیہ
بہارِ حیات کا یہ عالم ہے کہ
موت کی آواز سن کر
سب کو ہلاک کر دے
اور نہ تو کوئی بچے
نہ کوئی بچہ بچے

مرثیہ
یہ ہے سدا کی زبان کا حال
جو کہ ہر دم میں چھلکے
اور نہ تو کوئی بچے
نہ کوئی بچہ بچے

مرثیہ
سناؤ کہ کس کو کس کا جنا
نہ تو کوئی بچے
نہ کوئی بچہ بچے

صدقے رنگ بھڑپتی آرزو ہو گیا
کاشیہ یہ دہشت و باکہ بدن سر ہو گیا

ہیں ذرہ پروری کے چلن آفتاب میں
آفتاب دیر کیلے خادوم کے باب میں

مرنے کا خطرہ جینے کا مطلق مزار ما
اٹھانکی ابرو نری جب تو کبار ما

مرثیہ
جوں جوں نہ سہا تو تیرے عجب
بیتاب تیرے حسین سنبھالے ہو
کتنے تھے اضطراب میں چوبک کر اور خوشی

مرثیہ
کوئی نہ سکھ سیکھے کیا ہے اپنے اپنے نام
کیا میں غلام خاص نہیں بلکہ با نام
ایسا دن اور بھی کوئی ہو گیا غلام

مرثیہ
بلایا جو چھو بیٹا شہرہ اگر کہ اپنے
کاشیہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ
بندھو کی در کسے شہرہ شہرہ

سوزِ لبست تلخ خاطر میرے روزِ حیات کو
مرثیہ کہاں ہوا کہ سنبھالو حسین کو

بشکل ہوائیے وقت میں رکنِ ادب کا
اکثر سپہ سالار شیر الہی سے شیر کا

وقت مدد کو آئی بھی امداد کیجیے
بندھو بچکے اپنی فحش آزاد کیجیے

مرثیہ
کس کو کس کا کوئی کوئی کوئی
کس کو کس کا کوئی کوئی کوئی
کس کو کس کا کوئی کوئی کوئی

مرثیہ
یہ ہے سدا کی زبان کا حال
جو کہ ہر دم میں چھلکے
اور نہ تو کوئی بچے
نہ کوئی بچہ بچے

مرثیہ
کس کو کس کا کوئی کوئی کوئی
کس کو کس کا کوئی کوئی کوئی
کس کو کس کا کوئی کوئی کوئی

یہ نوجوان سبھا لیکھا جہدِ مہم و گامین
جہاد میں ہر اک کی سفارش کرو گامین

اب بھی نہ تیغ و تیر اگر تن پہ کھا و گھا
مولا بتائے کسے کچھ منہ دکھا و گھا

دم بھری زندگی تھے دشوار ہو گئی
سب تو خاتھے موت بھی بیزار ہو گئی

<p>۱۰۱</p> <p>خاکی نہ کہد یاد مرغشاہ و دیار پسے گلے گلے شہنشاہ کرب و دیار ایں کی جان اسو سبب فوت ملک یون ہو خوشی تو خیر جانے کہ سفر</p>	<p>۱۰۲</p> <p>ایا جیو اود بران سندس خا خود فلک بیاڈے کو طیار بلبل ہو ناخا و کے زستے غزلو کچا گل الخی سپاہ شہر دے کہ تو بنیں</p>	<p>۱۰۳</p> <p>شہبے افسانے کین بخت جان ہی گردا و کے خانے رخ تیلی شال ہی چلے سے راہ وینے کاکلستان ہی ڈرے سے بے خوف زمین آسمان ہی</p>
<p>۱۰۴</p> <p>بھائی ہنو تو بھائی کی مٹی خراب ہو اچھا شہکار کوچ مرابا تراب ہو سب دے سے شکتی شہنشاہ کی مکے کے ریکہ زرخا وین تو قوم</p>	<p>۱۰۵</p> <p>وہ زینت زینت کاکلستان وین زیر سے جیسے ہو قادی آستان وین چشم سپاہ دیدہ آہو جہ طہن زان سرعت پیکر کاکلستان وین</p>	<p>۱۰۶</p> <p>وہ دبیب و طوط شامزد و شلب نظر رانغا جگہی حالت سے آفتاب وہ رعب حق کہ تکیہ زمرہ ہو کرباب صورت میں فرد و فخر وین</p>
<p>۱۰۷</p> <p>سرت سدا ہی دوش تگل کگری پاکو کے پاس خاک پیش کھاکے گری جاد و مقام مجہ و خا بری پاکہ نہ تھی ریزہ میں خمن کا جسم خا</p>	<p>۱۰۸</p> <p>کھا قدم رکھیں خیر لال غلین کیکو خستے جو بال خینچی جود زین کو خیا و خیال وہ کو خیر کیا فرس بنیال</p>	<p>۱۰۹</p> <p>خینچی جود زینت کین میں کیکو خست کو خستے کو خا و خا کے کو خست کچھین صفت جی کو خست نکویا کہ نہ چو خا کیکو خست</p>
<p>۱۱۰</p> <p>خونید کا جلال بگا ہونے گر گیا اقبال سرے گرد ہما بکے بچر گیا کس ناز سے وہ رنگ غزال خن جلا طاؤس خفا کہ سر کو کو چمن چلا</p>		<p>۱۱۱</p> <p>رویکاجو وہ موت کے بے جن آسکا بہت جاؤ سب کہ شیر ترائی میں جا لگا</p>

<p>۱۱۰ آتش تھی تھی کہ اجل کا بیل بخت پیشہ خیر تھی وہ رسالہ شمع جلی سا مگر فرس کی بجائے ششہ تھی موت جاوے وقت تھی</p>	<p>۱۱۱ مٹھ چھٹے سپاہ کے تھیں تکیا بالتے مان گئے اسے مارا دھتکیا باقی رہے نہ راجہ کیوں کیجی اگر سے دلم ہو پونہ تھی لیا</p>	<p>۱۱۲ غور جدا جدا سے لکیر دیوے جب گوشے کی حالت دور تھی جب کبھی جدا دیوے کی طرح سے زندہ جدا نیز دل کو دیوے کی طرح سے زندہ جدا</p>
<p>۱۱۳ اس غول پر کبھی تھی کبھی اوس قطار پر پڑتا تھا ایک ترچ کا سایہ ہزار پر</p>	<p>۱۱۴ اس پر بھی تھی من و لیسکین دہری تھی گو باجی لگ پڑا میں اوسے بھری ہوئی</p>	<p>۱۱۵ اگر سے فرق گردن و سر بھی ہم تھے کشتہ کا ذکر کیا ہو کہ تیغ نہیں دم تھے</p>
<p>۱۱۶ وہ ترچ کی جگہ وہ ترچ کی مخفی کی اس شہید کی ذوق تھی شکوہ سوادین شہر دلدل کی صلوین شان سب اسد و گاری</p>	<p>۱۱۷ بیشک تھا اکھا تھ اس پر کب کا تھی پوچھا وہاں سوطوں کی شہر تھی آئی اجل اٹھا جوئی شاو دیا کاتھی شیر خزانے شہر مارا خد تھی</p>	<p>۱۱۸ کسی طرف نظر نہ لگتا اجل تھی کچھ شے تھی سے اسے جانب اجل تھی رمز دیون پھر آ کر اشارت سین اجل تھی ملا دیوے کی گوتی طرف برجل تھی</p>
<p>۱۱۹ چہ تون وہی غضب وہی بے باکیاں ہی بھرتی وہی تھی وہی چالاکیاں ہی</p>	<p>۱۲۰ باز وہی آئی ترچ دو دم شانہ گان کے پہونچے کو بھی قلم کیا و سنا کا کے</p>	<p>۱۲۱ ایسے جری سے کسکے مجال مصاف تھی یوں پھر کھڑے صف کی صف کو جو کھڑے تھی</p>
<p>۱۲۲ نواہ سوچو جھوٹا کوئی نواہ تو تھی تپ پنیے میں تپ کو یوں تاک کر کے تپ تپ کے سر کو چھپ چھپ کر تپ تپ کے سر کو</p>	<p>۱۲۳ کلیان تھانسل برقی تپ تپ تپ دور دور سے تپ تپ تپ تپ تپ اکی نہ ایک چوٹ نہ اوسے نہ تپ تپ کافی تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ</p>	<p>۱۲۴ جل جگر کا تھی وہ دل و رات تپ تپ دور سے جھلکے تپ تپ تپ تپ تپ سر تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ جگہ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ</p>
<p>۱۲۵ تھی نہر کی نگاہ غضب کا جلال تھا آکھین بھی سن سن تپ تپ تپ تپ</p>	<p>۱۲۶ آواز شہرت میں گیر و بزم کی تھی اگر کارم تمامہ و پنچن کی تھی</p>	<p>۱۲۷ جلای روح تیغ پیر کی شکل جہلو بولی اجل اب اوٹھ کے تو پہنکے جہلو</p>

<p>۱۳۱۰ وینا جو اکھٹے ہوئے تھے غریب قانون دین کے موافق قابل کس دبدب سے جو نہیں جانتے ایکچھ المومنین اجل کے کہ جان بچا</p>	<p>۱۳۱۱ گرمی سے قحطی میں کچھ بچا باب تو بار بار غلبہ کو دھوکا دے گا آج کے لئے فریب جو اس کے لئے کرتا تھا اس کو کچھ بچا</p>	<p>۱۳۱۲ جین تک کی طرف کوئی آنا تھا جس کشتے یا غریب کچھ جہاں تھا غریب یا غریب جانبے تک کے لئے دل کا حکم</p>
<p>۱۳۱۳ بس ہم نے گناہ چھین لیا اس کے نیزوں نے جو زبان کا تھا وہ کچھ</p>	<p>۱۳۱۴ یہ ایش ابرو میں اچھی بونی بانی پیا تو نام وفا دوسرے</p>	<p>۱۳۱۵ یہ اس جہاں کے کی جانب سے بان بہ چھوڑنے کے لئے</p>
<p>۱۳۱۶ بے تہمتین کے بن و بے تہمتین جانبین اچھی تو تھے بے تہمتین بزرگ سے بے تہمتین بے تہمتین ابرو جو جان بچا</p>	<p>۱۳۱۷ دیا ہے شک کچھ جو کھلا دیا آؤں کی سیہ گھٹا کی سیہ یوں ڈوب کر کھلا تھا وہ جانب سے بے تہمتین</p>	<p>۱۳۱۸ سکڑیاں وارنہ شہر جانبین شہر تلاورین کیسیوں توڑی یہ صف اگر تو جی</p>
<p>۱۳۱۹ آٹا کی لنگی پہ جگہ جگہ چاک نے اونکے آب نہر بھی ہو تو خاک ہو</p>	<p>۱۳۲۰ موجیں بھین رو دیں کی فوج کو پرواہ نہ ہو اس کہ ابرو پہ</p>	<p>۱۳۲۱ تہنا سب بھالے مشک علم یا وفا کرے پلوہ ہوساری فوج کا جہر</p>
<p>۱۳۲۲ فرمان سے بھنک کوڈ الاوت گو باختر اوتے اب جہان میں دربار الیسیوں ہو اکا نکال منہ سے کھینک جبری ایک بیان</p>	<p>۱۳۲۳ چلتی تھی رات کے چار پہنچ کانٹے سے رنگ اچھے پہنچ دراں گنگ کے نام اوجھا تھا گڑا تھا جگہ جگہ اسب تو تھا</p>	<p>۱۳۲۴ منہ سے کھینک جبری ایک بیان دربار الیسیوں ہو اکا نکال کھاتے اور دھکتے رہتے تھے کس کا کار و کردار جہان</p>
<p>۱۳۲۵ سیلاب جیب تلک کہ شہر بھر منظور تھا کہ ماٹھ جی بانی سے</p>	<p>۱۳۲۶ اوڑاؤ کے جہیوں جو لوہے گھوڑے کے چاروں پاؤں در</p>	<p>۱۳۲۷ جب دم لیا تو سینے پہ سو تہرل گئے پہلو کو نو توڑ کے نیزے بکھل گئے</p>

[illegible]

۱۰۴

یہ کہہ کر کہ فریاد کے بارے میں نہ کوئی دھڑک
نہیں ہے نہ دین پر کرے شہنشاہ جب سے
چلے گئے پھر کے فریاد سے دھڑک رہا
حضرت کو مان میں ہے عجب بے نیل

۱۰۳

عجب دور کہ اس کے زمانے کو جان
گھر لکھ کر کیا ہو حال اور لکھ کر کیا جان
حافظ بن دین اب نہیں مان جان
اس کے قدم پر جو بن گیا ہو جان

۱۰۲

۱۶
اگر کوئی تیرا دھڑکے بجا رہا وہ گویا
برو جو حسین بن ہوئے تیرے یادگار
مانو جو ان بھائی کا جو تیرے عین شمار
اگر تیرے واسطے ایسا ہے تو یاد

کیا کیا ملی ہیں تیغ و سپہ تیغین لڑائی میں
وہ زخم کھائے شیریں اس لڑائی میں

دست شکستہ پیے گی گردنیں و اکھیں
بھیاہیں تو اکبر مر رہو سب خال میں

گرے لگین تو خیر روضہ کا نام لو
بیشا پھر کے ماتھو کو مضبوط تھام لو

۱۰۱

افغان بے کس خون کی حق پرست
عجائب کا پتہ جانے سے کھلے جانتا
نام آوردن نے آج مشاہیر شہان
کیوں اگر حسین کو نہ اٹھا لیا جان

۱۰۰

یہ بجا جو دست بنی علی نے نہ بھول
ڈیوڑھی سے کھلی خدیجہ کو کھول
ملکان کو ان قتل ہو اے علی کے مال
تو کہہ کر حسین عجب تیغ بھول

۹۹

۱۷
اگر تیرے کونو تو حالت حق پرست
خلطان اوس میں بازوئے کونو تو
جلائے شاہ لاش کھڑے کونو تو
فرق آگیا جانی بھارت میں کونو تو

لاش اوٹکی پامال ہوئی زخم کھٹ گئے
جنین عالمی کا زور تھا وہ ماتھ کٹ گئے

دربارہ فوج شہانے مارا دلیر کو
زمین اجل نے چھین لیا تیرے سر کو

رو لیں گلے لگا لے تن پاش پاش کو
اکبر نہیں دکھا دوسرا در کی لاش کو

۱۰۰

اکی صدیہ نہ کر کا جانبست اکیلا
آقا نام ہو جو عبد جان نثار
نہ سے نکلتے تیرے کھنکھنے کی وجہ جان
اب یہ فقط حضور کی تر کا منتظر

۱۰۱

۱۵
یہ شہر مشرق و مغرب سے آگیا
تیرے کا خون عین زلزلے سے آگیا
وہ خدائی حسین زلزلے سے آگیا
یہ میرے ہمارے اچھے زمانے سے آگیا

۱۰۲

۱۸
اگر تیرے شہر کو بیکار اکیلا
رکھے چھوٹے سینگے اور کچھ بیکار
بچے ہی تیرے لاش خلد ربا بیکار
پہاڑے تیرے لاش بے سلطان بیکار

بابا کے ساتھ خلد سے شریف لائی ہیں
حضرت کی والدہ کو لے کر آئی ہیں

آٹا نہیں قرار ملی بقیہ ار کو
وہ پاپہ روئے جاتے ہیں خدمت گرام کو

ٹوٹی ہوئی کمر و سبھا کو حسین کو
بجیا دوا گلے سے لگا کر حسین کو

<p>ع جانی بختیگر کی لڑائی مرد غریب پر بادشہ کا نشانہ بن گیا لوگوں نے اسے ایک بابے پر جان بچا دیا</p>	<p>ع میرزا بختیگر کی لڑائی مرد غریب پر بادشہ کا نشانہ بن گیا لوگوں نے اسے ایک بابے پر جان بچا دیا</p>	<p>ع میرزا بختیگر کی لڑائی مرد غریب پر بادشہ کا نشانہ بن گیا لوگوں نے اسے ایک بابے پر جان بچا دیا</p>
<p>بختیگر پر وہ جو قہر خانی کا چراغ ہو جو حال ہو بکاسی کو بھائی کا داغ ہو</p>	<p>بازو ہی ہو ہاتھ سے اس کے ہاتھ ہیں مہن جانتا ہوں شہزادہ اس پر ہاتھ ہیں</p>	<p>دکھلا دیا اس کا حال شہزادہ کو بھلی لگی ہوئی ہو ہے شہزادہ کو</p>
<p>ع میرزا بختیگر کی لڑائی مرد غریب پر بادشہ کا نشانہ بن گیا لوگوں نے اسے ایک بابے پر جان بچا دیا</p>	<p>ع میرزا بختیگر کی لڑائی مرد غریب پر بادشہ کا نشانہ بن گیا لوگوں نے اسے ایک بابے پر جان بچا دیا</p>	<p>ع میرزا بختیگر کی لڑائی مرد غریب پر بادشہ کا نشانہ بن گیا لوگوں نے اسے ایک بابے پر جان بچا دیا</p>
<p>آخر شہزادہ میں جو نہ روئے تو کیا کروں تیرے خانی کو نام سے کہوں تو کیا کروں</p>	<p>اس صحرے میں فوج ہوں پہلے تو عید ہو سب بی بی کے بعد یہ بھائی شہید ہو</p>	<p>رضعت میں سچی بچی کہ ہو نام آجکا وہ کام ہو غلام کا یہ کام آجکا</p>
<p>ع میرزا بختیگر کی لڑائی مرد غریب پر بادشہ کا نشانہ بن گیا لوگوں نے اسے ایک بابے پر جان بچا دیا</p>	<p>ع میرزا بختیگر کی لڑائی مرد غریب پر بادشہ کا نشانہ بن گیا لوگوں نے اسے ایک بابے پر جان بچا دیا</p>	<p>ع میرزا بختیگر کی لڑائی مرد غریب پر بادشہ کا نشانہ بن گیا لوگوں نے اسے ایک بابے پر جان بچا دیا</p>
<p>رضعت کا حرف لب پہ بھی لایا بختیگر جسے تو یہ پہاڑ اور بھائی بکسایا</p>	<p>پہلے تھا ذکر آب کشی کے واسطے اب جا کے پانی لاتے ہیں بی بی کے واسطے</p>	<p>پانی نے مرفعی کی بھائی کو کھو دیا بچوں کے واسطے ہے بھائی کو کھو دیا</p>

<p>۴۱۱ پہلے گئے تو دین لیا دین لے کر جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ بہت لیا بہت لیا بہت لیا بہت</p>	<p>۴۱۲ وہاں پہلے ہی گئے گوار کرو تو جاو نہیں کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ</p>	<p>۴۱۳ پہلے ہی پہلے ہی پہلے ہی پہلے ہی کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ بہت لیا بہت لیا بہت لیا بہت</p>
<p>حالت ہو غیر ہو گئی زخمی کے جاتے کی قبر غلی سے آئی صدائے مائے کی</p>	<p>قائم ہو کہ مائے سے ہو کو کو کو کو پانی کو اب تو روتی ہو پھر ایک کو کو</p>	<p>موقع نہ سچی کا ہر وہ مشکل کی کا یہ چلے لیسے تو کون ہو پھر یہ چلی کا</p>
<p>۴۱۴ ہو بہت قدم پہ کیے وہ نہ نہ نہ نہ نہ غل نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۴۱۵ اجام کی نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ یہ ادا دے دو نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۴۱۶ جانی پہلے ہی پہلے ہی پہلے ہی پہلے ہی کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ</p>
<p>سادات کس بنا میں گرفتار ہو گئے ہو چھینیں یکس وے بار ہو گئے</p>	<p>جب مشک بھر کے دوشید یہ میخور کے دریا کا سحر ہو خدا آبرو رکھے</p>	<p>ہر وقت کہہ رہے ہیں ہمارے خیر ہوں آگے کہہ رہے ہیں ہمارے خیر ہوں</p>
<p>۴۱۷ اندھو جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ غل نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۴۱۸ کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ بہت لیا بہت لیا بہت لیا بہت</p>	<p>۴۱۹ کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ جیسا کہ نہ بہت لیا بہت لیا بہت لیا بہت</p>
<p>آہا میں صیغہ نیروان لڑائی کو نیروان نے ڈر کے چھوڑ دیا ہر لڑائی کو</p>	<p>مجرم جو لب پہ مرقہ شکر پہنچا لیجے قسم زبانی جو کتے دکھائی</p>	<p>جلی لگی ہر صغیر ماضی کا مگر کو سوال میں اب نہ کہے کہ غلام کو</p>

<p>۵۱۱ غلہ میں ایک ایک کوئی گند کی ہیں دوسرے کی بونہوں کی بونہوں کی ہیں دود و دوسرے ہیں یہ ہونانہ ہیں</p>	<p>۵۱۲ حکماء میں سے جو وہ آسمان سے حضرت کے لئے روچکے لیے پوسندہ قدم شکر و وہاں سے بقیہ کی بقیہ کی ہیں</p>	<p>۵۱۳ ناگاہ غلہ ہو افسر میں گام لگاؤ آج کل کی کامیابی کا سرور ان خوش خصل لگاؤ مان و شش و تیر کو تو بعد تمام لگاؤ اس پر اگر ان کا ب و مرقع جام لگاؤ</p>
<p>غل چار سو یہ ہو کہ قدم سر کے جائے ہیں گھوڑے جگا و حضرت عیاشی ہیں</p>	<p>دور و نئے شرمین کے گھر لعل سنگ سے صحرانوردی تھا چہرے کے رنگ سے</p>	<p>ہر انتظار امیرش اتھو شکار کا بیٹا سوار ہو بیگا دل سوار کا</p>
<p>۵۱۴ وہاں تو غلام جو بونہوں کی ہیں رونا کر کے جہالت سے بھائی ہیں زور اور آج کی شہنشاہی ہیں</p>	<p>۵۱۵ وہ تو علم کی وہ نہ عیاشی ہیں رکھنے خلائق میں جو شہنشاہی ہیں چیمہ او دھرم کا ہے جو دنیا اور دوزخ و سرور کی وہ بالائی ہیں</p>	<p>۵۱۶ آج افسر کا ہو اس میں شہنشاہی سرور کا فائدہ کل آج جاہلی کہنہ و خلیفہ و ملک پر اس میں عیاشی ہے یہی ہیں میں سلطان ہیں</p>
<p>لڑہ ہوا کے تھیں جو مرد بند ہیں شیر و کے ماتھ پاؤں ترائی میں نہیں</p>	<p>لیکنا وہ زرق برق میں یہ آنے ہیں تماخرق ایک مینہ کا دوا فقاہین</p>	<p>فوق او سکھ تھا مائے سعادت نشان شمع تھے زمین پر تو دماغ آسمان پر</p>
<p>۵۱۷ رن سے قدم اوٹھنے کے ہیں مانند پر کا پیسہ ہیں چار فوج و شہت سے پہنچنے ہیں تھیں داسن لپٹنے ہیں کے نشان فوج</p>	<p>۵۱۸ غصے سے غصہ کیا ہے داسن چا اوس کے سارے ہیں ہو چا اوس کے سارے ہیں</p>	<p>۵۱۹ وہ تو تو خفا و غصہ میں کہ ہیں جو غم و غلہ میں باریک جلد سید نے شاد و دلدار</p>
<p>راہت تمام خوں سے تھکے جا نہیں لشکر کے جگائے کے نشان پاجائے ہیں</p>	<p>کشتی کا بادبان ہو تو نہ شہر جا لے طوبی انہاں ہو اگر اوسکی ہوا لے</p>	<p>کھائی تھی ہر بری بھی قلم لکھی جان کی غصہ یہ تھا کہ رنگ ہو شمع جہان کی</p>

عزیز امیر خسرو
 نور کی جگہ پر
 عیاشی میں
 عزیز بن غصہ میں
 کل ایک خلعت ہوتا

<p>۱۲۵</p> <p>دل دل ترا درین تنجی بانی سیر و یادین بھج شت میں آسویا دیو اسرار دم دلا سے گئے تیرے تیرا اس کا تو دم چم تیرے</p>	<p>۱۲۶</p> <p>وایں عوار ہوئے ہیں عجب اس و داسن قنب لے لیا بوسہ کر تو کیلے تھے اپنے کھ عبال پر تو قباب خانہ زنجی پر جو جلیو</p>	<p>۱۲۷</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>
<p>۱۲۸</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۲۹</p> <p>برجھالیا سمن کو زانو میں داک لود و ہلال بن گئے حلقہ رکاب کے</p>	<p>۱۳۰</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>
<p>۱۳۱</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۳۲</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۳۳</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>
<p>۱۳۴</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۳۵</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۳۶</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>
<p>۱۳۷</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۳۸</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۳۹</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>
<p>۱۴۰</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۴۱</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۴۲</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>
<p>۱۴۳</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۴۴</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۴۵</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>
<p>۱۴۶</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۴۷</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۴۸</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>
<p>۱۴۹</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۵۰</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>	<p>۱۵۱</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ بٹہ ہیں جنکو ملاک پر فوق پر</p>

<p>۱۰۰</p> <p>غل تھا چینی آئی تو فتح اجل پیدا ڈکڑا کر امان لے کر قتل نصیب پیدا دیکر صد اخروے دی گئے بھلے پیدا پہلے سلامتی کسلاوت کھلے پیدا</p>	<p>۱۰۱</p> <p>ہر دم بھی کمر میں اجل کا کھنکھار گرتا تھا خود کھلے بیکر جو کھنکھار پہلے بھی اس طرح ظفر تو کھنکھار جھپٹتے تھے نہ بیکر نہ بیکر نہ کھنکھار</p>	<p>۱۰۲</p> <p>کویاں تو فتح و غلبہ گزشتہ سلطان و حاکم دود و دھواں میں تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے دوسرے صفت تمام اور دھواں کی گلیاں آفت کا سحر کھنکھار قیامت کی آواز</p>
<p>دیر یا ہیکر خود کا کنارے فرات کے دم بھر میں باز ہوئی کچھ بجات کے</p>	<p>ہر دل پہ اوسکی شان دھکا کا لہر تھا تمغہ نہ کیے آید نصرت کا لہر تھا</p>	<p>اوڑ کر بھی مرغ کو جیسا حال تھا جو ہر شام میں بچے کہ لوہے کا جال تھا</p>
<p>۱۰۳</p> <p>دھاکا لڑنے شامیوں کی دھواں دیر یا ہیکر خود کا کنارے فرات کے اسی طرح ابرو کی کھنکھار پہلے بھی کھنکھار کھنکھار کھنکھار</p>	<p>۱۰۴</p> <p>بسم اللہ صبح نصرت تھا کھنکھار مانند زلفا کر ان قدر لاجور جو ہر دم میں اس حال میں تھا دھواں وہ دھواں کی صفائی دھواں</p>	<p>۱۰۵</p> <p>یوں سوچو کھنکھار کھنکھار کھنکھار جو کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار جو کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار</p>
<p>کشتو کھو اپنے فوج خود دھندل گئی جنگل میں برق مقرر خود کو نہ لگی</p>	<p>او ترے جگہ جسکے اوسکے خبر ہو کاٹے گل ہزار کے اونہو نہیں تر ہو</p>	<p>ملواریں منہ چھپانے تھیں غصہ دھندل دھاکا لڑنے لڑنے تھیں سوار و کھنکھار</p>
<p>۱۰۶</p> <p>کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار</p>	<p>۱۰۷</p> <p>بیکر تھا بیکر کھنکھار کھنکھار دھاکا لڑنے کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار</p>	<p>۱۰۸</p> <p>کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار کھنکھار</p>
<p>باڑہ اس غضب کی وار دہ اشع ہو دشمن کو اوسکا گھاٹ کن رانھا گویا</p>	<p>کشتو کھو دھواں دھندلے کھنکھار ریتی پہ نکل تر پڑے تھے کھنکھار</p>	<p>کشتو تھے ایک غزب میں دھواں کھنکھار شدر تھے سب کہ موت کی گویا کھنکھار</p>

<p>۱۰۰ یون تھو غلہ سے تھو این ایک تھو غلے میں جب کہ تھو بن فاقو تھو یون اوٹھ اوٹھ تھو سپاہ فدا لٹ فدا تھو یون زین جی تھو تھو اسی فوج کے یون</p>	<p>۱۰۱ یون کو تھو تھو اگر کوئی یون دریائے فوجی طرف سے فوجی کے تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون سرسری تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۰۲ یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>
<p>۱۰۳ ہشتا بھی جو جہاد میں تھو کا و لی کہیں عباس بھی تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۰۴ و تھو تھو طول میں جو دم تھو تھو غل تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۰۵ کیا تھو سپاہ فدا لٹ افرو تھو غل تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>
<p>۱۰۶ جب تھو تھو تھو تھو تھو تھو سلف آں صف تھو تھو تھو تھو اب تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۰۷ یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۰۸ یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>
<p>۱۰۹ حملو کے بعد تھو تھو یون تھو تھو اگر دانی تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۱۰ چشمک یہ دم تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۱۱ آفت پیام یون تھو تھو تھو سکھ تھو تھو تھو تھو تھو</p>
<p>۱۱۲ یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۱۳ یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۱۴ یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو یون تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>
<p>۱۱۵ سارے عتاب تھو تھو تھو تھو پیکان تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۱۶ تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۱۷ سیفی تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>

<p>بیت خود من در آغوش تو نشسته گردیدم غریب الی موگیاں چچکیش حسین دارایاگر که جو بر لب است اک لعین بالدست کفایت کر از ازار دست بدین</p>	<p>در کمر جو فروز غایت قاتل چنان نظر مارا کی شمشیر دلاور کی چشم پیر چو چکشی آنگاه آه دل و آه جگر پو جو جو آئے چو چمکست سنبلاور دین</p>	<p>در کمر جو فروز غایت قاتل چنان نظر مارا کی شمشیر دلاور کی چشم پیر چو چکشی آنگاه آه دل و آه جگر پو جو جو آئے چو چمکست سنبلاور دین</p>
<p>دگر گز گاه کی کہ اکھی یہ کب ہوا اک نام رہ گیا تھا سو وہ بھی جدا ہوا</p>	<p>جوش غضب میں خاک پہ بیٹھے تھے ریشہ گو یا ہو شکستہ بختا چشم دلیرت</p>	<p>مر جاو گئی اگر او نہیں جہان نہ پاؤ گئی کیونکر چچی کو ملے یہ صورت و گئی</p>
<p>خدا جو موگیا غلام و بنہ چچکیش نامور نے بھر کجا کجا دانش تو نے کیڑی شکست تو نے محبت پر بھی بزم لگاوا اصبہ</p>	<p>نشان تو نے سات جگہ پر کیا ہو ریتا تو تو نظر کے چمکے آپ قید ہو آواز تو کا آئینہ بیا شاہ سرن سے کات لپٹے کیلے چو</p>	<p>حضرت آقا کا کرنے کا نین ماگہ دانش پر جب کجا کجا لعین اس جہان پر کجا کجا کجا کجا سرن سے کات لپٹے کیلے چو</p>
<p>گھوڑے سے ڈمکاکے بعد یاس گور پانی کے ساتھ حضرت عباس گور</p>	<p>خونین ترپ ترپ کے یہ غیور حد مہ یہ ہو کہ حسرت ویدارہ بجائے</p>	<p>بشش و پانہ گناہ سے آگے نہ گور کیا گور کہ کچھ زمین مارا ہر گور</p>
<p>بجک از بین چو بنجلہ باکر سر از آن عقبست پیر اسیر</p>	<p>کھلا صدمہ لست علمدار کا گور گئے میں شمشیران بھونکاں کا</p>	<p>پوڑتے صدمہ چو بنجلہ باکر افادہ ہو وہ خاک پیر اسیر</p>
<p>گھڑے ہو اجگر اسد و الحلال گھا سرباش باش ہو گیا چیدر کے لال کا</p>	<p>شاید خبر نہیں ہو امام غیسور کو آقا پیر کجا رہت ہیں تھنور کو</p>	<p>وینا سے آج اوٹھ گیا حامل نشان کا کشتا ہو سر ترالی میں کوہیل جوان کا</p>

<p>مرثیہ خوشی باس صد کہ حکمت سے ہوئی نوشی باس صد کہ حکمت سے ہوئی کلیں چو باؤن غلام لباب سے ہو چلائے کہ کوئی کہ چلے چلے کر</p>	<p>مرثیہ غریب بین لکلیہ لکلیہ لکلیہ سید غریب تو گلاب یہ لکلیہ لکلیہ تازہ ہو آج دانیس لکلیہ لکلیہ گلاب یہ چو پری سے لکلیہ لکلیہ</p>	<p>مرثیہ جوانی کی لاش نہ جانی نہ جانی لدا دیو دل کو نہ لکلیہ لکلیہ بوسے یہ چو چلے چلے کر الکس سب چو قبلہ عالم چو چو</p>
<p>خوشی بیکون چھپا ہو یہ کیا وادان ہو کچھ سوچنا نہیں ہمیں دن ہو کر رات ہو</p>	<p>عجائب کیا جہان کے ہم گندگے محسن ہوا شہید محسن آج مر گئے</p>	<p>صدقہ ہزار جان امام عیور کے تھکوا وٹھاکے گرد پہرا کو حضور کے</p>
<p>مرثیہ جیسا کہ ہے سب کو سب کو سب کو کچھ سوچنا نہیں ہمیں دن ہو کر رات ہو نفسہ انجی خیر کی لکلیہ لکلیہ اکتیرا وادان لکلیہ لکلیہ</p>	<p>مرثیہ دل کا غمنا سب کو سب کو سب کو زندہ ابھی ہیں حضرت عجب شاعر گھبراہٹ نہ رہا پورانی قریب تر</p>	<p>مرثیہ خفیلے نہ کہنے لگے غنا خفیل عجائب تلوغ میں چو چو چو او رہے جانی جان کو سب کو سب کو صدقہ لکلیہ لکلیہ لکلیہ</p>
<p>پرساتو دون بخت کی طرف تھکوا وٹھو سر پٹیا چلو دکھارے ماتھ چھو وٹھو</p>	<p>ہادم اوٹھانیا کجا بپاش پاش کو چلیے حرم میں لیکے ہشتی کی لاش کو</p>	<p>اکر امرا گپ پش پش روح و دل گئی آپ آئے کہا کہ دولت کو نہیں مل گئی</p>
<p>مرثیہ یار و رفیق حشر چو چو چو یوم وفات حضرت چو چو چو یہ ماتم نہ لکلیہ لکلیہ میرا کہ لکلیہ لکلیہ لکلیہ</p>	<p>مرثیہ صدم قریب لاش لکلیہ لکلیہ عجائب جان لب لب لکلیہ لکلیہ نوشی باس صد کہ حکمت سے ہوئی الکس سب چو قبلہ عالم چو چو</p>	<p>مرثیہ سوا لائو دل جہت پور دکھارے ابا وادان نہ لکلیہ لکلیہ نوشی باس صد کہ حکمت سے ہوئی عجائب جان لب لب لکلیہ لکلیہ</p>
<p>سیرالم سہول کی جاکے سے چو چو صدقہ ہزار جان امام عیور کے</p>	<p>دو کوہ غم کے دل پہ جو اک گر پڑے سہلو میں لاش کے شہر لہرا گر پڑے</p>	<p>خدی کلار باندھے ہیں ناقہ نیر کے آئے ہیں باغ خلد سے نانا حضور کے</p>

<p>کیا بند پوری بڑے غور و خفا راکون میں کیا نسبت کس کو چھوڑا ختم کئے جسم جو کھٹی جوان دار و شوارہ بر عمارت نشاۃ دار</p>	<p>کو جانے منع میں کی کجی کیا اس شان ادا و جوان میں کجی میرا کجی ہر طرف گلشن لب فرزند قادیان سے غیور اگر کجی</p>	<p>چاہے شرف بڑی غالی کا امیر فرمے اس حال میں کجی کی جستجو میں کجی کی فان خاصہ سے کجی کی</p>
<p>کیونکر نہ ایسی مرگ پہ نازان غلام ہو ہر مقام نزع جسے سرھلے امام ہو</p>	<p>گر منع کجی کرین کو اکیلا نہ چھوڑا عمرہ نثار باب کو تنہا نہ چھوڑا</p>	<p>پیر سائیں شہید کا دینے کو اے میں یہ سب تمھارے بھائی کے لیے کو اے میں</p>
<p>روئے لگے کجی کی عیال میں فریاد نہ نہ روتے کجی کی کی عرض اب بولتے کھٹی جوان دار انغم کہ کہ اب کیلے میں یا شاہ نام دار</p>	<p>پہ کیلے پتہ شاہ کی جانب پر چلا کلپے لہو کجی ہوئی کجی کو تکلیف نزع سے خون کے قطرے اھل و عیال کس کیلے کجی کی کجی کی</p>	<p>او کو کجی کی حضرت شہید میں گلیا دہائی کجی کی ہر دم از غیبی مراد و گل خود کشوار عاشق صلہ کی</p>
<p>تو اورین کجی کی شکر جو آئینا اب کون ہے جو قبلہ دین کو پائیگا</p>	<p>منکا جری کا ڈھل گیا بھائی کی کو دین بھائی کا دم کل گیا بھائی کی کو دین</p>	<p>بھائی کا کپا سفر مراد میں اب مر گیا پکے مرے یتیم ہوت باب مر گیا</p>
<p>کیا ہے کسی جو موت سے اولیٰ نام بندین کو متوجہ بہت نہیں جان غلام گلو اور غم کی آواز کا بھائی نام سچو ایسی آجی جو کہ جوہر غلام</p>	<p>چاہے کجی کی سلطان کجی فریاد کجی کی عیال نامور کجی کی کجی کی کجی کی کجی کی کجی کی کجی کی</p>	<p>باز و کجی کی کجی کی کجی کی کجی کی کجی کی کجی کی کجی کی اب کجی کی کجی کی کجی کی واحد کجی کی کجی کی کجی کی</p>
<p>پاؤنگا اب کمان میں امام غیور کو جی چاہتا ہے کہ چھوڑ وں دھنور کو</p>	<p>فرزند خاتمہ زبہ بخوار اظلام تھا جو حال ہو گیا ہے کہ پیار اظلام تھا</p>	<p>کیون مجھے سپہ پیر الیا نصیر کیا ہے سب جس سے کھینچتے تھے وہ تمھیں کیا ہے</p>

حاصل
 کیم کی گزشتہ شہد الابرار
 تو موعود کی شہادت کے وقت قلب پاک
 پیرا شہید کی مدد پر ہوئے پاک
 سرور الابرار سے کہیں ان کا

حاصل
 اور از چرخ طلی کا یہ لکھی کہ اس کی
 تو جا کہ میں تو مہربان کی گنجائی کی لکھی
 ویر موعود کی بغل پر زور ہوئے پاک
 درون غلام کی مدد پر ہوئے پاک

حاصل
 عدت سے نفعی علم کی شہادت ہوئے پاک
 چھین چھین چھین چھین چھین چھین
 جو کہ میں تو مہربان کی گنجائی کی لکھی
 سرور الابرار سے کہیں ان کا

پتور جو الے کر کے شہ شہ قین کو
 چلائی قاطعہ کہ سبھی ان کی

صدر جہان میں نے بدر کی عظمت پر
 اک سو گوار اور دین پر

پیدا نئی ہر قدم پر علامت نشان آتے
 پیرا کہ اوٹ گیا نہ حاصل جہان سے

حاصل
 جلدی جلاوٹ کے دل اور کلام
 لکھنے عرض شاد سے کی تاج جلاوٹ
 شہید کی لکھی ہیں رشتہ میں
 شہید کی لکھی ہیں رشتہ میں

حاصل
 تاج رانہ جو کہ شہ شہ قین
 منک و محکم کی لکھی
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی

حاصل
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی

آیا وہ گزشتہ سیکہ بھی نیکی
 دیکھی چپ کی لاش تو جہنم کی نیکی

انکی ہولی تھی تیغ و سپر بھی دلی کی
 پر خون نہر سمندر بھی تھی شہید کی

کوئل کی کیوں فرس کر باک ہر گز
 سر پر کی گزشتہ کی بکار کا گزشتہ

حاصل
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی

حاصل
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی

حاصل
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی
 کوئل کا لکھی

ہو ہی ابھی سے رشتہ الفت کو تو دونا
 کس پر میں انکی لاش کو بگل میں چھوڑ دونا

خادم بہرہ سر لپا اکا اس طرح
 دل دل کو لوگ لائے میں مجلس میں چھوڑ

پانی کو جو مدھار سے تھے وہ خنجر میں
 امان اوڑاؤ خاک کہ ہم نے بدر ہوئے

<p>حاصل پورا اولاد کے نیکو خاندان کی طرف سے اگر پورا اولاد پیدائشی سے بچاؤ کرنا لائے ہیں کھڑے رہیں گے عالم کی بارگاہ میں سے بجا رہیں گے عجب کمال</p>	<p>حاصل بہاؤ دین کے پیر کی پستی کے مال کبھی نہ ہوگا جس کی ہر ہمت کی پستی پیشی چھوڑ کر کھلے جو بیاہیں پیشی چھوڑ کر کھلے اطفال ضرور سال</p>	<p>حاصل بہاؤ دین کے پیر کی پستی کے مال کبھی نہ ہوگا جس کی ہر ہمت کی پستی پیشی چھوڑ کر کھلے جو بیاہیں پیشی چھوڑ کر کھلے اطفال ضرور سال</p>
<p>موت آئی اور کوہ پائو کی تقدیر ہو گئی ہر ہمت کی چھوٹی ہو رہی ہو گئی</p>	<p>فق ہو گیا سکینہ کا سنہ سالوں کو گئی پہیلا کے شمع باقی علم لپٹ گئی</p>	<p>جنگل بسا دیا شہ والا کو چھوڑ کے صاحب کدھر چلے آقا کو چھوڑ کے</p>
<p>حاصل خوشی میں غم کی باتیں ہی نہ رائے کے دل کے لئے نہ ہو گئی ماننے کی صف پر چھوٹی کوئی نہ ہو گئی افش کھلے گئے کوئی نہ ہو گئی</p>	<p>حاصل نہ اس علم سے چھپا ہے نصیب کیا چائی تھی کہ علم کے پیر کی پستی اس خون بوجہ علم کے پیر کی پستی مشکلات کیوں دیا بجا ہے سب کو</p>	<p>حاصل صاحب سکینہ جان بیکو رہا ہے کھلے زبانی دیکھے آئینہ بیکو رہا ہے صدمے کی تھی چھوٹی کوئی نہ ہو گئی قربان جانوں میں کھلے گئے کوئی نہ ہو گئی</p>
<p>ہر ہمت کی کھل گئی اور چھل پڑی جیسے سے بال کھولے دولہن بھی کھل پڑی</p>	<p>بابا اکیلے ہو گئے آفت گذر گئی ہر ہمت کی پائی مانگنے والی نہ مر گئی</p>	<p>افس کے دل ہی کے منافی بن گیا ہے صادق ہیں آپ وعدہ خلافی بن گیا ہے</p>
<p>حاصل اکثر کے گاڑ دیا جہنم کا کوہ سے سوچو نہ علم کے لئے سب جہنم خشت بیکو رہا ہے کوئی نہ ہو گئی مور میں پائی نہ ہو گئی کوئی نہ ہو گئی</p>	<p>حاصل افس کے دل سے دانش کی پستی قربان آسمان نہیں کوئی نہ ہو گئی چادر پڑی تھی نہ چادر کوئی نہ ہو گئی خشت بیکو رہا ہے کوئی نہ ہو گئی</p>	<p>حاصل کھل گئی سگن آج تو کوئی نہ ہو گئی جہنم میں ہیں آپ کوئی نہ ہو گئی جان بیکو رہا ہے کوئی نہ ہو گئی جان بیکو رہا ہے کوئی نہ ہو گئی</p>
<p>جیتے رہے تھے اس الم و باس کے لیے رند سالہ لاؤ زوہد عباس کے لیے</p>	<p>نگر سے تھے تیغ غم سے دل سو گوار کے حکم جیسا کہ تھا کہ نہ رونا پکار کے</p>	<p>جنگل میں چھوٹے نہ تھے باقی تمام کے بیشے ہیں آپ امام کے بھائی امام کے</p>

<p>۱۳۱۱ والی کسان نہ دینے کو بلکہ اس کا ریلے لوٹ گیا چلو بلے ایکھلے کام کیا جو خدا کو اپنے سر پر ہی ہوں لپوڑ کیا کرے</p>	<p>۱۳۱۲ کتنے غلے شے کو کھجور کے دم و دیم تم کو لوٹاؤ جو تم کو نہیں جانتے ہیں ہم موسم غار جو کو تو نہا رہے ام گر کہ تو نہیں نہاری جا رہی کا کالم</p>	<p>۱۳۱۳ جو کہ سر نہ دینے کو بلکہ نہم کہ کیوں نہ دینے کو بلکہ ان راہو نہ دینے کو بلکہ والی بھجے بلکہ کہ دیا اور نہ دینے</p>
<p>۱۳۱۴ کہا او کی زندگی جسے وارث ہے پاس ہو میری بھی قبر ان کی تربت کے پاس ہو</p>	<p>۱۳۱۵ کل ہم ہیں اور خیر و شہر و ترہین اسکا بھی غم نہ ہو کہ بچے صغیر ہیں</p>	<p>۱۳۱۶ کہا راہ و رسم پر ہی دینے زشت ہیں لوٹدی تو قید خانہ میں صابا بہشت ہیں</p>
<p>۱۳۱۷ جو کہ حکم ملے کی شادی کو نہ دینے خود کو ملے حکم سب کیا باجہ سے اپنے اس سے پاس ہو کیا خوجی جی آندو ہیں عہدہ دی ملا</p>	<p>۱۳۱۸ کسی جہ غفلت آج کو نہ دینے جو کہ غفلت آج کو نہ دینے جوانی خوجی کی باو کی باو کیا اوتے نہ جی کو گس میں کیا</p>	<p>۱۳۱۹ کیونکہ کہوں کہ آپ میں معروہ نہ دینے میری جی جاک قابل آقا نہ دینے ابنا حکم کہیں کہ غفلت اور نہ دینے کیا پائی جی کہ میری شہر کی نہ دینے</p>
<p>۱۳۲۰ صدقے شہ کے جو طیار ہم ہو صاحب نہیں خبر پر علم دار ہم ہو</p>	<p>۱۳۲۱ اب وصل کے ندون نہ دینے استباق کی کیونکہ کر ٹینگ و شت میں راہن خرق کی</p>	<p>۱۳۲۲ بیروہم خبر خواہ سے منہ موڑے نہیں ساتھی بر ابھی ہو تو اسے چھوڑے نہیں</p>
<p>۱۳۲۳ میں بلابین کیے ہیں از تہذیب کی اچا کو اور کو سلامت رکھے خدا سورافین بخش عدا را با وفا یو کے سب جہتیں کی کر نہ دینے</p>	<p>۱۳۲۴ صاحب تہذیب کو تو نہ دینے دریا کو فرسب سوزن کی خلت ہو میں اور آپ آج کی شہر کی جہا کسب کو خالی دیکھ کر نہ دینے</p>	<p>۱۳۲۵ کیونکہ کہوں کہ موٹا و طریق و فانی نہ دینے عدتے گئی میری او کو تو اسرا نہیں کیونکہ کہوں کہ صبا نہ دینے میں جہا میں تو نا تو کو اور نا نہ دینے</p>
<p>۱۳۲۶ کیا کیا نہ از میں ہیں امام غیور کی لے او تم بھی جا کے بلابین اھنور کی</p>	<p>۱۳۲۷ ترشپوں نہ کھجور کہ ٹی واردات ہو صدقے گئی فراں کی یہ پہلی رات ہو</p>	<p>۱۳۲۸ دیتی ہوں واسطہ میں تہ مشرقین کا والی مجھے بنا ہے صدقہ حسین کا</p>

<p>صاحب نجد بن سکر بنی نساخا تم صاحب نجد بن مصیبت میثجا کوئی تم نگو جنتین کشتیدار کیست نگو بہارے مالک و فرزند کیست</p>	<p>صاحب نجد بن سکر بنی سگوار و دیگر بھی بنائے رو بہو غناہ ہمار بجائے کے مایہ خاتم کے بوجہ کمال میں بس خدا کو یاد کر اب جو کمال</p>	<p>صاحب نجد بن سکر بنی سگوار و دیگر بھی بنائے رو بہو غناہ ہمار بجائے کے مایہ خاتم کے بوجہ کمال میں بس خدا کو یاد کر اب جو کمال</p>
--	--	--

<p>جب تم نہ تو خاک ہر دنیا سے زشت ہیں مجاوچی اپنے پاس بدلو بہشت میں</p>	<p>انجام کار سب کے لیے مرگ گور ہر لی بی خدا سے کیا کسی بندے کا زور ہر</p>	<p>جلوہ ہے مزار پر مولا کے نور کا خاک شفا میں قبر پر صدقہ حضور کا</p>
---	---	---

<p>سید عالم بنی نساخا کوئی تم ابن بنی نساخا کوئی تم بنو قریظہ کی سربراہی کیا کیا میں ہر ایک کوئی تم کیا کیا میں ہر ایک کوئی تم کیا کیا میں ہر ایک کوئی تم کیا کیا</p>	<p>سید عالم بنی نساخا کوئی تم ابن بنی نساخا کوئی تم بنو قریظہ کی سربراہی کیا کیا میں ہر ایک کوئی تم کیا کیا میں ہر ایک کوئی تم کیا کیا میں ہر ایک کوئی تم کیا کیا</p>	<p>سید عالم بنی نساخا کوئی تم ابن بنی نساخا کوئی تم بنو قریظہ کی سربراہی کیا کیا میں ہر ایک کوئی تم کیا کیا میں ہر ایک کوئی تم کیا کیا میں ہر ایک کوئی تم کیا کیا</p>
---	---	---

شہید میر انیس کی مادر نے بابا
اور دو بیٹے فرزند کو دیکھ کر سنایا
نور داری و فادار غلام آپ بابا
نعمین اور فادار لکھا موعاری اوجا

شہید میر انیس کی حضرت خدیجہ
چشم بینا کو چون فادار
حاضرین کو و جلد غلام کی ندب
لازم نہیں مان عمل خیرین فادار

شہید میر انیس کی مادر نے
دیکھا کہ اس کو کتنے بچے تھے
پاسو کا خیال اگر حالت ہو فادار
بادا کی خبری رشک کیچے

آقا ہوشمشاہہ ہر سوار ہوا اسکے
مالک ہر توحین اور توحین خشار ہوا اسکے

گوئے عین چوٹا ہو گل اندام بہت را
ہر خلق میں ہو بنگا بڑا نام بہت را

طاق نہ ہی ضبہ کی احمد کے وصی کو
نزدیک تھا حد سے عش آجائے غلی کو

شہید میر انیس کی مادر نے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے
اس گل و فادار کی آئی چو
کتنا سر سبز ہے سفاہ پر چو

شہید میر انیس کی مادر نے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے

شہید میر انیس کی مادر نے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے

یہ شہر مدد گاری شہر کر گیا
اللہ اسے صاحب توفیق کر گیا

محمدا یں او کر کے کا اسکے سر پر
اب اسکو خدا کیجے زعفران کے پر پر

ماتم تر اہر تخریر ظانی میں رسیدگا
شہر تری الفت کا زمانہ میں رسیدگا

شہید میر انیس کی مادر نے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے

شہید میر انیس کی مادر نے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے

شہید میر انیس کی مادر نے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے
یہ بقیہ توحین اور توحین خشار ہوا اسکے

حق الفت زعفران کا او کر لی ہوں بیٹا
جو عہد کیا او سکود فاکر لی ہوں بیٹا

میں عاشق فرزند رسول رسول
سو بار جو زندہ ہوں تو سو بار خدا ہوں

ہالی جو ہو ابد دل و جان بی بی پر
اوس روز کھلا حال وہ عجب اس غلی

<p>مرثیہ چند عاشقوں کی جگہ پر سرمہ کے گئے صحن شہادت کے طلبکار روئے تھے جو ملاش پر جا کر شہر ابرار خون دل عجبائش بھل جانے لگی تار</p>	<p>مرثیہ کلمہ سخن رچو جو غائبانہ عالم فونہا کے ماتم میں ہوا اور میدانم گھر کے لگی پتھر سرسبز میں غم نزدیک یہ نظر دو جو کیا پتھر</p>	<p>مرثیہ چند کمر والی سوارت کمر آقا چند کمر والی سوارت کمر آقا چند کمر والی سوارت کمر آقا صاحب دیکھ کر ان کی کمر آقا</p>
<p>کہتے تھے کہ رخصت کا بہانہ نہیں ملتا سب جاتے ہیں مرنے نہیں جانا نہیں ملتا</p>	<p>دل ہل گیا سینے میں رنڈا لپے کی جبر سے گھبرا کے جوا دھنی نور دالگر کی ہر سے</p>	<p>شہر شہر کی ہر مہر دھرتے ہوئے جاؤ جاتے ہو تو جو ہر مہر کرنے ہوئے جاؤ</p>
<p>مرثیہ جیہ قتل ہو اسید سیم کا بے کھا جی بھلے تھے مرنے کی بجائے نہیں چھوڑا تھے کھو دیکھو تو کیا جیہ قتل ہو اسید سیم کا بے</p>	<p>مرثیہ عجائش کے گھر کا سو فیض خدایا رونی گئی اور خوش سے کس کی کس کی کونہ کی کھدائی اور خوش خدایا اوتھنا جو مہر سے عمار کا سا</p>	<p>مرثیہ عجائش کے گھر کا سو فیض خدایا رونی گئی اور خوش سے کس کی کس کی کونہ کی کھدائی اور خوش خدایا اوتھنا جو مہر سے عمار کا سا</p>
<p>یہاں سوچ کے بیان ہو افرزد حسن کا سر شہناہ کیما نہیں جانے گا وطن کا</p>	<p>سرمہ دین ہوئی ہوں سہجائے بی بی دند رنڈا لپے سے بجا لو مجھے بی بی</p>	<p>گونا ہوں ادھن میں تہ نشہ گلو کا دوسرا تہم اسوون میں زخم آئی بک</p>
<p>مرثیہ روئے تھے عجائش کے گھر کا خیمے میں راہ رنڈا لپے سے لاہو نہیں لپے آئے اسے جیہ خدایا سب کسما اب جیہ کا بیاں دھو</p>	<p>مرثیہ خیمے میں جیہ خدایا کے گھر کا روئے تھے عجائش کے گھر کا خیمے میں راہ رنڈا لپے سے لاہو نہیں لپے آئے اسے جیہ خدایا</p>	<p>مرثیہ وہ خدایا کے گھر کا روئے تھے عجائش کے گھر کا خیمے میں راہ رنڈا لپے سے لاہو نہیں لپے آئے اسے جیہ خدایا</p>
<p>لو صاحبو تشریف لے جائے میں عجائش نئے تیغ ہیں دیکھ کے جاہن عجائش</p>	<p>چلائی تھی منہ بوڑی سے تیرا صاحب ان قدموں کے منہ بوجھ چوڑا صاحب</p>	<p>گو سب جیہ وہ شفقت سے عزیز ہو کر تم جاہن و خدا اپنی کینز کے برابر</p>

[illegible]

<p>۴۴۴ اس سمت زید پوٹن سوار کیلے نشت اٹھکین بانڈے لے اٹھو نون تو کے ٹی ٹی کورنگی گرز سبجلے اوڑیس ہزار کیلینت جو جیون و</p>	<p>۴۴۵ ابو کی کا تو نہیں جیو کج کا ختم پیو سندی بی را لیکو نونون کج اکھا ایسی کہ صبر زودا او صبر مر سوتے فدا ک دل شمع کج</p>	<p>۴۴۶ ہر مریب بین غوغا کہ پتلیکھ عفت مغل کی زمین ہو گئی غوغا جیو کجی وہ جیو کجی اہو کجی سر نے سوار جیو کجی جان کج</p>
<p>۴۴۷ کوسوں ہی و فوز سپہ شام ہو اٹھا اک پیاسے کی خاطر یہ سر ارجام ہو اٹھا</p>	<p>۴۴۸ دل سہم گیا سینے میں مر و تمن جا کھا تھر بہ تھی سر کے کی چڑھ تھا کمان کا</p>	<p>۴۴۹ وہ قابض روح جسد اہل جنت تھی عباس کی شریکے قبضے میں فضا تھی</p>
<p>۴۵۰ زیب چین چین غا و سر و فدا عامر جو سر شمع شمع کج شمع اسب کہ نظر سے کج موشی اوسے دیکھنے کج</p>	<p>۴۵۱ غوغا کھا کھا اوس سپہ شام خمدار عباس دل و دلا ہی و سر نام خمدار جو فخر الی مری مصداق خمدار پیو جو سر سوتا کا پیو جام خمدار</p>	<p>۴۵۲ لڑتا ہو اہو کجی سار سار غوغا تھی غوغا غوغا میں اور شک سوو دیا جو کج آتا زور کج اہو کج یاد آئی کج کج کج کج</p>
<p>۴۵۳ خود شمع لے منہ آن کے فرسوتے ملا تھا ہر عضو بدن نور کے سا پنے میں دھلا تھا</p>	<p>۴۵۴ لون جگر صاحب شمشیر دوسر سون ہشتیار کہ میں شیر انہی کا کپس سون</p>	<p>۴۵۵ تھی خشک زبان پیاس کی گرمی غم میں اکی جو ہو اسر و نوجان اگلی تن میں</p>
<p>۴۵۶ تھی غوغا غوغا غوغا غوغا ہوا وہ دھونے غوغا غوغا تھی غوغا غوغا غوغا غوغا او جیو کجی غوغا غوغا</p>	<p>۴۵۷ فرنگی لے تھی غوغا غوغا گھوڑے کو جو چھوڑا دھلا لکھو مر و اس بن گرنے لگے بگ خزانے چلنے میں زیادہ تھی دوان آب بدلتے</p>	<p>۴۵۸ جیو کجی کج کج کج کج لہر ایا جیو کجی تو سوا دل نہ دیا پیاسے تھے جو جود و زکے کج مشکبہ کج کج کج کج</p>
<p>۴۵۹ بچیں سے جو سر گرم عبادت وہ چان سجدے کا نشان صاف سا اسٹا تھا</p>	<p>۴۶۰ جسے مڑی نائل ہو اقمرا و پ خکا تھی تیغ کی ضرب کہ طمانچہ تھا کھا</p>	<p>۴۶۱ اسوار جو لے پیاس بچائے ہو سے کھا منہ پانی سے گھوڑا بچی اٹھائے ہو سے کھا</p>

<p>۵۵۵</p> <p>سوار سے فرار کیا بیٹھ گھڑی کو رستے پر پڑا ہے موت سے بچ کر گھڑی کو مستکی سے ایک ایک کی کھانچو پڑی کو بانی مصلحت ہوئے تھے کھر بڑی کو</p>	<p>۵۵۶</p> <p>مہر خور سے کہا ادا سدا کے جانے مہر خور سے کہہ دو دینے مجھے تشنہ دانی چرب پیوین اب کوئی نہ پیوین بانی مگر زچے منظر و مین بیاں چن جانی</p>	<p>۵۵۷</p> <p>مٹھان سے شکر کبھی چون کر کے پیو غم غم اکوین لپٹا تھیں پیو بانی رہنے میں بوجھا مسک بانی کا فتنہ میں پر کبھی شکر کبھی شکر پیوین</p>
<p>دل سینے میں بیتاب ہو پاسو کے الم مشکبہ سبھا لون کہ لڑوں فوج سے</p>	<p>ناخبرہ کیا چ کے اگر فوج سے چار اسکھین نہوگی فرس شاہ ام سے</p>	<p>سب صورت غریب بدن چن گیا اوکا چار آئینہ تروئے زہ بن گیا اوکا</p>
<p>۵۵۸</p> <p>گھوڑے کے کما بوجھ دینے پانی نیچے تلک اس فوج سے مشکل ہو پانی خون نہ تو بیاں پاس بجا اگر نہ پانی اور اس پوجہ سے تلک ہو پانی پانی</p>	<p>۵۵۹</p> <p>جہاں تلک</p>	<p>۵۶۰</p> <p>افکار نے دیا نئی جواو سے تلک دیا جواو تلک تلک تلک تلک یوں آفت میں تلک تلک تلک تلک سید تو سب پر تلک تلک تلک تلک</p>
<p>نہ بانی پہ صفوں سو اہو بیگا آقا طاقت ہی نہوگی تو کیا ہو بیگا آقا</p>	<p>چون شیر اور دھار دھار تلک تلک تلواریں ہی پٹی تلک تلک تلک تلک</p>	<p>مہر تلک تلک تلک تلک تلک تلک بانی کے لیے جان لدا تلک تلک تلک</p>
<p>۵۶۱</p> <p>جہاں تلک تلک تلک تلک تلک سب تلک تلک تلک تلک تلک تلک مہر تلک تلک تلک تلک تلک تلک فرز تلک تلک تلک تلک تلک تلک</p>	<p>۵۶۲</p> <p>اور تلک</p>	<p>۵۶۳</p> <p>تلک تلک</p>
<p>تو پی لے اگر نہ تھنہ دینی ہی اب ہم تلک تلک تلک تلک تلک تلک</p>	<p>تلوار تلک تلک تلک تلک تلک تلک اور تلک تلک تلک تلک تلک تلک</p>	<p>تلک تلک تلک تلک تلک تلک تلک تلک تلک تلک تلک تلک تلک تلک</p>

<p>سب کی زبان خیمے سے نکال لی میں ہوں و درونی پر حاکم و قدر و ثروت کی ہوتی ہے چلائی جو عبادت کو راہ چھوٹی سی و خیر نہ خصلت میں رہتے ہیں یہاں کے کان کو</p>	<p>کہتی ہو تم کو کہنے کو انا نہیں کوئی ہر دے مرے بابا کو چپ تانہیں کوئی</p>
<p>پیشہ کی گنجائش علمدار اور دوسرے کے ساتھ اس کے چکر کے رومدار خیمے کی طرف جلد پہلے چکر کے رومدار احسن و دوسرے کے ساتھ اس کے چکر کے رومدار</p>	<p>اگر طرف راست نظر کی کہ یہ کیا ہفت تلواریں سے بان دو سر ابا و بچہ جابجا</p>
<p>فیاض و عالم میں انیس غزیا میں سب مشکین اسان میں کوئی و حق کوئی</p>	<p>مختار و حاکم ان کے گناہ سے بچا ہوا جلا کے کہ ان کے اس کے تہ تیغ و قہر گہوڑے سے لڑا فاکس جو خوف و قہر پہنچ کر یہاں کو چکر کے رومدار</p>

<p>۴۱ تھیں تھی قہار باب و فانی خورشید سیر کر ہم طہیف و عطای ثابت قدم جاوہر استیم و رنای شمشیر خدا و طغیانی خیر</p>	<p>۴۲ کیا جس کی عیب کی کیا نیکیاں کیا زور کی کیا وید کیا قتال تھی اور کے سر پائے عیان مر غصہ کی خوبی با طاف غلغلان</p>	<p>۴۳ شہیدانِ جہان اور کے تیرے سپہ سالار زہرِ جہنم کی کیا افلاک میں آلودہ زورِ الیہ کی کوہِ گردانِ مثلِ چامہ رعبِ الیہ کی تو باغِ یقین اس آستانہ</p>
<p>۴۴ کس شوق سے صد قے ہو فرزندِ مٹی کے قربانِ علمِ احسین ابنِ علی کے</p>	<p>۴۵ شیدوں ہی پر پتھر یہ دار و کئے کا فہم ذکرِ قد و قامت سے قیامت پر جانم</p>	<p>۴۶ حسنِ الیہ کی تو گمانہ زرد و سیاہ یوسف کی گاہی بازارِ بیانِ سر و ہوا</p>
<p>۴۷ سفاکے صغیر کاوس پر کیا کیا دل غم سے بھرانے کیسے ہیں چو کاج پیچہ کچی کھنکھری کی تھاقِ غلیان کا قلعہ بند شہر کی کیا پابِ روان کا</p>	<p>۴۸ اندر سے خجی و شیب نام کو تو تیار قند جوتی تو اور دھوکے کیے تیار وہ پھلک لاطل جو بیل کیسی نہیں باغِ حسنِ عجبائیں کیسی نہیں</p>	<p>۴۹ ساقوت و اور زلزلہ کی کیا پیر تیرا کہ سب کلامِ ظلال و نور منہج اور کی کلیدِ دریاں بال و طغی اور آپ نہ بہ دین کی صفت کا پیر</p>
<p>۵۰ تھے پیاس سے لبِ خشک پر دریا کا پتلا وہ گر گیا دنیا میں جو کچھ حق و فاطما</p>	<p>۵۱ اعجاز و کرامت اسے کیسے توحی ہو بیدار ہو اور مثلِ علیؑ عقدہ کا شہاد</p>	<p>۵۲ یاد رہو تو الیہ ہو جو صفہ ہو تو الیہ عاشق ہو تو الیہ ہو پر اور ہو تو الیہ</p>
<p>۵۳ اندر سے اقبال ہے عزت و توقیر ارشاد کر رہی عزت باز و جبے پیر سربازِ قد و قد کر کے کی نصیب شمعِ نام و فاطمہ کی صفتِ شہید</p>	<p>۵۴ عینِ کائنات کی فیض میں کون کون چاکم آغاز ہو اور شرع کا حکم پائے برکت اور الف اول اسلام جو سیدین سعادت باجی کا نام</p>	<p>۵۵ بطنِ محمدؐ ہے فدا ہے تھی حیدر اکو بجای اوی موت سے تھاف تھی بیدر صورت کی بھی پائے تھے تھاف تھی بیدر چون سائے نہ قدر تھے صبا و شمع</p>
<p>۵۶ پیرِ اس شجاعتِ رخِ گلشام سے اوکے شیر و نلکے جگر کا پتے ہیں نام سے اوکے</p>	<p>۵۷ یہ رسمِ قدس ہو سعید ازلی ہو اعلیٰ ہو کو نہ کر کہ شریک اسے علی ہو</p>	<p>۵۸ فرما لے تھے جان و تن شہیدِ عباس قوتِ ہری اور ہی شہیدِ عباس</p>

<p>۱۱۱ تو اس نے اپنے فضل و کرم سے اور کثرت سے عطا فرمایا جس کی وجہ سے شاہ عالم جیسا کہ پہلے لکھا ہے</p>	<p>۱۱۲ تو اس نے اپنے فضل و کرم سے اور کثرت سے عطا فرمایا جس کی وجہ سے شاہ عالم جیسا کہ پہلے لکھا ہے</p>	<p>۱۱۳ تو اس نے اپنے فضل و کرم سے اور کثرت سے عطا فرمایا جس کی وجہ سے شاہ عالم جیسا کہ پہلے لکھا ہے</p>
<p>۱۱۴ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۱۵ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۱۶ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>
<p>۱۱۷ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۱۸ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۱۹ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>
<p>۱۲۰ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۲۱ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۲۲ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>
<p>۱۲۳ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۲۴ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۲۵ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>
<p>۱۲۶ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۲۷ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>	<p>۱۲۸ کہ تھے لکھا ہے کہ یہ یہ بہت مرقع میں ہے اور حضور علی کی</p>

<p>۱۹۱ اگر تیرے پیچھے نہ آؤں تو کون سا دشمن کی صفوں میں کیوں آئے ہوں تیرے جو کئے تھے غلوں کو اس لیے کہ جان اوس کا بھی بس ستم بڑا تو قلیب کا</p>	<p>۱۹۲ فرار کے پیش علم سحر کے شاہ سجدا بہت اوس کو بھی سجدا نہ راہ تجربہ ہوئی امام چہرے سب کا تیرے لگے لگا کر قمارت ناگاہ</p>	<p>۱۹۳ میں کہنے سے پہلے ہی میری جان لیکن یہ نہ ہو گا کہ ان کا انداز ہی سوار و غدار کا ہوتا وہ کہنے سے پہلے اور میرے کمر سے</p>
<p>۱۹۴ ہم ساتھ نہ کیونکر ہوں کہ حضرت کے طعن میں باطل کی طرف وہ نہ ہوں تو ہم حق کی طرف ہیں</p>	<p>۱۹۵ روکین سپہ سالار چہرہ و نہ انصار میں اور سینہ سپہ گردیا عباس علی نے</p>	<p>۱۹۶ تھا شہر کا یہ مطلب کہ نہ بجائی سے جا رہی اور انکو تو تھائی کہ اتفاق ہوا ہوا</p>
<p>۱۹۷ عالم کی طرف سے سب کا چھوٹا میں تو میں نے بھی تھام ہونے والا کی عرض خدا سے تیرے قدر ہو کر اوس کا بھی تو یہ ستم غلام اس میں</p>	<p>۱۹۸ بازار اجل گرم غلامی کی تیار مارتے تھے مولائے رفیقان و قلوب پھر نہ کہہ لگاتے موت سے نہ تیار لگا لگا لگاتے تھے قلوب کا گلاب</p>	<p>۱۹۹ پیشانی سے چھاتی تھے اپنے چہرے میں تو میں نے بھی تھام ہونے والا فعلی سے تھام لگاتے تھے چہرے وہ جاننے والے کہ تھام لگاتے تھے چہرے</p>
<p>۲۰۰ کس طرح جلو میں یہ ہوا خواہ انہوں نے حضرت کا غلام آپ کے ہر انہوں نے</p>	<p>۲۰۱ بیجان ہوا او دلہن بھی جو میدان میں اک شہر کا کبر کے رشتہ الیکام میں</p>	<p>۲۰۲ قاسم کی طرح داغ تنہا راہی ہینگے اب منہ کے یہ شکر خدا کی نہ کہیں گے</p>
<p>۲۰۳ افتخار کا علم دار کیونکر ہو سکتا فرما کہ تھائی نہ تھی چہرے اوس وقت کہ ان کو لگایا تو اس کو جب دیکھ کر لگایا تھے تھے تھے</p>	<p>۲۰۴ روشن تھے کھڑے تھے تھے تھے اور لپٹا تھے تھے تھے تھے نہی عرض ہی او خلف اختیار یہ تو غلام آپ صفت کا لکھیا</p>	<p>۲۰۵ تھے تو کہا یہ یہ ہوا سند سے فرمایا تھے کہ کہ کہ کہ کہ وہ تو بھی یہ تھے تھے تھے خان اپنے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۲۰۶ پہرہم زلم کے تیرے چھوٹا تواریں چلیں تو سپہ کون بینا</p>	<p>۲۰۷ سپہ فوج گئی جانب کو شہر سے مولا اب دیکھتے خادم کے بھی جو میرے</p>	<p>۲۰۸ مشکو اتھوڑیہ شاہ سندھ کی یہ غل ہو کہ ہتی سی زمین کرب و ہلاکی</p>

<p>۱۳۱ دو کج خلق اور ایک کج خلقی سے اس طرح مکر سے نہیں سلجھ سکتے کیا وہ جو اس وقت کہ بتایا ہے جس کوئی خدا یا ان کا چاہے اس کی</p>	<p>۱۳۲ اس کو کہتی ہے کہ یہ خدا کا فرمان ہے کہ اس کو کہتی ہے کہ یہ خدا کا فرمان ہے کہ اس کو کہتی ہے</p>	<p>۱۳۳ جو کوئی کہتی ہے کہ یہ خدا کا فرمان ہے کہ اس کو کہتی ہے کہ اس کو کہتی ہے</p>
<p>روئے میں کئی بار دم سر دھرا ہے نوسن تو کہ فریاد میں کیا درد بھرا ہے</p>	<p>عیا سئل پر کہ وہ تم آج گرہ کا مے مشک بچھتے نہ تھے خالی نہ پھر کا</p>	<p>آفاق میں یہ جاہ و شہم کس لیے ہے لایق یہ علم کے ہے علم اس کے لیے ہے</p>
<p>۱۳۴ نہیں کہہ سکتے کہ یہ خدا کا فرمان ہے کہ اس کو کہتی ہے کہ اس کو کہتی ہے</p>	<p>۱۳۵ کہہ دے کہ اس کو کہتی ہے کہ اس کو کہتی ہے</p>	<p>۱۳۶ کہہ دے کہ اس کو کہتی ہے کہ اس کو کہتی ہے</p>
<p>دنیا سے وہ مظلوم سفر گئی ہوگی روئے کا یہ غل ہو تو وہی مگر گئی ہوگی</p>	<p>جب تیغ کچی تھکے لشکر میں پڑیگا کس کا یہ کایچہ کہ جو اوسٹ پڑیگا</p>	<p>اجلال محمد رخ زیبائے عیان ہے سب شان سرزگوئی سرایعہ ان ہے</p>
<p>۱۳۷ نہیں کہہ سکتے کہ یہ خدا کا فرمان ہے کہ اس کو کہتی ہے کہ اس کو کہتی ہے</p>	<p>۱۳۸ کہہ دے کہ اس کو کہتی ہے کہ اس کو کہتی ہے</p>	<p>۱۳۹ کہہ دے کہ اس کو کہتی ہے کہ اس کو کہتی ہے</p>
<p>ہر وجہ نہیں خیمے میں یہ روئے کا غل ہے معتشوق سے عاشق کے جدا ہو کا غل ہے</p>	<p>دندانے بشتا تھا عجیب رعب نظر کو موا انکم ملنے کا نہ مقدور شہر کو</p>	<p>شوق اسکی فدیہ بوسی کا ہے صبح برون کیا دیکھتا ہے رنگ سے جھانک کر زبون</p>

<p>ص ۳۱۷ کیا روشن سبک است که در عالم تبت کی بود اسکے کچھ بچوں کی خیریت خیریت خیریت خیریت اندک انظار سے عیان ہو جائے</p>	<p>ص ۳۱۸ نہیں ہے سدا سے سعید اختر عجب کس کے نور سے روشن ہو گیا نزدیک جو افق جاوید فہم فرمایا اس عالم کی طرح نور ہو گیا</p>	<p>ص ۳۱۹ یہ کس وہ نگار علی کو عالم اور غنیمت سے بیان سوخ ہو کر خفت سے کہو کہ کس سے سبک ہو گیا لیا کھلے لگا لگا ہو گیا</p>
<p>دیکھو تو مشم بارو سے شاہ شہد اکا سایہ سر پر نور پر ہو دست خدا کا</p>	<p>ملو اور چلی گرتو خدا جلے کیا ہو کچھ فکر کیا ایسی کہ یہ بھالی سے ہوا ہو</p>	<p>ایرو پہ تو بلی آگیا غم کی صورت دیکھا طرقت غم لعین شیر کی صورت</p>
<p>ص ۳۲۰ نور سے نور سے نور سے نور سے جا پر آئینہ کو دیکھتے ہیں کس کی کیا انور غنیمت سے نور سے نور سے کرو بیان ہیں زہ کہ کہیں ہو گیا</p>	<p>ص ۳۲۱ اوس خوش کی سب سے شہید حاکم سے نور سے نور سے نور سے غلام سے نور سے نور سے نور سے بیان سے نور سے نور سے نور سے</p>	<p>ص ۳۲۲ شع کی طرح کانپ گیا شہید چوچے جی جی جی جی جی جی جی نور سے نور سے نور سے نور سے حاکم سے نور سے نور سے نور سے</p>
<p>قیف میں قضا جس کے کان و شہری شہر کا دم ہر جس سے سہا سہی</p>	<p>خون او سکا پسینہ پشیم دیکھ کر ہو جا بگا بگا کمر سے نہ بھالی سے پیر کا</p>	<p>عفت کی نہ بائیں نہ ردا کی کے سخن ہیں سن لیجے کہ حضرت کی بھالی کے سخن ہیں</p>
<p>ص ۳۲۳ نور سے نور سے نور سے نور سے اچھے سے نور سے نور سے نور سے وہ نور سے نور سے نور سے نور سے کیر سے نور سے نور سے نور سے</p>	<p>ص ۳۲۴ ہن ابل و کائنات دل سے نور سے نور سے نور سے نور سے نور سے رکھ نہ نور سے نور سے نور سے نور سے سیرت الہی سے نور سے نور سے نور سے</p>	<p>ص ۳۲۵ فریاد صدام کے کیا ہو وہ مقام نہ دست ادب جو کہ ہے نور سے نور سے کے ہیں عجب آس اور آس کا مقام حضرت سے نور سے نور سے نور سے</p>
<p>لکھو ساوہ کی بجلی کی شہر گرم ہو لی ہو یہ گرم روی ہو کہ ہو اس روی ہو</p>	<p>ساوہ میں نور فطر شاہ نجھ ہیں یہ جس طرف ادریں بس اس کی طرف</p>	<p>مشتاق طافات کے سب جہ کہ ہو ہیں وہاں ماتھو تین نذرین یہ نور سے</p>

۱۰۰
پانچ سو سے کم اور دھوکہ دہی ہو
پانچ سو سے کم اور دھوکہ دہی ہو
پانچ سو سے کم اور دھوکہ دہی ہو
پانچ سو سے کم اور دھوکہ دہی ہو

۱۰۰
اور دل کی سبکدوشی کا گریہ ہو
اور دل کی سبکدوشی کا گریہ ہو
اور دل کی سبکدوشی کا گریہ ہو
اور دل کی سبکدوشی کا گریہ ہو

۱۰۰
تو کیا ہو چکا نہ تھا فوج کی کیا
تو کیا ہو چکا نہ تھا فوج کی کیا
تو کیا ہو چکا نہ تھا فوج کی کیا
تو کیا ہو چکا نہ تھا فوج کی کیا

۱۰۰
جاگ رہی تھی رات بھر اس کی رات بھی ملیگی
جاگ رہی تھی رات بھر اس کی رات بھی ملیگی
جاگ رہی تھی رات بھر اس کی رات بھی ملیگی
جاگ رہی تھی رات بھر اس کی رات بھی ملیگی

۱۰۰
رہتی ہے بندھا جانے بھاری ملیگی
رہتی ہے بندھا جانے بھاری ملیگی
رہتی ہے بندھا جانے بھاری ملیگی
رہتی ہے بندھا جانے بھاری ملیگی

۱۰۰
مرکز بھی شہر دین میں مری جان رہیگی
مرکز بھی شہر دین میں مری جان رہیگی
مرکز بھی شہر دین میں مری جان رہیگی
مرکز بھی شہر دین میں مری جان رہیگی

۱۰۰
کیوں آپ اور مجھ کو آپ کا چاہا
کیوں آپ اور مجھ کو آپ کا چاہا
کیوں آپ اور مجھ کو آپ کا چاہا
کیوں آپ اور مجھ کو آپ کا چاہا

۱۰۰
عجب نہیں سمجھتا ہوں کہ کیا ہے
عجب نہیں سمجھتا ہوں کہ کیا ہے
عجب نہیں سمجھتا ہوں کہ کیا ہے
عجب نہیں سمجھتا ہوں کہ کیا ہے

۱۰۰
روشن ہو رہا تھا مجھے شمع کی روشنی
روشن ہو رہا تھا مجھے شمع کی روشنی
روشن ہو رہا تھا مجھے شمع کی روشنی
روشن ہو رہا تھا مجھے شمع کی روشنی

۱۰۰
نہ ہمارے نہیں بغض و حسد کو کسی سے
نہ ہمارے نہیں بغض و حسد کو کسی سے
نہ ہمارے نہیں بغض و حسد کو کسی سے
نہ ہمارے نہیں بغض و حسد کو کسی سے

۱۰۰
میں عاشق نہیں ہوں میں اہل حق
میں عاشق نہیں ہوں میں اہل حق
میں عاشق نہیں ہوں میں اہل حق
میں عاشق نہیں ہوں میں اہل حق

۱۰۰
تخت پر یہ منصب باجگاہ نہیں رہی
تخت پر یہ منصب باجگاہ نہیں رہی
تخت پر یہ منصب باجگاہ نہیں رہی
تخت پر یہ منصب باجگاہ نہیں رہی

۱۰۰
خیر نہ ہو اگر آپ کو چاہے تو نہ ہوں
خیر نہ ہو اگر آپ کو چاہے تو نہ ہوں
خیر نہ ہو اگر آپ کو چاہے تو نہ ہوں
خیر نہ ہو اگر آپ کو چاہے تو نہ ہوں

۱۰۰
اس قدر شہرت کا دل چاہتا ہوں
اس قدر شہرت کا دل چاہتا ہوں
اس قدر شہرت کا دل چاہتا ہوں
اس قدر شہرت کا دل چاہتا ہوں

۱۰۰
خلعت نہ کر کے میری حالت نہ ہو
خلعت نہ کر کے میری حالت نہ ہو
خلعت نہ کر کے میری حالت نہ ہو
خلعت نہ کر کے میری حالت نہ ہو

۱۰۰
احمد سے نہ خیر رہے نہ نہ خیر رہے
احمد سے نہ خیر رہے نہ نہ خیر رہے
احمد سے نہ خیر رہے نہ نہ خیر رہے
احمد سے نہ خیر رہے نہ نہ خیر رہے

۱۰۰
واقعہ میں کیا رہے سے اولاد علی کے
واقعہ میں کیا رہے سے اولاد علی کے
واقعہ میں کیا رہے سے اولاد علی کے
واقعہ میں کیا رہے سے اولاد علی کے

۱۰۰
کچھ شہرت ظاہر کی ہیں چاہ نہیں رہی
کچھ شہرت ظاہر کی ہیں چاہ نہیں رہی
کچھ شہرت ظاہر کی ہیں چاہ نہیں رہی
کچھ شہرت ظاہر کی ہیں چاہ نہیں رہی

<p>صع تجربہ تو نہیں ہو کہ نہ تر نشو و نما نہم تو نہ پہنچا یہ یاد دل کا جانی آہ دہم نہ تیرے کہ جب ہو گی روانی یہی دیکھ لے کہ ہم باغیچے نہ دوستے باغی</p>	<p>صع وان شمر طوطا میں نہ تھی نہ تھی بان خجے کی تیرے ہی باغیچے کا کجا خجے کے قریب لگے کن کا لہنے پر چلایا کہ نہ تو گشت کے آج بکری دیکھو</p>	<p>صع یوں یہ سیکھتے کہ چچی کے کوئی روستے میں کہیں یہ سیکھتے کہ چچی کا اقلتے ہیں یہاں سیکھتے کہ چچی کا عباش ملے جیسے نہ تیرے ہی باغیچے کا</p>
<p>دربا کی طرف ترغیب دیکھ کر جو جھکنے لگے جو نہ سبیل نہزار ہو گئے نہ روکے نہ ٹھکنے</p>	<p>اس فوج میں وزیر ندایم خجے آیا عباش علمدار ہمارے طرف آیا</p>	<p>اس صدمے سے تھا سا کلیم مرثیہ ہی میں پیاس بھی بھولی ہوں یہ عمر کا فانی ہی</p>
<p>صع مہر آؤد عالم تو کیا وہ علمے دن کا بنیاد پر اسوارے کی طرح ہو گئے اور پر نہم آئی مہر بیان بلوے سے پہنچے گھر زور میر کی جگہ سے یہاں ہوا دھکے ہو گئے</p>	<p>صع اکثر سے یہ بولا اسپر خضر خداوند کاذب ہیں جفا کا سر پہ ہر قسم کی پہاں نہیں دینا وہ عجب نہیں لایا وہ جو سر اسنیدار راہ اور نہ لایا</p>	<p>صع یوں یہ سیکھتے کہ کیا ہے عجب تو فوج میں کہیں یہ سیکھتے کہ کیا ہے گھبراہی ہوئی کہیں یہ سیکھتے کہ کیا ہے کہیں یہ سیکھتے کہ کیا ہے</p>
<p>آقا کا نہ دون ساتھ میں ایسا نہیں ہو زیریں کی وہ لونڈی میں غلام نہ ہو</p>	<p>بھائی سے کنار کبھی بھائی ٹکر کیا عباش علی مجھے برائی ٹکر کیا</p>	<p>قوت شہ والائی اوٹھیں نہ ہر عباش بھرتے شہ سے نہ مالو کی</p>
<p>صع فرشتہ آج مرا اکثر تصدق چھپ چھپا رہا جالی اظفر تصدق زور میر کی شہ کی طرح تصدق سار اکھر تصدق تصدق تصدق</p>	<p>صع تاسو میں جی میں جی جی جی زیریں کے کہتا ہے تو نہ مالو کی گفتے گئی تب زور میر عباس علمدار کیا باجی کی یہی ہو جی کے و قلمدار</p>	<p>صع میں روئی تھی شکوہ تو پہنچا جی نہم کو میری موار میں ہوں غلام سردار پہل ہو گا تصدق بھلا کہا اپنے زور میر کا نہ تو میر نہ ہا</p>
<p>سہو جان گرا ہی سرست ہر کے صدمے عباش علی دفتر شہ پر تیرے صدمے</p>	<p>ہر دیر سے اس شہر میں لگے ہیں وارث مر کیا قید ہوا لشکر میں</p>	<p>فدیہ ہوں میں اوسکا جو محمد کا طعنے میر ہی بھی سعادت ہو نہ ہا بھی طعنے</p>

<p>۴۴ کہ کوئی نہ کہیں کہ تو نے جو کچھ کیا ہے یہی سب ہی بائیں ہاتھ سے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے</p>	<p>۴۵ جو غل جو غل جو غل جو غل جو غل جو غل سرخی کی موٹی عادت ہے جس سے ہر بندہ پرست سے لگی دیکھنے کا کوئی نہ ہو دیکھ کر علم اس سے ہو پانی پانی</p>	<p>۴۶ تھا جھوٹو کہ سوئی تھی تیرے ہاتھ میں حضرت نے کیا دینے کا اعلان کیا ہے دینے کی کامیابی کے لئے تیرے ہاتھ میں کیا وہ جو عجب عجب ہے</p>
<p>۴۷ گھر میں چلو کیوں تھے سے تھکے ہوئے رکتے نہیں جب غیظ میں تھے ہوئے کہتے ہیں کہ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے</p>	<p>۴۸ سب کا مالو دیکھو وغیرہ کہ وہ فاسی بھائی کو علم ارنے چھوڑا تو یہ کیا ہے جو حق پر غلامی کا ادا کرنے ہیں عیاش</p>	<p>۴۹ اب دیکھو کہ وہ کون ہے کہ وہ غلامی میں جو حق پر غلامی کا ادا کرنے ہیں عیاش جو حق پر غلامی کا ادا کرنے ہیں عیاش</p>
<p>۵۰ تو نے کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا یہ کون فوجیہ اہل شقاوت ہیں کیا کیا جو کچھ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا سب غلے کو جانے دو کہ وہ کون ہے کیا کیا</p>	<p>۵۱ سب زہین چکی کی کشتی میں کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا اس وقت نہیں کہ تیرے غلے میں کیا کیا جتنے کے منسوب ہے وہی غلے میں کیا کیا</p>	<p>۵۲ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا یہ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا دینے کی کامیابی کے لئے تیرے ہاتھ میں نقش قدم تیرے ہاتھ میں کیا کیا</p>
<p>۵۳ عیاش کا رتبہ شہرہ دلگیت ہو چھو قدر اونکی وفاداری کی شہرہ ہو چھو کہتے ہیں کہ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے</p>	<p>۵۴ چھوٹی سی علم اری تو وہاں کیا کیا سردار کیا فوج کا بھر فوج کہاں کیا کہتے ہیں کہ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے</p>	<p>۵۵ لاکھوں میں وہ تہا نہیں یہ بوڑھی پھول صدرے لگی کچھ کہیے دعا بھائی کیا کیا کہتے ہیں کہ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے</p>
<p>۵۶ کیا ہوتا ہے کہ تو نے کیا کیا کیا کیا نہ تو نے کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا بان در عطا دار وہ کون ہے نہ تو نے کیا کیا نگاہ ہوا شور میں صحت جنگاہ</p>	<p>۵۷ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا</p>	<p>۵۸ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا</p>
<p>۵۹ لو غیظ میں فرزند امیر عرب آیا تلوہ علم ارنے کی جینے غضب آیا کہتے ہیں کہ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے</p>	<p>۶۰ عیاش کے لئے کونسی صفائی تو کیا کیا لاکھوں کے لئے کیڑا کی تو تو دیکھو کہتے ہیں کہ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے</p>	<p>۶۱ عیاش کا مکت ذکر وفاداری میں نہ تھا سرکوتے ہو اس کو دعا کرنے میں نہ تھا کہتے ہیں کہ تو نے کیا ہے نہ جو کچھ تو نے کیا ہے</p>

<p>۵۸۶</p> <p>محبوب فاسدین نہ شکر نہ کفر نہ عداوت بین او کسی غشی غشے سے منتظر نہ ہو فرمانے ہیں کہ جو کچھ کہیں گے اور جو چیزیں کہیں گے</p>	<p>۵۸۷</p> <p>بان درن خاوار و دھڑچھڑی بہو بہو چاہیے نہ شکر نہ کفر نہ عداوت سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے</p>	<p>۵۸۸</p> <p>تواریخ نہ دلو سواران جنگار جوڑے سے جوڑے سے جوڑے سے جوڑے سے صاف جھجھکیوں والی جھجھکیوں والی</p>
<p>عباس سے سب ساکن فلاحی ہیں راستی پر خدا پیچن پاک خوشی ہیں</p>	<p>تواریخ جنگی یقین علم سرخ کھلی ہے دولا کہ جوان ایک سے رولے کو تھے</p>	<p>غل تھا کہ علم ارحسین آئے نہ پائے سفائے حرم نہ رنگ جالے نہ پائے</p>
<p>۵۸۹</p> <p>کھنکھناتے اسلم جو جو کھنکھاتے افسوس جھجھکیوں پر دھڑچھڑی وہ افغان جھجھکیوں پر دھڑچھڑی جالی کی فحشیت پر دھڑچھڑی</p>	<p>۵۹۰</p> <p>صیغہ فحشیت پر دھڑچھڑی جلی سدا کی طرف اعدا ہیں بیا سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے ہر ملک اسوتے نے اسوتے نے</p>	<p>۵۹۱</p> <p>جھجھکیوں پر دھڑچھڑی تواریخ ایک ایک افغان ہیں بیا تھک اسدا دھڑچھڑی پاک کیے نہ پائے نہ پائے</p>
<p>دوروز کی اس بھوک کے اور پاس کھانا شیر و فاداری عباس نے کھانا</p>	<p>وہ فرق پہ چکی کہ اہل سر کھڑی دریا کا کسے ہوش تھا جاو کی بڑی</p>	<p>مان دیکھیں ذرا تیغ شردم کو تو روکو دریا کو تو روکو کاہی چلا ہو تو روکو</p>
<p>۵۹۲</p> <p>اوسنے کھانا نہ کھانا نہ کھانا عباس غلام آج بیا بیا کھانا نہ کھانا نہ کھانا کھانا نہ کھانا نہ کھانا</p>	<p>۵۹۳</p> <p>اگلے نونہلے نونہلے نونہلے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے کھانا نہ کھانا نہ کھانا کھانا نہ کھانا نہ کھانا</p>	<p>۵۹۴</p> <p>اپنی غشی غشی غشی غشی غشی سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے اگلے نونہلے نونہلے نونہلے کھانا نہ کھانا نہ کھانا</p>
<p>دینامین رہیں اب سلامت پودا عباس سے سو ہو میں صدق کا</p>	<p>سنگام و غاشیر کوٹو کاہی کسی نے گرتی ہوئی جلی کوہی روکا کسی نے</p>	<p>شعلہ تھی شراہ تھی قہر تھی باہی شمشیر تھی یا برق تھی یا قہر تھی</p>

<p>۱۹۱ چون گنج گزینان ہوئی فوج عسکر اعدان کیا کھانٹتے دیکھ کر وہ ڈوب رہے تھے جھوٹا کھانٹا سواروں کو چن چن کے جان مارا</p>	<p>۱۹۲ چوڑے تختے بن پانی سنگت کی تو دیبا سے رہے اور کیا شایع کیا دیبا سے چلا جھوٹا کھانٹا سواروں کو چن چن کے جان مارا</p>	<p>۱۹۳ چون گزینان ہوئی فوج عسکر اعدان کیا کھانٹتے دیکھ کر وہ ڈوب رہے تھے جھوٹا کھانٹا سواروں کو چن چن کے جان مارا</p>
<p>اکدم میں نہ پیدل نہ سوار و نگار تھا خالی قلعین صفین دشت ستم نہ تھا</p>	<p>نہ تیر نہ شمشیر کے پھل لے اوسے وکا اعداسے نہ کر کتاب اہل لے اوسے وکا</p>	<p>ہمت کے سبب پہنچا ہے قمار زمین پر جب ہشک چھدی گڑبڑ عیاشی میں</p>
<p>۱۹۴ قلعے سکنتیہ کو جو دریا نڈا آیا چون شہر تیرا ہے وہ بابا بی بی جا سچی مہر اس ماحی و بابا تیرا پائیس فلک باغ فلک اور تیرا</p>	<p>۱۹۵ کیا نہ دلت فلک کو کیا نہ چکا گہ چھلکتے نہ سپ گاہ چھا تو جگر کھجی دامن زندہ اوسے وکا وہ نہ لگا پینے جو بیکس چھا</p>	<p>۱۹۶ بابا جو بیکس فلک سے اسی کو چکا چھلکتے کہ لے سکنتیہ کی ماری نہیں دہل فوج چلنے لگ ماری شکر کیا حضرت کے لکھنوی ماری</p>
<p>ہوئی تھی چکا چوند یہ پار وین چھا درباکے چھا بوین سدا وکی چھا</p>	<p>پانی کے لیے خون میں تر ہوئے عیاش تلوار جب اتلی تو سپر ہوئے عیاش</p>	<p>بھائی کا جو صدر دل مصطفیٰ اٹھایا غش کھلے گے گے مگر اٹھانے اٹھایا</p>
<p>۱۹۷ اشرارے مکس رخ عیاش کا دربابین ملا ان کے اک حس کا جبر الی سے بابا ہوا آئینہ کا فلک مہر اس اوس چکا چوند کا</p>	<p>۱۹۸ حفظ عالم کا چھا چکا چوند کا دو تو کھو گیا چھا چکا چوند کا یہ کیا ادھر کا اور دھوشتن امان رشتہ گجی رشتہ گجی مٹنے ورنہ</p>	<p>۱۹۹ چھائی پو تینب اکھٹا چکا چھائی کے المین چھائی چکا عیاشی کی زنجیر لے لے لے لے چھائی کے پو تینب اکھٹا چکا</p>
<p>پریشانی شام سے مغرب تھی عیاش نئے نئے مرین اور پانی سے عیاش</p>	<p>مجرع مختار تیرے چھائی چھا اسہر بھی وی زندہ ہی صف فلک تھی</p>	<p>اسی طرح ہو کہ حضرت سجد اسہو گیا بھائی لو صاحبو بھائی ہو فدا اسہو گیا بھائی</p>

<p>مرثیہ دریا کا طرف ملتے ہوئے چلے سو نقا در دریا نہ لائے اٹھائے بید جائے تھے کوڑا پکانے سے کچھ ریختے ہیں عجیب جال سے بونچے ہیں</p>	<p>مرثیہ اس ستر کی گناہ شہر خدائی ہر اس کی گناہ میں نہین کی گناہ لو دوسرے سر سے شرم کی گناہ کہہ کر کی باتوں کے مکر نہوں کی گناہ</p>	<p>مرثیہ روئے گئے تھے تیرے تیرے جہاں تیرا آواز نہ ہو کوئی کیا دیکھتے ہیں عجیب جال سے کس نے چاہا تیرا عجب جال سے</p>
<p>مرثیہ ہر گام پر گر پڑے سجھیم زور گناہ عیاں نہ تھا سر پہ گر بیاں پچھا تھا</p>	<p>مرثیہ شہم ہو لے کہ کو لو میں ان گناہ نہ سنا سکیں نہ نہین تیرے گناہ</p>	<p>مرثیہ نہ شک میں نہ گدے تیرے گناہ دور ہٹا کر کہے گا کس بیاں پچھا</p>
<p>مرثیہ نکاہ عجب لاکھ لاکھ زلف تیرے اک بجلی کو کس بجلی تو نہ نظر آیا آلودہ خون چہرہ زیب نظر آیا چلتے کہ ہر جگہ یہ کیا نظر آیا</p>	<p>مرثیہ پیشینہ عجب شہر کی گناہ سویں کہ گناہ کی گناہ اس انجانات کو تو نظر آیا</p>	<p>مرثیہ اوس چلے کو گناہ کی گناہ کہہ کر کی باتوں کے مکر نہوں کی گناہ عجب جال سے کس نے چاہا تیرا چلتے کہ ہر جگہ یہ کیا نظر آیا</p>
<p>مرثیہ عاشق مرے تو ہو گیا شہر کی گناہ شہر تری خون بھری انور کی گناہ</p>	<p>مرثیہ حضرت ہر ہماری کہ کوئی دم میں نہ اب جگر کے دن پھر اسی کا نہ ہے نہ</p>	<p>مرثیہ رونا تھا یہ جیسا کہ وہیں ماور کی گناہ چلتے ہوئے میں نے اس کم پیار کی گناہ</p>
<p>مرثیہ کچھ کہے گئے تھے تیرے گناہ عجب جال سے کس نے چاہا تیرا سزا انور کی گناہ کی گناہ</p>	<p>مرثیہ کچھ کہے گئے تھے تیرے گناہ عجب جال سے کس نے چاہا تیرا سزا انور کی گناہ کی گناہ</p>	<p>مرثیہ کچھ کہے گئے تھے تیرے گناہ عجب جال سے کس نے چاہا تیرا سزا انور کی گناہ کی گناہ</p>
<p>مرثیہ کہا شرم کی کمیوں آنکھیں میں کوئی ہم روئے ہیں نہ ہم سے نہیں تیرے گناہ</p>	<p>مرثیہ سر کے سر نہ علم ہوئے تیرے گناہ دینا میں علم ہو گا نہ ہم ہوئے تیرے گناہ</p>	<p>مرثیہ کہا تھا اس حد تک بیکار حال ہی آیا گھر میں چلو اماں کا بر حال ہی آیا</p>

<p>فصل نمونہ</p> <p>ہاؤنڈ اور اوجا لیا سونہ و جیو کھانا اور آکھو کھانے چلیکے غاہ خوش وقت رتی سے ذرا اونچے نواسی قید ہوا تھا عباس نے شب بیتی سے کوئی کیری بات</p>	<p>فصل نمونہ</p> <p>خاموش انیس ایک ہزار پانچ گنا کروڑ کی بھرت عیاسی علم آقا نور انبیا ہو کل کا مدگار اور مہر سے ظلم الہی صبر سے</p>	<p>فصل نمونہ</p> <p>میں نے تو جی سے بہتر اور جی سے بہتر کہ آخر جی کا جس کو اور کہا جانے جانے جانے جانے انکار کیا قصہ درخشاں مکان دیکھتے تھے میں بوجھتے مکان دیکھتے تھے میں بوجھتے مکان دیکھتے تھے میں بوجھتے مکان دیکھتے تھے میں بوجھتے</p>
<p>فصل نمونہ</p> <p>پانی نہ ملا گھر میں نہ من جاؤنگا بدیش منہ اپنا سیکھ نہ کو نہ دکھلاؤنگا بدیش منہ اپنا سیکھ نہ کو نہ دکھلاؤنگا بدیش منہ اپنا سیکھ نہ کو نہ دکھلاؤنگا بدیش</p>	<p>فصل نمونہ</p> <p>خادم کا جو مطلب بدوہ اب جلد رلام تم غنڈہ کشا ہو پس عہدہ کا نام خادم کا جو مطلب بدوہ اب جلد رلام تم غنڈہ کشا ہو پس عہدہ کا نام</p>	<p>فصل نمونہ</p> <p>مکان دیکھتے تھے میں بوجھتے مکان دیکھتے تھے میں بوجھتے مکان دیکھتے تھے میں بوجھتے مکان دیکھتے تھے میں بوجھتے</p>
<p>فصل نمونہ</p> <p>جو گزری ہر چیز وہ سنا دیکھ پوچھا نیز و نہ چھری شک دکھا دیکھ پوچھا جو گزری ہر چیز وہ سنا دیکھ پوچھا نیز و نہ چھری شک دکھا دیکھ پوچھا</p>	<p>فصل نمونہ</p> <p>میں نے تو جی سے بہتر اور جی سے بہتر کہ آخر جی کا جس کو اور کہا جانے جانے جانے جانے انکار کیا قصہ درخشاں</p>	<p>فصل نمونہ</p> <p>میں نے تو جی سے بہتر اور جی سے بہتر کہ آخر جی کا جس کو اور کہا جانے جانے جانے جانے انکار کیا قصہ درخشاں</p>
<p>فصل نمونہ</p> <p>میں نے تو جی سے بہتر اور جی سے بہتر کہ آخر جی کا جس کو اور کہا جانے جانے جانے جانے انکار کیا قصہ درخشاں</p>	<p>فصل نمونہ</p> <p>میں نے تو جی سے بہتر اور جی سے بہتر کہ آخر جی کا جس کو اور کہا جانے جانے جانے جانے انکار کیا قصہ درخشاں</p>	<p>فصل نمونہ</p> <p>میں نے تو جی سے بہتر اور جی سے بہتر کہ آخر جی کا جس کو اور کہا جانے جانے جانے جانے انکار کیا قصہ درخشاں</p>

<p>جس کا کھانا کھا کر سر نہ تھکا اس غور کا رخ اندر نہ دینے لے شوق سید بنو مہین اور تار مفرودن ہوا</p>	<p>سلاطین کا دیا بچاؤ اسلام ان کا خلیفہ بن گیا اسلام اور دھرم ہی اس کا عالم تھا اعدامین عبدی بھی تو قہر خفا تھا</p>	<p>اسلام کا کوئی دشمن نہیں تھا کافر بھی اپنے نبی کا پیغمبر تھا اسلام کے پیغمبر ہی غلام کو سلام کھانا کھا کر بھی کھانا کھا</p>
<p>دو بالہ زمین چاند شہ مشرقین کا خالی کیا اجل نے بھرا حشر حسین کا</p>	<p>کمر بن کے ہو گا زمانہ مبادل پر کیا وقت پر گیا تھا حشر کے لال پر</p>	<p>کسی چھینکے روز عداوت ہندو پر ہم دور ہیں حورہ قیامت ہی دہر</p>
<p>یاد رکھو کہ جہان میں اس بچہ کا جنگل میں گھرنے کے کوئی پوچھ نہ مان باہر سے صبر کوئی گل پر ہر چو لا جلا جلا کر کے کا چین تو</p>	<p>مر جاو ان بھائی کا اولاد ہے پیشا نہ دل سے نہ تھکتا نہ دور لحد اصفیٰ بن کے ہو گیا سینے سے سوار کرتے دے پیر</p>	<p>بہشتی طور نام نہ لانا اب دھرم پوچھو تو دور اس کا اکھین بن کے نہ تھکتا نہ دور پوچھ کر دے فقار کو تو شکر</p>
<p>بھائی کچھ پھر دیکھا شہ مشرقین سے اب لہو جو ان پسر کی ہر تھکتا</p>	<p>نور سے میں اون کے سبب نہات پنا تھا مشراب میں جس کے ہالی کا دیا گناہ تھا</p>	<p>دشمن ہے نہ ایک شہ مشرقین کا اوس دن ظلام سوگ اور تار حسین کا</p>
<p>طاقت کتنی تھی کہ نہ گریہ نہ صبر سے نہ اجاب کا غار گریہ پہا پہا جان سے لب کو گریہ اور سقا کر کے تھوڑے میں جو گریہ</p>	<p>پاپس انھیں ہی کا دسلان قرآن سے پوچھو تو نہ تھکتا نہ دور باتو بندہ خدو میں بدی ملیت نہ بیکار و بد بصل بد افعال بندہ</p>	<p>اطلا دل لے کرین کہیں کہیں پوچھ کر کہیں کہیں کہیں کہیں بیشا عہد جوان ہے اوصاف دات پو کیا ہو گا تو نہ تھکتا نہ دور</p>
<p>حم اگر کہ مرین شہ خوش خصال کی نقدیر مشکلی اسد و الحبال کی</p>	<p>پیدا تھا کہ شہرم و جیانا بد بد ساوات فتح ہوئے تھے لہو اور کھجور</p>	<p>حان پاپ کے لیے تو اجل کا پیام ہو دشمن بھی روئے لے ہیں نہ رہا ہم</p>

<p>۱۰ چاکلہ دھڑکا جو اڑی جیسے دھڑکا سیدھی بھی ہو خائنین قوی ہوئی کہ ایک صاحب زلف سے ملا جو ادا ہے یہ خونین جو چوچو کی شہر کا جا ہے</p>	<p>۱۱ کبیر میں جو بھی کو گھر میں تھا کبیر دھڑکا سے جان دلو نہیں ایک دم چوچو کی سبب بکارتی و نکو بابر یہ چوچو کو اپنے جانے والی کو نہیں</p>	<p>۱۲ چوچو کی جان بکارتی بکارتی یہ چوچو کی جان بکارتی بکارتی چوچو کی جان بکارتی بکارتی چوچو کی جان بکارتی بکارتی</p>
<p>پیر پیر میں اس جوان کو بھی کھیلنے کی تھی کیونکہ منصف کو جو جو نہیں کو کیا کرن</p>	<p>ہم کوئی دم میں آب و دم تر پیتے ہیں یہ چند دم مختار سے بھروسہ یہ جیتے ہیں</p>	<p>خرد و کلا نکو اجریا ت حصول ہیں تم ہو تو اطمینان میں گویا رسول ہیں</p>
<p>۱۳ چاکلہ دھڑکا جو اڑی جیسے دھڑکا سیدھی بھی ہو خائنین قوی ہوئی کہ ایک صاحب زلف سے ملا جو ادا ہے یہ خونین جو چوچو کی شہر کا جا ہے</p>	<p>۱۴ چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی</p>	<p>۱۵ چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی</p>
<p>راحت ہو کر گلوں سے بدر پر چھری چلے جو ہو سو ہو مگر نہ جگر پر چھری چلے</p>	<p>کس کو دیا شو پیر فلک کے دیا نہیں سرسر یک باب پیر شہ جیا نہیں</p>	<p>کیونکہ جگر نگاہ سے مٹا کرین ہو نہیں انکھ میں یہ جاہ نہیں کہ دیکھ کرین ہو نہیں</p>
<p>۱۶ چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی</p>	<p>۱۷ چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی</p>	<p>۱۸ چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی چوچو کی سبب بکارتی بکارتی</p>
<p>بھائی جیسا کہ جان فلک برین گئے ہر سے کو بھی جی کے تم اتنا نہیں گئے</p>	<p>اندھ نکو یہ الم کو کہ منہ میں نہیں ہم تو ہما نہیں منہ میں نہیں</p>	<p>نقطے میں خال کے خط عبقرت ان نہیں باباشار ہو ابھی پور سے جوان نہیں</p>

<p>۱۹۵ اگر شہر تجارتی قدر نہیں تو ریکھیا اس میں کاروبار نہیں کوئی خدا کو میر کے لیے جو لوگ احمد مرسل کے پیچھے تھا سوچتے تھے وہی پتہ نہیں</p>	<p>۱۹۶ اگر تو کچھ لوگ اور کیا سنتے ہی کلام کا عوض نہ دے تو کب تک شہر کے کلام فرزند از چندین بی بی کلام اگر تیرے پیچھے لوگ کا دل اس کا کلام</p>	<p>۱۹۷ اقتل کروں سلطان سالار کا دنیا میں جو تو بڑا کرتی ہو جواب سرمسبز جو ذرا حق عالم کا دور کا دل کا یہ فقط اقبال کا</p>
<p>اگر کوئی نہیں دیکھتے فخر سے نہیں پاک کو اگر یہ جانتے ہیں کہ قدموں کی خاک کو</p>	<p>اس امر سے فزون کوئی نہیں مگر اگر اس کے بعد موت ہو یہ زندگی نہیں</p>	<p>چھوڑ کر پارتے باب کے پیار کمان پرین جب آسمان سنو تو سننا کمان پرین</p>
<p>۱۹۸ بچنے کا اب ہوشی ہو دنیا کی ہوشی جہول کو ہوشی آپ تم ہوشی نہیں کچھ شے تھے اگر تو صدمہ ہی نہیں چلنے تو رہے یہ تھارا اس کا برس</p>	<p>۱۹۹ بند سے مزار سے تھرا مسرہ دنیا میں اور آپ ہوں اس کی کون روشن ہو جو زبان اس کی کلام دورہ مہر کو تو تو قسم سے چلے</p>	<p>۲۰۰ میر سے حضور کے غلام کو کبھی سب سے میر لاہ میں اس جہاں میں در حقیقت اگر تیرے غلام کو کرم ہو غنی ہو دراگت کو تو جو جہاں کو کب نہیں</p>
<p>دولہ ہمارے شان شمالی بھی دیکھتے طفلی تو دیکھی سن جوانی بھی دیکھتے</p>	<p>ظلمت زدوں سے خلق شہرین کی زبان دنیا میں آفتاب نہیں ہو دولت</p>	<p>سب خلق شاہ دین سے طلب کار عیون جب نوح عرق خون ہو تو کشتی کا لون</p>
<p>۲۰۱ چلو چلو کہو نہایت غبار غبار آخر میں میری ہم جو ان ہونے مٹا جانے کے بجائے کہ احسان میر کے بعد اب کا نام و نشان</p>	<p>۲۰۲ روشنی نہیں کی کہ امام زمان سنا ہے جو کلامش ہے وہاں کلام جو جہاں میں اخلاص ان زمان شہر ان کے ہونے کو کون دیکھتا</p>	<p>۲۰۳ چیز نہایت کی کہ جو دنیا کی چیز کھاتے غم اور خون ملک و چیز غیر دن کے آج بابت صبار چیز ہے جسے بنا دے تو وار کھینچے</p>
<p>اگر ہم نہیں تو خاتمہ زہر امین ہم اب زندگی ہی ہو کہ دنیا میں ہم رہو</p>	<p>فردو ملی ابتری یہ جو دفتر کشا کیونکر تھے جہاز اگر ناخدا</p>	<p>اب بچپن کا خاتمہ ہو کوئی آن میں پھر بھی یہ عمر کہ کبھی ہو گا جان میں</p>

<p>۱۲۰ سب جان بختل ہوئے تھے خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی میرزا سید کا جو بزرگوار</p>	<p>۱۲۱ خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی میرزا سید کا جو بزرگوار خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی</p>	<p>۱۲۲ خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی میرزا سید کا جو بزرگوار خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی</p>
<p>۱۲۳ کس سے کہوں اگر کز کون عرفی ہے بیٹے کی آبرو متعلق ہے باپ سے</p>	<p>۱۲۴ کس سے کہوں اگر کز کون عرفی ہے بیٹے کی آبرو متعلق ہے باپ سے</p>	<p>۱۲۵ کس سے کہوں اگر کز کون عرفی ہے بیٹے کی آبرو متعلق ہے باپ سے</p>
<p>۱۲۶ خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی میرزا سید کا جو بزرگوار خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی</p>	<p>۱۲۷ خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی میرزا سید کا جو بزرگوار خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی</p>	<p>۱۲۸ خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی میرزا سید کا جو بزرگوار خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی</p>
<p>۱۲۹ نہ زندگی نہ جاہ و چشم چاہتا ہوں آٹا کی اک گنگا کریم چاہتا ہوں</p>	<p>۱۳۰ نہ زندگی نہ جاہ و چشم چاہتا ہوں آٹا کی اک گنگا کریم چاہتا ہوں</p>	<p>۱۳۱ نہ زندگی نہ جاہ و چشم چاہتا ہوں آٹا کی اک گنگا کریم چاہتا ہوں</p>
<p>۱۳۲ خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی میرزا سید کا جو بزرگوار خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی</p>	<p>۱۳۳ خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی میرزا سید کا جو بزرگوار خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی</p>	<p>۱۳۴ خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی میرزا سید کا جو بزرگوار خدا کریم کوئی سعادہ نہ ہوئی</p>
<p>۱۳۵ وہ آل مصطفیٰ کا مدار اسام ہو جو ہو پس اسام کا خود بھی اسام ہو</p>	<p>۱۳۶ وہ آل مصطفیٰ کا مدار اسام ہو جو ہو پس اسام کا خود بھی اسام ہو</p>	<p>۱۳۷ وہ آل مصطفیٰ کا مدار اسام ہو جو ہو پس اسام کا خود بھی اسام ہو</p>

<p>۴۱۱ مولا ابی بلخ جو کہ فرزند کیدام خیرے میں طے سے تھوڑے ساں نام تہا بیان پنجویں کی خوشنما کوں غلام اسنو موبک کہتے تھے شاہ شہ کام</p>	<p>۴۱۲ فقطہ چھلکے سے پام پرتو ل آئینہ دیکھیں ہوئی سے ملو جو کیا سٹی ہوئی کہ شاہ کے لے لے لے لے چوچین کو کو بیوہ منہ دین پرین</p>	<p>۴۱۳ اچھا چوچہ لکے چوچہ کبردار پروردہ اوٹھکے خوشنما کوں مال دار چلیے تو آئینے میں دیکھا ہاں دار</p>
<p>۴۱۴ کہتے ہو رحم حال پر غلام باب کے کچھ کوں ساتھ دیکھا مر بعد آپ کے</p>	<p>۴۱۵ چلیے ہمیں بچو بچی کو نہ پھر پائے گا آپ جب دم نکل چکے تو چلیے آپے گا آپ</p>	<p>۴۱۶ دامان ابن قاطر مہر پاتم چاہیے مکمل ہو جب توقعہ کشا ساتھ چاہیے</p>
<p>۴۱۷ تھکے چلے مارے غریب شاہ دین گردن چھلکے ساتھ غلام فرزند دین ہو چوچہ فریب درویش کا تار دین نہ کہ اس کو کوئی بہن یا بیوی دین</p>	<p>۴۱۸ چلیے تھکے تھکے شاہ کچھوچہ کیون گھنگھوچوچہ کی سننے لگے کچھوچہ فارس کے عورتوں کا دل اس وقت تم پانچویں اچھا فرزند اور سوچا کچھوچہ</p>	<p>۴۱۹ روم میں چوچہ اس کو خوشی دینا اکتھ کا رستے پاک اور خدین اگر تھکے جلدی بلبلدین لکے کجاری وہ خوش صدت چوچہ اس لکے کے خوش</p>
<p>۴۲۰ لوگو بلاؤ اکبر کو سرف جمال کو کیون رہیں اتنی دیر لگی میر لال کو</p>	<p>۴۲۱ اونکو پورا اور فکر میں کچھ حال ہو رضعت وہ دیکھی مرنے کی جگہ حال ہو</p>	<p>۴۲۲ خوش ہو مہر رہی ہر سات ماں کی دیور بھی میں روشنی ہو سرا آفتاب کی</p>
<p>۴۲۳ چلیے تھکے تھکے شاہ کچھوچہ چلیے تھکے تھکے شاہ کچھوچہ چلیے تھکے تھکے شاہ کچھوچہ چلیے تھکے تھکے شاہ کچھوچہ</p>	<p>۴۲۴ اسن اسے تھکے تھکے شاہ کچھوچہ اکتھ مارنے تھکے تھکے شاہ کچھوچہ تھکے تھکے شاہ کچھوچہ تھکے تھکے شاہ کچھوچہ</p>	<p>۴۲۵ تھکے تھکے شاہ کچھوچہ تھکے تھکے شاہ کچھوچہ تھکے تھکے شاہ کچھوچہ تھکے تھکے شاہ کچھوچہ</p>
<p>۴۲۶ کتنی دین چوچہ اب خچے دم ہر آئینکا نکلو لگی خود اگر غلی اکبر نہ آئینکا</p>	<p>۴۲۷ تم زندگی ہو خوش شہر لکے کی کیسی رضاؤں تو دعائیں میں یہ کی</p>	<p>۴۲۸ رو نامہ اسنا تھا تو کعبہ کے آئے ہو صدہ گوہر کہ غم مرے بجائی تو لگا ہو</p>

<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے</p>
<p>سوزش نہ وہ ہی جگر و دل کے لئے ہیں گو یا بہار اگلی بہ نہ وہ بارغ میں</p>	<p>اوٹھ جاؤ نہیں جہاں کیا کے سامنے میر اکا کے منہ والے کے سامنے</p>	<p>کیا لطف زبست و فوج و نصرت کا مل گیا بابا او دھرتے گئے کہ او دھرم مکمل گیا</p>
<p>بیت الشرف میں آج بھی ہے رازد کو کوئی سے بولے کہ اس کی مثال بڑھ کر چوٹی سے بولے کہ اس کی مثال</p>	<p>آمان قیامت آئی جو جا تا تو کس جان بلیا جان کا اور کس کی جان کا</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے</p>
<p>سب گھر شمار حسن و شہ پر کیجیے لٹنے کا طور ہو کوئی نہ سیر کیجیے</p>	<p>کفار لوٹ بیٹے محمد کی آل کو رو کو خدا کے واسطے زمین کے مال کو</p>	<p>اسان ہو جبر و دل پہ اگر اختیار ہو وہ کیجیے کہ فاطمہ سے اکٹھے چار ہو</p>
<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے</p>
<p>میں باؤں پر گر اسوں پر نہ شہ پر ہیں گھر میں حسین آخری نصرت کو آج ہیں</p>	<p>حق بھی ادا ہوئے نہ تہ نہ تو خصال کے خوب آبرو و حضور نے دی ہو کہاں کے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے</p>

بجی آج کوئی اور نہ آتا

<p>صفحہ ۱۰۰ موت پر مگر میں جنت کا انتخاب کے لئے پس اس قدر شرف جان پر جو جس قدر سزا اور آتش جان پر چاہی کر لگی و فادار بے بیان</p>	<p>صفحہ ۱۰۱ کنا پیکر کیا تو سے ناز و کاظم کی سنت فاطمہ کی طرف سے اس قدر پاک کے شک اکھوت سے بولی تو خود وہی کیا کیا کہ نہ رخصت میں بیاد</p>	<p>صفحہ ۱۰۲ نہلے پہنچ کر کھلے پہل سے خوشی ایمان کی سے پہنچے آئی برادر بس بولی یہ بات جو کہ کیا تو خود وہی کیا کیا کہ نہ رخصت میں بیاد</p>
<p>مگر اپنا فاطمہ کی ہونے ڈو دیا فرزند کو چالیا وارث کو کھو دیا</p>	<p>بچا ہلاک کوئی بھی کرنا ہی آکھو کس طرح چھوڑے نرختہ اعدا میں آکھو</p>	<p>دکھ درد میں بدر کے ہر کام آکھیں آپ انکے بہو کے کیلے سید عین کا کھیں</p>
<p>صفحہ ۱۰۳ چھپائی پر چھپ گیا ہر گھر پہنچا پہنچا نہیں شہنشاہ نامدار کے لیے آپ کے لیے کیوں عظمیٰ کا زار حاضر ہر صدف سے کو آقا چاہا</p>	<p>صفحہ ۱۰۴ چو درخشاں دھڑکے کچا سے ادا میں وہاں دوا اور حرم میں سرسبز آپ کو پہنچا منتقل دیکھ کے اس میں نہ آوا جائے کہیں ہی تو سرخ چہرہ</p>	<p>صفحہ ۱۰۵ میں آہ پندار میں آپ پر چاہا میں صدف سے جاؤں کیوں عظمیٰ کا زار حضرت کو پہنچا نہیں شہنشاہ نامدار کے لیے آپ کے لیے کیوں عظمیٰ کا زار</p>
<p>کام اوس سے کیا دانا جو باتیں لکھیں لیکن یہ شہر ہی کو چھو بھی بھی شریک ہوں</p>	<p>رخصت کو آئیں جس کا نغمہ پلے ہیں اکبر گور و کیو یہ بتھاڑے حوالے ہیں</p>	<p>بہر مان کمان چھپے جو یہ قدم سے باپ کے بیا امین وہی جو جو کام آئے آپ کے</p>
<p>صفحہ ۱۰۶ موت پر مگر میں جنت کا انتخاب کے لئے پس اس قدر شرف جان پر جو جس قدر سزا اور آتش جان پر چاہی کر لگی و فادار بے بیان</p>	<p>صفحہ ۱۰۷ کنا پیکر کیا تو سے ناز و کاظم کی سنت فاطمہ کی طرف سے اس قدر پاک کے شک اکھوت سے بولی تو خود وہی کیا کیا کہ نہ رخصت میں بیاد</p>	<p>صفحہ ۱۰۸ نہلے پہنچ کر کھلے پہل سے خوشی ایمان کی سے پہنچے آئی برادر بس بولی یہ بات جو کہ کیا تو خود وہی کیا کیا کہ نہ رخصت میں بیاد</p>
<p>ارث دیکر میں تو نثار امام ہوں بیٹا ہوں آپ کا اگر ان کا غلام ہوں</p>	<p>بیشے نے عہد سے ناقص نہ کر بلا کی زمین میں نے سر جھکا دیا سینہ پہ جلائی</p>	<p>خدا ہی کے دن میں اس غریب اعلیٰ کا خدا دے تجھے ہم سے کہ رہا نہت بہن کی</p>

[illegible]

<p>۵۷۲ سلسلے کی عود و غبار اٹھادی غنجلے کی سنگی بزمِ شاد و مشکبازی حلقہ کی عود و غبار اٹھادی سنبلی کا اسے سنانے کیا افتخار دی</p>	<p>۵۷۳ بیویوں کی دینے رات نہ سناں گئی یوں نہ تھی جو پہلے تھی بچہ کی گئی افزون کی سب بد فتنی دینے بچہ کی زیبا کی کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو</p>	<p>۵۷۴ ابوہریرہ کی کچھ موی کی خوشبو تھی صانع نے ایک صبح بوجھ کر بوجھ کر پایا بھلا جان کی کیا نیکی کی کیا مسئلہ کی گوشت سے گوشت سے</p>
<p>۵۷۵ ہمسرہ نہیں جو گیسو ونگے بیچ قباب سے مخفی ہو کر ایک ملک شب قدر اس جہاں سے</p>	<p>۵۷۶ اب تو نظر پر یہ شب معراج ہو رہی حیرت زدہ دن تو کم ہزارات پریم کی</p>	<p>۵۷۷ مدت کھینچے تو بھر کشش انکی بیان ہو قربان ہو لاکھ بار تو طائر نشان ہو</p>
<p>۵۷۸ پیدا ہوا زلف و گوشت و خون کا حکام کی قباب میں کیا عود و غبار یہ بطن عید و شب قدر میں کی کی طرف تو بوجھ کر بوجھ کر</p>	<p>۵۷۹ کیوں زلف کی فنا میں کیوں کیوں کچھ ہوا بیان ہو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تعظیف سب کی فصل خستہ کی بار ایک اس خوشی کی میں کی</p>	<p>۵۸۰ خندار وہ بیویں و جہین و قریب تابندہ ایک چاند کی بچے میں و دیال ملاح کی صاف طور سے بنائیں خیل نظریہ دوزخ کا ابوہریرہ کی</p>
<p>۵۸۱ رستہ نہ بھول جائے مسافر مجھ میں اک شب کا فاصلہ ہو فقد شمر رستم</p>	<p>۵۸۲ فکرین رسا میں جنکی پہاڑی پہاڑی رستہ تو بال بھر کا دور لاکھ پہاڑی</p>	<p>۵۸۳ خونی میں یہ نویں ہمہ تن لاجواب کی دیوان حسن میں ہی بیت انتخاب کی</p>
<p>۵۸۴ معراج مصطفیٰ کی یہ توفیق نیاب کی اسکو کیے اندھ کیے کا جاندار کی طرف تو بوجھ کر بوجھ کر کی طرف تو بوجھ کر بوجھ کر</p>	<p>۵۸۵ وہ خود ذوق آبلہ چاند سی جبین پر تو سے کیے فخر و غنا کی قرآن کی صبح ملاح نور اقبال میں اور یہ طلب ہو فیض سب میں</p>	<p>۵۸۶ چرا آسمان حسن و شرف و خلعت ابوہریرہ وہ دیال تو بیانی نقاب منظور شمس و قمر کی کا کوسو حساب بان کی جلیبیں جان فخر طفق ابن ابی تراب</p>
<p>۵۸۷ دن جسکا ہر سعید مبارک وہ رات ہی طلسمت کو طے کیا تو پھر آب حیات ہی</p>	<p>۵۸۸ اسکو جو اس جبین کے برابر دیکھنا پھر اپنے ائینہ کو سکندر دیکھنا</p>	<p>۵۸۹ بادیک میں سمجھنے مطلب انیس کا اونٹنی کا وہ چاند ہی پچانٹنی کا</p>

<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>	<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>	<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>
<p>۱۰۰</p> <p>موت نکین در زمین بخت به بر آنگه نو چسکو رکعت من در شمشیر</p>	<p>۱۰۰</p> <p>چشمک بر آنگه عیسی گردون پناست مرگت جلا دیه من گرم کی بکا</p>	<p>۱۰۰</p> <p>رو لی من فرق شمع عالمی پناست مرگت کے پھول شیرست من گلاب</p>
<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>	<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>	<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>
<p>۱۰۰</p> <p>اس نو کے مکانے کلان فضل گھر شیخ آنگه سید دو عالم حصول</p>	<p>۱۰۰</p> <p>حق بین من حق فاس بین دلاست بسیار کبیران نمونہ عرفانست</p>	<p>۱۰۰</p> <p>دینا من کو لی شمع منی اس آفتاب رنگت ہی سیوی کی تو خوشبو گلاب</p>
<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>	<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>	<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>
<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>	<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>	<p>۱۰۰</p> <p>تو شش گانه گسترش من کو کوان و بی شش گانه صفت منو نو بوان فرمان من صفت خلق انش جان پیدا شو بر خشم کجا کجا سوان</p>

<p>مرثیہ کیا بلبل بجا کر سب اب غافل ہیں پر کھٹکے سیات کسوں گزیرات و فدا خود مہر حق سے لکے فصاحت پر ہر لکھ</p>	<p>مرثیہ شہناز کا چہرہ پڑا دھڑو پھر مری کر و بندنی کی طرح کھڑا دھڑو گر کے ہیں کانب کانب سے تلو اور دھڑو لشکر میں نے قضا کی تو وار دھڑو</p>	<p>مرثیہ ملو دین تو تاسو نے جلیجی جلیجی بڑے بلا بلا کے سوار اور دھڑو بان اسی کمان کے شوقدار زبان دھڑو فرزند قاطعہ کے بسیر کا لہو بلبو</p>
<p>مرثیہ انجاد پر زبان بلاغت نظم میں قرآن کی ساری شان پر انکے کلام میں لکھ</p>	<p>مرثیہ غل تھا عمر کا سر اسی لائیں جو زور ہو اسکی نگاہ بدست جو دیکھیں ٹکڑ ہو لکھ</p>	<p>مرثیہ گریز احمدی کی جبا بنبی دنیا سنو انعام پھر وہ دون جو کسی نے دیا سنو لکھ</p>
<p>مرثیہ غافل ہو و صف کو تیرا شکست غافل جہنم دکھا اب پچھ کمان اس بلع میں صلیکے چلے کلا خیال خود دیکھا مہربوتی میں قاطعہ کلا</p>	<p>مرثیہ دیکھو تو مصفو ملک پر نشین کی مجال نظر کشین سب کو کون پر جو کچھ کلا لکھ</p>	<p>مرثیہ لایعین آج کے باقی وہ تیرا کچھ کہ اسلف پر طر و طوق شکست دریا پچھو کہ اسو ابو ایلی سے بندوبست چوبے بلان فوج ستم شکیلین</p>
<p>مرثیہ قبضے میں آسمان کے خزانہ میں کے گنج سنس ہنس کے بیدار ہیں در شین گنج لکھ</p>	<p>مرثیہ وقت ادب پر مانوس تیغ و سپر ہو آگے رسول دور کہ فرسوں پر ہو لکھ</p>	<p>مرثیہ جنگل تھا سب سپاہ بجوم سپاہ سے کوسوں چھی ہوئی تھی نرالی گاہ سے لکھ</p>
<p>مرثیہ آج از دونوں ہاتھوں کی شکست کا ہو زور ان کا تو نہیں بلات کا ہو گھوڑا زو و صلیکے قوس سحر العور کا ہو سید نہ جانو یہ نوز افروز کا ہو</p>	<p>مرثیہ کھلا لگا تے تیرا میں شوقم بولے کہ بلیہ اس شوقم کا جو ہم تہلہ وہاں جوان ہے اور فوج کا جو ہم کھوئے ہوا آؤر دیکھ لیاں غلیم دم</p>	<p>مرثیہ اس طرح پھر کہ شوق سے وہ جان کا اوٹھا جو نہیں کہ کس نہ پر کج زور دہا بیات ہے آتے تیرا وہ ہے جولاغدا دہشتے پہاڑ رکھنے کہا با جلی بند</p>
<p>مرثیہ کیوں شور ہو نہ انکے قدم کے تباہ کا ہیں سے تھا ہوا پر سفینہ تباہ کا</p>	<p>مرثیہ پیارا ہی بسیر سچہ مشرف ہیں کا خوش ہو کہ خاتمہ ہوا فوج حسین کا</p>	<p>مرثیہ دیکھا نگاہ قہر سے ہر نا بکار کو گویا خدا کا شیر مڑھیں کارزار کو</p>

اس میں انگریز

مرثیہ

<p>۱۱۱۱ اندرست نہیں ابھڑوانی نہیں جھجھکا کر کوئی نہیں ان میں سے جیاتی ہوئی تھی فوج مذلت مثال بہ چونچے تھے فوج میں پر فضا ظاہر ہو</p>	<p>۱۱۱۱ نیز دلتے دلتے گئے ڈرتے ڈرتے صفا سے بڑھ کر کیا جی تی تیج تبار سب کی نظر میں کوئی تھی برفِ فدا دوڑتے حکم کے جو الف بوجی لیا</p>	<p>۱۱۱۱ کالم جلی بیان دو وقت تیج نہ خلتا دو مہر میں گرم ہو گیا میگہ کستہ آئی جب تک کہ کستہ نہ ہو تیج اونہیں سے ایک کو بھی نہ کستہ</p>
<p>۱۱۱۱ غل تھا کہ سب عالمی کا جلال اتھکا ہے فقرہ ہر اک رجز کا نہیں ذوالفقار غل تھا کہ سب عالمی کا جلال اتھکا ہے فقرہ ہر اک رجز کا نہیں ذوالفقار</p>	<p>۱۱۱۱ غل تھا کہ سب عالمی کا جلال اتھکا ہے فقرہ ہر اک رجز کا نہیں ذوالفقار غل تھا کہ سب عالمی کا جلال اتھکا ہے فقرہ ہر اک رجز کا نہیں ذوالفقار</p>	<p>۱۱۱۱ سالم تھے محل فدیہ نشان نمر نہ حق دونوں مدفوعین ایک کی گرد نہ تھا سالم تھے محل فدیہ نشان نمر نہ حق دونوں مدفوعین ایک کی گرد نہ تھا</p>
<p>۱۱۱۱ نظر کیا جو بشل علی آسمان ہے نظر کیا بون زین کہ کرک کہ کیا ہے سینو میں دل ہے تو صفوں نہ لیا ہے کیا منہ کی کا خاکہ میں میں باج ہے</p>	<p>۱۱۱۱ فرات سے کہیں کی سب ایک حکم بوجہ لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا سرخ وہ خوش کی وہ خوشی ہے کس برفا کوئی تھی بیان سب ایک حکم</p>	<p>۱۱۱۱ بڑھتے تھے بون کہ نہ جھپٹا جھپٹا ماقم اور لٹے تھے کی کی کی کی باز نہ غم نہ تیج کی کی کی کی باز نہ غم نہ تیج کی کی کی کی</p>
<p>۱۱۱۱ گردن نہ اون کی اون تھی جی جو سر ملنے اندر سے رعب لٹھ فیسوں کے نہ تھے گردن نہ اون کی اون تھی جی جو سر ملنے اندر سے رعب لٹھ فیسوں کے نہ تھے</p>	<p>۱۱۱۱ دل دل کی چال جو وہ جین بابو کا تھا جلی کی تھی جو تیج کو کھوڑا ہوا کا تھا دل دل کی چال جو وہ جین بابو کا تھا جلی کی تھی جو تیج کو کھوڑا ہوا کا تھا</p>	<p>۱۱۱۱ جو اونچی دو چار ہوا صاف جابریا فولا دو موم ختم سب کی جابریا جو اونچی دو چار ہوا صاف جابریا فولا دو موم ختم سب کی جابریا</p>
<p>۱۱۱۱ عبادت اس اب جو نہ نہ تھی پیشی ہو گئی گستاخوں کو نہ تھی لاکھوں تھے بڑا ایک اوکھ اوکھ تھی بڑا تیج تو لٹے نہ سب تھی</p>	<p>۱۱۱۱ کہنی تک آئے جواوٹ کی تھی کس نہ لڑا تھا کتا جی تھی نہ تھی رکتے تھے تھے تھے تھے تھے تھے میں نہیں تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۱۱۱ تھی استخوان شانہ سب کی تھی وامر زید تھا سبیل نہ تھی تھی موراد سب تھی کاسہ سب کی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>۱۱۱۱ یوں خندہ رو گیا وہ جی رزگارا جائتا ہر سطح کوئی اپنی سپاہ میں یوں خندہ رو گیا وہ جی رزگارا جائتا ہر سطح کوئی اپنی سپاہ میں</p>	<p>۱۱۱۱ افزون تھی اونکلیوں کی نہ تھی جنگل میں روشنی تھی کلائی کے دوست افزون تھی اونکلیوں کی نہ تھی جنگل میں روشنی تھی کلائی کے دوست</p>	<p>۱۱۱۱ اوت کا کاٹ قہر کا خم نہ ملا کا تھا سب رنگ و رنگ فریت ٹھکانہ کا تھا اوت کا کاٹ قہر کا خم نہ ملا کا تھا سب رنگ و رنگ فریت ٹھکانہ کا تھا</p>

<p>حالا اکا جوئیست سبک جانان دختر کز اسنک شایه بنیاد کر سبک کا نظر سے رک سبک کلی وہ تیغ زینب سے چلیکے</p>	<p>حالا اقداری تیری منہ نہ بھان تو جی میں جیکے تھے تھان دیکھتے تھے تھان تھان تھان تھان تھان تھان</p>	<p>حالا اب ضمیر بیکے فضا قدی لکھو کاشت بافت کالی زردی جی جی جگا کالی منی دلو جی</p>
<p>حالا الام نمی طرح سے دو رخ روانہ تھا سرفقہ صدر رقاعہ سپر تھی نہ تھان تھا</p>	<p>حالا نسبت تھی ذوالفقار سے جس جید دھنیا کہیں لگا پر جیب و اصل کو</p>	<p>حالا فقتے میں مثل برقی قمر اوستہ کم لیا لاکھو عین دھوڑ کر اوستہ مارا تو دھما</p>
<p>حالا جس پر جی تھی وقت میں غم غم جگر کا لال جی میں تھان پر لکھو تاسینہ اسطوف نوار دھوڑا لکھو کھنوں تھان سر زینب عید میں لکھو</p>	<p>حالا غمان غم کستورین جو تھان تھے آگے جیجے دست بیدہ لکھو مرصورت حباب حباب تھے فزونی طوفان اب تیغ میں زنجیر لکھو</p>	<p>حالا جبل و سکا نہ سوسہ تھان جیجے تھان تھان تھان دو جیجے تھان تھان تھان خون جیجے تھان تھان تھان</p>
<p>حالا بہتا تھا زین زمین پر چارل خلا کا فرط خوشی سے سخی تھا پھر مصدا کا</p>	<p>حالا بجائیں تو گھاٹ تیغ کا مابین لکھو خشکی میں فوج شام کا پیر املا تھان</p>	<p>حالا وہ میں نہ وہ غور نہ وہ دوسری لکھو جہرم دی زمانہ خطا سے بری لکھو</p>
<p>حالا جیجے تھان تھان تھان اوتار تھان تھان تھان یون جاک تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان</p>	<p>حالا جیجے تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان سر تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان</p>	<p>حالا جیجے تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان</p>
<p>حالا سالم رکھیں نہ جسم کی نہ استخوان لوگے نفس میں طاروشی کمان رہا</p>	<p>حالا اکھو لاکھ کا بند تو راکھی زمین زمین سے گئی فرس میں تو سیکھو</p>	<p>حالا مشتو نہ کشتے لاکھو لاکھ کا تھان تھان تھان تھان</p>

<p>۱۳۱ بل لکھتے تھیں کھلیں بھار پونجا سندھ کے بلبرہ شیر کچھ جو بیچتے تھے بیدی اور دھڑو آل سوین پر سے وہ ابی نظف</p>	<p>۱۳۲ چشم و شمع کا وہ گلاٹ وہ آفتاب آتش کی جاوین کی کین حباب میل خلی کہ پسی کے حکم کے اسباب نیتری باندین زہر شون و کسے</p>	<p>۱۳۳ پیر زمان کو تو دشنام و حق دین چلے تھے سبکی کاش چاہو قادری شکر قضا و جب تکیہ کھائے تھے تیرے چلے اسفند</p>
<p>۱۳۴ چند ترا سو اگر کو نہ فرس کو نہ تنگ کو اک شور تھا کہ کھائی مچھلی ہنسنگ کو</p>	<p>۱۳۵ جو ہر سے اسکا جسم جو اہر دگا تھا گو یا گلے میں جو رکے ہیرے کا ہار تھا</p>	<p>۱۳۶ پیتا سے علم تیرین برسوں گزار کے بس پھیکڑو چڑھے ہوئے چلے مار کے</p>
<p>۱۳۷ تنبہ و تیرین چینی تھیں تھی گر دیا تھیں کئی حق اگر دیا ہو یون تھا زین کے بلے تھے تیرے تھے تیرے یوں اٹھائے تھے تیرے</p>	<p>۱۳۸ پس پسی جو خون پنج کی اور تیرا پسی من شاہ کیسکے تھیں پانی پسی جی پسی ابر تیرے خزان میں پسی تھیں تیرے پسی پسی پسی</p>	<p>۱۳۹ تیروں کے بند بظلم و جحیم نہل فلم زبان صا زبسان و نیم پار تھیں کئے ہوئے گزراں و نیم تھیں تیرے اک تیرے بدلان و نیم</p>
<p>۱۴۰ ہر اک کند و ام بلا میں اسیر تھی واگن ان کی طرح گمان کو شیر تھی</p>	<p>۱۴۱ پانی نے اس کے آگ لگا دی جو کھین اک آفت جان تھی لگائے بھجائیں</p>	<p>۱۴۲ سالم تعایش آئینہ تیغ جو نہ تھی لشکر میں کونسا تھا وہ کیا جو نہ تھا</p>
<p>۱۴۳ صفت بلبل کی گھڑ سے کیا تھی تھی کوتی تھی آج ہر آل میری تھی نہی پلنگ میں عرض کہ امانت عباد تھی تھی پلنگ میں سبب زانی تھی</p>	<p>۱۴۴ کرتھی پائل صفوں و جرتی تھی وہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی نیچو کو باہ نہ اس سے تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۴۵ دفع جب بھی صفت تھا تھی چکی چوبقی وصالوں کی بدل تھی دھڑکے تھیں صفوں کو اس کے تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>۱۴۶ پامال کر کے یوں اچھین یہ مر تھا پھر سے بسی طرح جنگ بند سے شیر خدا پھر سے</p>	<p>۱۴۷ سکے پڑے تھے اکبر غازی کی جھکے ہو دیا بھی وہ گاتھا پونی میں خستہ</p>	<p>۱۴۸ دیا بھی آبد تھی بے پروا نہل تھا کہ تو فرما سکا ہاں مراد</p>

<p>۱۳۱۱ گوئی بلاوی غوغا فراموش گھلیر کر کو سخت باری کو باقی پانچ چھوڑی ساحل کو گرداب کو بیکار شیبہ پیر ہے</p>	<p>۱۳۱۲ جب کند کر سندیاں سے دیان نابست نہ چھوڑو اکدم آگیا تجربہ زین چو تیلیان تو ظلمت نہاں گھوڑو براق نیکی سوئے آسمان</p>	<p>۱۳۱۳ ملواری جوارو گھوڑا جی بخت منزل و من اور غریبی میں بخت کچھ اسمن اور اسمن مطلق و حق دو کلمہ اسکو غلامی و نعت حق</p>
<p>۱۳۱۴ گھر امن کا جو بحر میں نایاب ہو گیا کانہیں یہ مچھلیاں کہ جگر آب ہو گیا</p>	<p>۱۳۱۵ غل تھا وہ اک دیکھا اس راہ کے بلوں دیکھے نہون زمانے میں جسے ہو گے پالوں</p>	<p>۱۳۱۶ پاکہ تھی مو تو نیکی عوق جسم پاک پر آئی تھی باد تہ فرس نیکی خاک پر</p>
<p>۱۳۱۷ اب نہ تنگ غریب میں نہ کو میں پانچ چھوڑی پیر اکدم</p>	<p>۱۳۱۸ عزت میں نہ سناں نہ سمی آکھو میں کھڑے نہ کو بحر میں</p>	<p>۱۳۱۹ تھانس گرو میں تھانہ انتہا تاکہ اٹھا جو تھام کی جانب سے آں غبار</p>
<p>۱۳۲۰ چشمہ ہی یا محیطی شطری کہ سہری اسکے گواہ ہم میں کہ زہر اکامہری</p>	<p>۱۳۲۱ گھوڑا نہ کیے تخت سلیمان روانہ تھا اسکے لیے تو جنبش رگ تازا نہ تھا</p>	<p>۱۳۲۲ یہ اکبر جری کی اجل کا بہانہ ہی آیا وہ پہلوان جو وحید زمانہ ہی</p>
<p>۱۳۲۳ باجل پہلی غصہ کی صفا کا زانو دیکھ کر شمشیر نیسان کھلیا دین</p>	<p>۱۳۲۴ بار بار چلو کہ خجل قائم و جرم شکستہ پیر آجھو مرم خوردہ کرم</p>	<p>۱۳۲۵ میں نے کچھ سنبھل چھوڑی اوڑھ دیکھا کہ جوان بزم میں کچھ بھڑ</p>
<p>۱۳۲۶ اک نور تھا کہ اگ لکی کائنات میں ریتی پو مچھلیاں تھیں سمندر فز میں</p>	<p>۱۳۲۷ یوں فح ساتھ ساتھ تھی اس موار کے جیسے پیادہ چلتا ہی آگے سوار کے</p>	<p>۱۳۲۸ قامت سے شان مروتی آشکار ہی سمجھے یہ سب کہ خوش رہے رست سوار ہی</p>

۱۳
مستند لیک جانور
بیشکل موش و
اگ میں پیدا ہوتا ہے
اوداگ میں رہتا ہے
اصاگ ہی اسکی
غذا ہوا مچھلیاں
پانی میں
رچی پخت
گرم ترش تھکے
سکن بیک شے
سکن فزات
ار مستند فزات
پت ایک جی و
شامی جی و

<p>۱۳۵ وہ خود جھک کر دیکھ کر میرے سر کو کیف نہ کر سکا غلبے کے کھینچ کر مجھ کو نقال و مہر و سیر و سیر و سیر و سیر تلاش غلبے کے بھی تو تیرے غلبے</p>	<p>۱۳۶ بولتا تھا کہ کون کون سے ہیں موتے ہیں جو صفت شکر کی پال نہیں نہ کہ کہ ہیں کچھ لال مخرج جان و سیر و سیر و سیر</p>	<p>۱۳۷ آیا اور کہ خشن و سیر و سیر و سیر نہیں صلف نے کہا یا علی مد نہیں صلف نے کہا یا علی مد نہیں صلف نے کہا یا علی مد</p>
<p>تبع و سنا میں شک نہ کیا و گویا تھا کے کو آدمی پر حقیقت میں دیو تھا</p>	<p>سر پر ہو کون قمر خدای و فانی اسپر کہ تین روز سے پانی ملا نہیں</p>	<p>دریا کے موج غیر پر تھے وہ جاب تھا زہر و شقی کا انگہ ملائے ہی اب تھا</p>
<p>۱۳۸ عبارت نہ کر سکا کہ کیا بیان آگے لے گیا کہ تیرے سر کو غلبے نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان</p>	<p>۱۳۹ نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان</p>	<p>۱۴۰ نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان</p>
<p>عباش ہر کہ فاطمہ کا لڑکھن ہی کی عرض اس غلبے کہ لڑکھن ہی</p>	<p>بید کیا ہی نام ہزار و نو مار کے اتر و گلاب فرسے لڑکھن ہی</p>	<p>سرسن میں یہ لڑکھن ہی نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان</p>
<p>۱۴۱ نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان</p>	<p>۱۴۲ نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان</p>	<p>۱۴۳ نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان نہیں نہ کر سکا کہ کیا بیان</p>
<p>اشجار و ان پیاں ہی سب سب سب و اچھی نمود ہی سب سب</p>	<p>لوٹا کیا فرس کی جو الگ سے بر صفت تین غل ہو اچھا لڑکھن ہی</p>	<p>دیکھ نہ راستی کا مزاج ادائی میں سبقت کسی بہ ہم نہیں کرتے لڑائی میں</p>

<p>۳۳۳ سب جانتے ہیں تہ علی کی شان سب کہتے ہیں کہ اسے کیا کیا علم کے سرسبز شجر کی شاخیں ہر طرف سے ہر طرف سے</p>	<p>۳۳۳ جہاں سب سے زیادہ روشن رہا جہاں سب سے زیادہ روشن رہا جہاں سب سے زیادہ روشن رہا جہاں سب سے زیادہ روشن رہا</p>	<p>۳۳۳ سب جانتے ہیں تہ علی کی شان سب کہتے ہیں کہ اسے کیا کیا علم کے سرسبز شجر کی شاخیں ہر طرف سے ہر طرف سے</p>
<p>۳۳۳ صبح علی رسول خدا کی زبان پر لاسیت و لافنی کی صدا آسمان پر</p>	<p>۳۳۳ کم تھے نیز بھی زور میں گروہ زیاد تھا نیز سے کے بند بند کا توڑ انگو ایو تھا</p>	<p>۳۳۳ قربان زور و ضرورت نصرت نشان کے کھل کر قفا سے سرہ گئے باز و کان کے</p>
<p>۳۳۳ سب جانتے ہیں تہ علی کی شان سب کہتے ہیں کہ اسے کیا کیا علم کے سرسبز شجر کی شاخیں ہر طرف سے ہر طرف سے</p>	<p>۳۳۳ جہاں سب سے زیادہ روشن رہا جہاں سب سے زیادہ روشن رہا جہاں سب سے زیادہ روشن رہا جہاں سب سے زیادہ روشن رہا</p>	<p>۳۳۳ سب جانتے ہیں تہ علی کی شان سب کہتے ہیں کہ اسے کیا کیا علم کے سرسبز شجر کی شاخیں ہر طرف سے ہر طرف سے</p>
<p>۳۳۳ سارا دن تہم آتش فرقت میں جلیے تہن شعلے تری تلاش میں باہر نکلتے ہیں</p>	<p>۳۳۳ باتا کہ ہر یہ تیغ سے جاے اماں تھی دیکھا جو غور سے تو شان کی بان تھی</p>	<p>۳۳۳ سہا یہ دل کہ نگاہی سو فی کی جان پر تارک زمین پر تھا لوکان آسمان پر</p>
<p>۳۳۳ سب جانتے ہیں تہ علی کی شان سب کہتے ہیں کہ اسے کیا کیا علم کے سرسبز شجر کی شاخیں ہر طرف سے ہر طرف سے</p>	<p>۳۳۳ جہاں سب سے زیادہ روشن رہا جہاں سب سے زیادہ روشن رہا جہاں سب سے زیادہ روشن رہا جہاں سب سے زیادہ روشن رہا</p>	<p>۳۳۳ سب جانتے ہیں تہ علی کی شان سب کہتے ہیں کہ اسے کیا کیا علم کے سرسبز شجر کی شاخیں ہر طرف سے ہر طرف سے</p>
<p>۳۳۳ گزرا سطر جلی کی بجائے سے چھوٹا گھسے یہ سب زمین پر سا ہاتھ ٹوٹ کے</p>	<p>۳۳۳ گروش بھی ہاتھ کی نہ بڑھے کچھ نہ گئے حلقے کھلے تھے جو وہ اشارے میں گئے</p>	<p>۳۳۳ تلو این کچھ گین رم تیغ آزمائی ہو آفت با سحر کی غضب کی لڑائی ہو</p>

<p>۱۶۱۱ اگر تیرا بیاد شاہ خجست شعلہ بار ہو اگر سو اسر مستعد کارزار ہو اگر برق کج کووند کے گرد و کنارے بار ہو اگر سبغ غلامہ دوزبان ذوالفقار ہو</p>	<p>۱۶۱۲ عاری بن شغین شمشیر و شمشیر گل بن چراغ قمر و زلفان شمشیر کیا ہی ساری بن و اگر کس نے کیا مٹو کی بساط سبکی بن</p>	<p>۱۶۱۳ کنک و اگر تیرا پیچ و وہ سبب پیر کی بیخ سے کدین مانی زمین پناہ رواہ وہ پخت دل ضیفہ آرا تجلی غلام ملک شجاعت کے بادشاہ</p>
<p>۱۶۱۴ مان مہر کہ ہر بن کے لوالی بگڑ نہ جا چو شین نئی ہوں سب کوئی زمین نہ جا</p>	<p>۱۶۱۵ آہو کا اور شیر کا انداز اور ہی حقا کہ اور ہی اعجاز اور ہی</p>	<p>۱۶۱۶ زریا و برق شعلہ فشان شمع کے تیرے تیرے لکڑے اسطے ہو بہ ہن تیرے کے لیے</p>
<p>۱۶۱۷ مان غازیو کھانا ہوں قوی و جوی غل بود و کا عوض شہزادہ وادہ تو لے کر شمع ادھر سپر شاہ دین پناہ آما دہ نیر او دھری وہ رو سیاہ</p>	<p>۱۶۱۸ دو جلیان سی کووند کے گریبان دھالو کے پڑتے اور خط بن چو ریاں طاووس ہن برن بن چیلو لیل وار لشکر کر کے ان کے سر جرت پر سیاہ</p>	<p>۱۶۱۹ اس دو پی کی دھوپ بن شمع و شمع دو جلیان سی کووند سی خجست و شمع جبرت بن شمع زمین شمشیر و شمع شعلہ شمع بن شمع بن شمع بن شمع</p>
<p>۱۶۲۰ وہ نو تو مہر کہ میں تمنا ہر جنگ کی باکین او لگی ہوئی ہن کمیت ہر جنگ کی</p>	<p>۱۶۲۱ غالب ہی ہن گو وہ قوی تر کیو سے غل ہی کہ لڑے ہن بیدار دلو سے</p>	<p>۱۶۲۲ رخ پر ہر اس کچھ دم جنگ و جدل تھا نکو اصل رہی تھی پراہر وہ بل نہ تھا</p>
<p>۱۶۲۳ دو شمع او دھری غلہ برین کا پیچ کھٹے او دھری لالہ شمع و گلین شمع کا فر او دھری شمشیر اس شمع رجب ہی او سطرت شمشیر شمع</p>	<p>۱۶۲۴ بہ خجست شمع شمع ادھرتے چاند دب دب کے شمع شمشیر و شمع یون افروزن بن غلیہ بن شمع یہ اضطراب جنگ بن عالم شمع</p>	<p>۱۶۲۵ کھاتین بن آکر تیرا خاواکم کووند لیکن کمان چرخ کمان مہر بن کمان او جبر سب کی جو او خلتے شمع نور بہ تیرے شمع کمان شمع بن شمع</p>
<p>۱۶۲۶ باطل چلا جس انے کہ حق کا ظہور ہی جہ ناری وہ ناری پھر نور نور ہی</p>	<p>۱۶۲۷ معلے نو دیکھ رخ سے چلم کو اوتا کر اور سیاہ انگہ نوشیر و شمع چاکر</p>	<p>۱۶۲۸ سچ کہتے ہن ہر اس میں کیا نور جس سچے میں شیر کے ہو تو کیوں نہ نکل سکے</p>

<p>حکایت شاہ کا سپہ سالار جو ادھار سے مکڑے اور سے تھکے تھے چار تہیہ جن جسم تو محفوظ تھا سراچہ نامہ افکار یہ کہ طبع</p>	<p>حکایت ملو اور کہ کہ کیا اور ملا نہ نے نہ نہ ہو گا کہ ہم چہ ملو اور کہ کہ خانہ خاں پانی کا جھیر</p>	<p>حکایت سیراب ہو چکا جو وہ سقا کی عرض کی چہ پانی سے فریاد تھیں لب لباب آب حیات نہ تو پینے کے</p>
<p>تاب و تو انکو حرب میں مارا تیغ زبان کے زخم مارا وہ</p>	<p>وینا صہن کریم ہن ابن کریم ہن دشمن پہ رحم کرتے ہن ہم وہ یہ اب نہ خاک ہر اپنی نگاہ میں</p>	<p>دوسرے دیوے ہیں شہرہ کو شری چاہیں یہ اب نہ خاک ہر اپنی نگاہ میں</p>
<p>حکایت خانہ کین بنی ہوئی چہ منہ کو چہ چہ چہ نملو کو اوٹھ کے چہ شہید اور حسین اجل آتی</p>	<p>حکایت خندان ہو تھی یہ پوچھ کر زبان طعن آواز نہ کی کام نہ نہ سوفار سے صدای کہ نہ</p>	<p>حکایت دھچکا گم ہو دور سے ایر صاحب رسول کے سیراب سبیل کے</p>
<p>مہلت ابھی ہو تیغ و سپر کو باقی ہو کہ ہوس تو اوست بھی کمال</p>	<p>ہو خون ضرب تیغ سے طالب پناہ کا بولی سپر کہ بھر گیا تیغ روسپاہ کا</p>	<p>کیونکر نہ صبر و شکر میں ایسا کمال ہو کیونکر نہ ہو کہ ساقی کو شہ لال ہو</p>
<p>حکایت بول اسپر کو تیغ پر چلنا ہوتا ہے سیدان کہ ہونا کا جگر کی</p>	<p>حکایت سے آیا اب سنا پانی پر گیا وہ کہ ظالم نے سنا پا کے</p>	<p>حکایت لشکر کے نہ کو مثل اسد شکابہ آیا وہ مغور کیا کہ اسگ بزل مان ابو تازہ دم کا</p>
<p>مہر جذب ہوا دھوئے ہوں اپنی مہلت ملے تو لی لون میں پانی</p>	<p>تریا جو قلب شہر کہ سنا اوٹھا دھواں جگر سے کہ</p>	<p>ہمنا ہو کیوں نہ ہو پانی تو لی چکا ہر میں اب</p>

<p>۱۸۱ عکس میں پڑا وہ جتنا کہ درگاہ رو کی سارے وار ویر جانا کا کپڑا لہر رہی تھی فرق پر وہ مہاجی ظفر مارا جو باغ و بہار کی کوئی تریخ</p>	<p>۱۸۲ فرمایا شہنشاہ علی گڑھ میں کیا رون و ندین مرزا کی بختیار کو شہید شہر قیام کو تھارہ کی انتظار مظاہر میں ہے نہایت کر</p>	<p>۱۸۳ آگے چھوٹی سے لشکر کے بار بار مابین راہ بخونے میں ہو گیا ننگا ابا اوسط میں آپ اہل و حق نالکا علی جو دھڑا آپ نے نہایت بار بار</p>
<p>۱۸۴ چھوڑا سوار کو نہ فرس کو نہ تنگ کو اٹ شور تھا کہ کھا گئی چھلی ہنگام چھوڑا سوار کو نہ فرس کو نہ تنگ کو اٹ شور تھا کہ کھا گئی چھلی ہنگام</p>	<p>۱۸۵ لے لے کھانے دل کہ یہ صدر لڑائی تم مانگو اور حسین نہ پالی بلائے لے لے کھانے دل کہ یہ صدر لڑائی تم مانگو اور حسین نہ پالی بلائے</p>	<p>۱۸۶ نیز ملا دو سینے کو ڈونکو پیر کے کشتہ کرو وہیں علی اکبر کو گھر کے نیز ملا دو سینے کو ڈونکو پیر کے کشتہ کرو وہیں علی اکبر کو گھر کے</p>
<p>۱۸۷ دو عالم کے گڑا جو بڑا وہ پہلوان جنگ میں اور تھکے پیر کے لالان دو عالم کے گڑا جو بڑا وہ پہلوان جنگ میں اور تھکے پیر کے لالان</p>	<p>۱۸۸ روٹی بھری پانی میں علی گڑھ روٹی بھری پانی میں علی گڑھ روٹی بھری پانی میں علی گڑھ روٹی بھری پانی میں علی گڑھ</p>	<p>۱۸۹ روٹی خام فوج ناک نہ تھک کی گھوڑا اور کے فوج میں ابا و کھانہ روٹی خام فوج ناک نہ تھک کی گھوڑا اور کے فوج میں ابا و کھانہ</p>
<p>۱۹۰ افلاک سے گزر گئی ساونت کی صدا آلی خد کے مرش سے ہمت کی صدا افلاک سے گزر گئی ساونت کی صدا آلی خد کے مرش سے ہمت کی صدا</p>	<p>۱۹۱ سب طور تھا و غاے جناب ائیر کا جلد نہ تھے غضب تھا نہ آدیر کا سب طور تھا و غاے جناب ائیر کا جلد نہ تھے غضب تھا نہ آدیر کا</p>	<p>۱۹۲ لاکھوں سے معرکہ میں کوئی یون لڑا نہیں غل تھا کبھی عرب میں رن یا سپاہ نہیں لاکھوں سے معرکہ میں کوئی یون لڑا نہیں غل تھا کبھی عرب میں رن یا سپاہ نہیں</p>
<p>۱۹۳ دیکھا جو کچھ حسین کی جانب تھا دیکھا جو کچھ حسین کی جانب تھا دیکھا جو کچھ حسین کی جانب تھا دیکھا جو کچھ حسین کی جانب تھا</p>	<p>۱۹۴ قلب و جنج کے جو لا اور خوف گھر کے آئے ہنسنے پر گری ہو جن قلب و جنج کے جو لا اور خوف گھر کے آئے ہنسنے پر گری ہو جن</p>	<p>۱۹۵ کر دو دنیا میں صدائے جفا کی تھی جفا دو باغ و بہار میں شب و روز جفا کر دو دنیا میں صدائے جفا کی تھی جفا دو باغ و بہار میں شب و روز جفا</p>
<p>۱۹۶ بسوت آئے اب تو روح کو نصیب کبھی دعا کہ جلد شہادت نصیب بسوت آئے اب تو روح کو نصیب کبھی دعا کہ جلد شہادت نصیب</p>	<p>۱۹۷ یوں حملہ ورتے تیغ تو تکی قطار پر جاتا ہو شہر جس غز الوکی ڈار پر یوں حملہ ورتے تیغ تو تکی قطار پر جاتا ہو شہر جس غز الوکی ڈار پر</p>	<p>۱۹۸ رستموں نے تو بھی جو ہو اوہم بھی جو ہو افسوس میں ہی ہو کہ بابائے دوزخ رستموں نے تو بھی جو ہو اوہم بھی جو ہو افسوس میں ہی ہو کہ بابائے دوزخ</p>

<p>۱۰۱ بیا صحت پاک و در دھو و در چھوڑے پستے عین جوانی بیکار و حسن کوئی خندانہ فراق بیکار چھوڑیا جان کے بیکار و توجین</p>	<p>۱۰۲ دیکھا کہ جسم میں سے ہر شے دم بڑا گلاب میں ہو چلی ہو منہ رکھ کے منہ چھوٹے گلاب سیون باجان کس کو درخشاں</p>	<p>۱۰۳ تجلی کر جا رہے شاہ کدک غش آگیا سرور و طبع کدک بہن کجی کجی کجی کجی چلے گئے ہم جی اور دھو و در</p>
<p>مرے کی جسے فصل بھی اسے فشاں و احسنا کہ میرے سے وفا نہ کی</p>	<p>بولو تو نہت کہ میں بکلیں مہر سو کھی زبان دھکے کہ اس کا مہر</p>	<p>یوں قافیت جو شاہ کے شکستہ رنگیا سب نوجوان چلے گئے یہ پیر رنگیا</p>
<p>۱۰۴ گام صدا اٹکی بابا دھو و در اٹھل ناغ خاطر نہتہ و در خالق سے لگی آج جو ناغ خاطر نہتہ جلد آئے کہ آج پیا را کس پیر نہتہ</p>	<p>۱۰۵ سرسبز کر مام بیکار کہ بیکار چپ چپ تین دھو و در کب کی کدک جان بجا دیکھ لوں اگرک جاہم اے نور صبر پیا نہیں جاری نہتہ</p>	<p>۱۰۶ نہتہ چلے ہم تین بیکار کہ بیکار نہتہ چلے ہم تین بیکار کہ بیکار نہتہ چلے ہم تین بیکار کہ بیکار نہتہ چلے ہم تین بیکار کہ بیکار</p>
<p>درد جگر کہیں نہ اجل کا بہانہ ہو دیدار دیکھئے تو سا فروانہ ہو</p>	<p>سیدت بعض ہو سپہ بد صفاں کو گیہر سے بہت ہیں خون کے پیکار کو</p>	<p>خبر آگے آگے جانے ہو تم اسرار تو گو ہم شکستہ پاہن پر سر سردا تو</p>
<p>۱۰۷ دور سے تین تین تین تین داسن غائب تین تین تین نہتہ نہتہ تین تین تین تین نہتہ نہتہ تین تین تین تین</p>	<p>۱۰۸ کروٹ امام تین کی طرف لکڑی چاکر تین تین تین تین تین کروٹ امام تین کی طرف لکڑی چاکر تین تین تین تین تین</p>	<p>۱۰۹ نہتہ نہتہ تین تین تین تین نہتہ نہتہ تین تین تین تین نہتہ نہتہ تین تین تین تین نہتہ نہتہ تین تین تین تین</p>
<p>نہتہ بوجہ دل تو لحن جگرت لیکے روحی فدا کیے کس سے لیکے</p>	<p>انیسی زبان تو ہونٹ بھی نکلے لیکے گہر زمین گرم پوہل بکھلے لیکے</p>	<p>گھر جبکہ دم سے ہو وہ سعاد و شاک قدرت خدا کی پیر چپ نوجوان لیکے</p>

<p>مرثیہ اس ساجی کی بدگوئی راہ کو نہ چلی اس غل اوٹھ کر سے کہ تو چلے چوچا کیلئے لی جان دوڑیں میرے</p>	<p>مرثیہ ہر کہہ کر تو گریہ نہ دیا جہانگیر میں ہے جہاں کیلئے کس خاک پر تیرا پیر نہ چلے</p>	<p>مرثیہ ای بیچ دار کیسوں والے چوشتار ای یادگار کیسوں والے چوشتار ای سبکدار کیسوں والے چوشتار</p>
<p>آفت میں ایک کجہ دست و پانہ تھی سر پر کسی کے مٹی نوکسی کے روانہ تھی</p>	<p>پہوٹگی بن کر کے تن پاش پاش ہو بھٹلا دو ماتمہ تمام کے لکڑی لاش ہو</p>	<p>دہا سپاہ ہو گئی رستہ بہاڑ ہو جنگل اب اب ہوا ہر اکھر اوجاڑ ہو</p>
<p>مرثیہ سب کی بے یار میں ایک بیخاک چلے ختم کھڑک میں دو سو پہلو پہلے سید تھی کہ تو میری اسے چھوڑ دیا</p>	<p>مرثیہ تو اہل نے میرے کچھ کو غنیمت خونین و بوبو دیا سہ انور کو غنیمت بہرے کیا شمشیر کو غنیمت</p>	<p>مرثیہ ای سبکدار کمر بر کھچان ای سبکدار کمر بر کھچان ای سبکدار کمر بر کھچان</p>
<p>وہی ہوں واسطہ میں رسالت بناگا رستہ کوئی بنا دے مجھے قتل گاہ کا</p>	<p>اس عمر میں یہ محل جو الی کا چیل ملا بستی مری لٹی تھی کیا ایو اہل ملا</p>	<p>لاکھوں سے سوکڑے پیش آفتاب میں دود کی پیاس لے تجھے مارا شاہین میں</p>
<p>مرثیہ کوئی نہ جانتا نہ سمجھتا تھا سب کو چھپا ہوا تھا سب کو چھپا ہوا تھا</p>	<p>مرثیہ ای سبکدار کمر بر کھچان ای سبکدار کمر بر کھچان ای سبکدار کمر بر کھچان</p>	<p>مرثیہ وہ چھپتی تھی کی تھی مان صدف کی تھی کھجائی کا فلفل کی تھی</p>
<p>ماں کا پیام کچھ اوستہ دینے کو آئی ہوں اپنے مرادوں والے کو لینے کو آئی ہوں</p>	<p>عاشق کے دل کو صبر کمان ہر فراق میں گھڑت مکمل پڑی ہوں سزا شہنائی</p>	<p>غربت میں شوق سے شہرہ لاکھ ساتھ نیکو شہاکے پردہ میں بابا کا ساتھ</p>

حاصل
 کہ چھ لے ایک شخص کو ایک کون
 بنی کی کوئی جو چھ لے
 مگر یہ ایک شخص کو ایک کون
 بولادہ کانپ کر کرنا مست ہو گیا

حاصل
 اب روک کر کسی شخص کو ایک کون
 بزم عزت میں جو چھ لے
 پوری تیرہ سو لاکھ ہو گیا کون
 کہ جانے رو اندر ہو کر جا رو کون

حاصل
 کہ چھ لے ایک شخص کو ایک کون
 بنی کی کوئی جو چھ لے
 مگر یہ ایک شخص کو ایک کون
 بولادہ کانپ کر کرنا مست ہو گیا

خوامر حسین کی ہر نوامی کی
 منہ پھر لے اسے سچا بیٹی کی

خیمے مسافران عدم لے نکلے
 جس قافلے میں تم ہو وہ جیسے

خیمے مسافران عدم لے نکلے
 جس قافلے میں تم ہو وہ جیسے

حاصل
 کہ چھ لے ایک شخص کو ایک کون
 بنی کی کوئی جو چھ لے
 مگر یہ ایک شخص کو ایک کون
 بولادہ کانپ کر کرنا مست ہو گیا

حاصل
 اب روک کر کسی شخص کو ایک کون
 بزم عزت میں جو چھ لے
 پوری تیرہ سو لاکھ ہو گیا کون
 کہ جانے رو اندر ہو کر جا رو کون

حاصل
 کہ چھ لے ایک شخص کو ایک کون
 بنی کی کوئی جو چھ لے
 مگر یہ ایک شخص کو ایک کون
 بولادہ کانپ کر کرنا مست ہو گیا

گر کر کے آئینہ انوسے طالع پڑھتے
 چنگھاڑنے سے شرم سر نہ پڑھتے

گر کر کے آئینہ انوسے طالع پڑھتے
 چنگھاڑنے سے شرم سر نہ پڑھتے

گر کر کے آئینہ انوسے طالع پڑھتے
 چنگھاڑنے سے شرم سر نہ پڑھتے

حاصل
 کہ چھ لے ایک شخص کو ایک کون
 بنی کی کوئی جو چھ لے
 مگر یہ ایک شخص کو ایک کون
 بولادہ کانپ کر کرنا مست ہو گیا

حاصل
 اب روک کر کسی شخص کو ایک کون
 بزم عزت میں جو چھ لے
 پوری تیرہ سو لاکھ ہو گیا کون
 کہ جانے رو اندر ہو کر جا رو کون

حاصل
 کہ چھ لے ایک شخص کو ایک کون
 بنی کی کوئی جو چھ لے
 مگر یہ ایک شخص کو ایک کون
 بولادہ کانپ کر کرنا مست ہو گیا

سر ڈھانپ لو دوسرے قیامت پانا
 گھر میں چلو بس غلی اکبر خف انو

سر ڈھانپ لو دوسرے قیامت پانا
 گھر میں چلو بس غلی اکبر خف انو

سر ڈھانپ لو دوسرے قیامت پانا
 گھر میں چلو بس غلی اکبر خف انو

<p>مرثیہ امین دل کو لگا کر تیری خوش طبع کا داغ آکھو کھانوہ کو تو تیرا نور ہے کا داغ منا جوان بیٹے کا یہ جو جگر کا داغ</p>	<p>مرثیہ امین منا زار و شہید پیچیدہ منا زار و شہید پیچیدہ منا زار و شہید پیچیدہ</p>	<p>مرثیہ امین بکسین بیوں بکسین بیوں بکسین بیوں بکسین بیوں بکسین بیوں بکسین بیوں</p>
<p>یہ حال ابن فاطمہ کے دل سے چھینے زخم جگر کے درد کو گھائل سے پھینے</p>	<p>ای میرے شہید کی کسی جنگل میں چھینے ای میرے چاند کو نئے بادل میں چھینے</p>	<p>بولو پیر سے نشہ دانی کا واسطہ صورت دکھاو اپنی جوانی کا واسطہ</p>
<p>جب جرجی کھائے کھائے فرزند فاطمہ کا مومن کی کھائے لڑنے کا جسم یک بن خوشی کی کھائے جلیانے تھے شہید ہوا باہر الال</p>	<p>کھوئے گئے ہیں خود کو کہیں کھینچے کیا جانیں افسانہ اب میں کھینچے کھوئے گئے ہیں خود کو کہیں کھینچے کیا جانیں افسانہ اب میں کھینچے</p>	<p>صدر قریب پر شہید کی کھینچے باغ خیمہ جانیں آؤ پھونچے فاش و نامردی اس دور میں کھینچے روروئے کیوں نہ دروغ کھینچے</p>
<p>تھامے ہوتے کھینچے کو گھر آجی کے تھے اک اک قدم پہ پھوڑیں کھائے کرتے تھے</p>	<p>اکتبر سبغال کو کہ نہایت ضعیف ہیں بدیشا ابھی جو ان ہو تو ہم خف ہیں</p>	<p>اک داغ خیرت خلق سے جانے کا گلیا ارمان مانگو بیاہ ر جانے کا گلیا</p>
<p>مرثیہ امین بکھوئے عین عشق و وفا افسانہ صد سے پھوڑیاں کھینچے گھر کا شکل کمان خمیدہ مگر بیرون پھوڑیاں</p>	<p>مرثیہ امین کھائے کھائے کھائے کھائے کھائے کھائے کھائے کھائے کھائے کھائے کھائے کھائے</p>	<p>مرثیہ امین ای نور عین باب کی حالت شہید دور دور کھینچے کھینچے کھینچے کھینچے کھینچے کھینچے</p>
<p>دیکھی جو کوئی لاش تو گھر کے گھر سے جلدی کبھی چلے کبھی غش کھائے کرپے</p>	<p>فرزند فاطمہ کی خفیہ پر جسم کم ای نور جو ان بدہ کی ضعیفی پر جسم کم</p>	<p>طاقت جو تھی بدہ میں وہ مچالی لگے اب تم ہماری اکھوں کی مینائی لگے</p>

<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال وہ یوسف حسین علیہ السلام آزاد وال اوس چو بد کس ل تھا باغ محمدی کا وہ قندہ مست ل تھا</p>	<p>سکندر ایکارت شہنشاہ عالم ہمیشہ کل مصطفیٰ نوری آوازے شمار دوڑے گئے جوالاش پر بالان بفر دیکھا کہ غشت پڑا پر دین پوہ</p>	<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال وہ یوسف حسین علیہ السلام آزاد وال اوس چو بد کس ل تھا باغ محمدی کا وہ قندہ مست ل تھا</p>
<p>یہ داغ دل حسین کو پہلے پہل ملا برجی سے اوسکو مارے کیا ٹکڑیوں ملا</p>	<p>دیکھا اوسکے کانوں دل تھر تھر گیا اتکھوتے پنچے شہ کی اندھیرا سا گیا</p>	<p>اب والدہ سے تائب قیامت فراق ہی مادر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہی</p>
<p>سورس الم سے تھے حسین علیہ السلام میں گشت کیا تباہ ہوا اکھر اوجہ کیا کس بن جو انک ضعیفی میں تھے سیدتی کی زب سے کا نقشہ تباہ کیا</p>	<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال وہ یوسف حسین علیہ السلام آزاد وال اوس چو بد کس ل تھا باغ محمدی کا وہ قندہ مست ل تھا</p>	<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال وہ یوسف حسین علیہ السلام آزاد وال اوس چو بد کس ل تھا باغ محمدی کا وہ قندہ مست ل تھا</p>
<p>صدقے کرو پدر کو اب اوس نو جوان تلوار لاکے پھر دو خلق حسین پر</p>	<p>میں دیکھتا ہوں باؤں نہیں گڑے اٹھار دین برس میں بیکر پھرے</p>	<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال وہ یوسف حسین علیہ السلام آزاد وال اوس چو بد کس ل تھا باغ محمدی کا وہ قندہ مست ل تھا</p>
<p>اب جان بلب ہوں آج شاہ کیا وہ یوسف حسین علیہ السلام آزاد وال اوس چو بد کس ل تھا باغ محمدی کا وہ قندہ مست ل تھا</p>	<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال وہ یوسف حسین علیہ السلام آزاد وال اوس چو بد کس ل تھا باغ محمدی کا وہ قندہ مست ل تھا</p>	<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال وہ یوسف حسین علیہ السلام آزاد وال اوس چو بد کس ل تھا باغ محمدی کا وہ قندہ مست ل تھا</p>
<p>آلو وہ خون بھر اہو اجہر ہر گرس فہل سالوٹا ہوں کلچے کے در سے</p>	<p>بدلے عصا کے مانع میں بیٹے کا ہم ہو ہر آرزو جہانے سفر ہو تو ساتھ ہو</p>	<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال وہ یوسف حسین علیہ السلام آزاد وال اوس چو بد کس ل تھا باغ محمدی کا وہ قندہ مست ل تھا</p>

<p>۵۴۳ آ کر نہ نہ رہا یہ رجا بلو انضیب آ کر نہ نہ رہا یہ رجا بلو انضیب آ کر نہ نہ رہا یہ رجا بلو انضیب آ کر نہ نہ رہا یہ رجا بلو انضیب</p>	<p>۵۴۴ میری اسبیکہ نہ میرا نہ اچھ میری اسبیکہ نہ میرا نہ اچھ میری اسبیکہ نہ میرا نہ اچھ میری اسبیکہ نہ میرا نہ اچھ</p>	<p>۵۴۵ جہاں میں ماسکے کان خان بلو جہاں میں ماسکے کان خان بلو جہاں میں ماسکے کان خان بلو جہاں میں ماسکے کان خان بلو</p>
<p>تدسی لہو کی جان نہ سے چھانی سے پرگی تدسی لہو کی جان نہ سے چھانی سے پرگی تدسی لہو کی جان نہ سے چھانی سے پرگی تدسی لہو کی جان نہ سے چھانی سے پرگی</p>	<p>بابا یہ صدقے ہو گئے اندا قبول کی بابا یہ صدقے ہو گئے اندا قبول کی بابا یہ صدقے ہو گئے اندا قبول کی بابا یہ صدقے ہو گئے اندا قبول کی</p>	<p>کس کا جو ان پسہ تھا جو بابا سے چھوٹ گیا کس کا جو ان پسہ تھا جو بابا سے چھوٹ گیا کس کا جو ان پسہ تھا جو بابا سے چھوٹ گیا کس کا جو ان پسہ تھا جو بابا سے چھوٹ گیا</p>
<p>۵۴۶ بائیں آنکھ عجبہ کی جب بلو نہ نہ بائیں آنکھ عجبہ کی جب بلو نہ نہ بائیں آنکھ عجبہ کی جب بلو نہ نہ بائیں آنکھ عجبہ کی جب بلو نہ نہ</p>	<p>۵۴۷ بابا یہ سانسے تھیں نہ نہ نہ بابا یہ سانسے تھیں نہ نہ نہ بابا یہ سانسے تھیں نہ نہ نہ بابا یہ سانسے تھیں نہ نہ نہ</p>	<p>۵۴۸ اوس نو جوان کیسے کیسے کیسے اوس نو جوان کیسے کیسے کیسے اوس نو جوان کیسے کیسے کیسے اوس نو جوان کیسے کیسے کیسے</p>
<p>۵۴۹ بن بیات اوٹھ گئے مرے بیات جہاں سے بن بیات اوٹھ گئے مرے بیات جہاں سے بن بیات اوٹھ گئے مرے بیات جہاں سے بن بیات اوٹھ گئے مرے بیات جہاں سے</p>	<p>۵۵۰ بیجان کئے کر دیا پانٹو کی جان کو بیجان کئے کر دیا پانٹو کی جان کو بیجان کئے کر دیا پانٹو کی جان کو بیجان کئے کر دیا پانٹو کی جان کو</p>	<p>۵۵۱ کہتی تھی مان ٹار ملو آنکھیں تو واکرو کہتی تھی مان ٹار ملو آنکھیں تو واکرو کہتی تھی مان ٹار ملو آنکھیں تو واکرو کہتی تھی مان ٹار ملو آنکھیں تو واکرو</p>
<p>۵۵۲ ہنس ہنس اب یہ مان کہنے وطن کی ہنس ہنس اب یہ مان کہنے وطن کی ہنس ہنس اب یہ مان کہنے وطن کی ہنس ہنس اب یہ مان کہنے وطن کی</p>	<p>۵۵۳ اسی لال خیمہ کی بے صبریت گذری اسی لال خیمہ کی بے صبریت گذری اسی لال خیمہ کی بے صبریت گذری اسی لال خیمہ کی بے صبریت گذری</p>	<p>۵۵۴ امان تھاکس کی نظر چلو کھا گئی امان تھاکس کی نظر چلو کھا گئی امان تھاکس کی نظر چلو کھا گئی امان تھاکس کی نظر چلو کھا گئی</p>
<p>۵۵۵ سستی مری اور جزلی وہ رہا نہ ہو گیا سستی مری اور جزلی وہ رہا نہ ہو گیا سستی مری اور جزلی وہ رہا نہ ہو گیا سستی مری اور جزلی وہ رہا نہ ہو گیا</p>	<p>۵۵۶ جہاں آئینگانہ دنگو نہ رہا نہ ہو گیا جہاں آئینگانہ دنگو نہ رہا نہ ہو گیا جہاں آئینگانہ دنگو نہ رہا نہ ہو گیا جہاں آئینگانہ دنگو نہ رہا نہ ہو گیا</p>	<p>۵۵۷ واری گئے نہ فرہن امان کو گاٹ کے واری گئے نہ فرہن امان کو گاٹ کے واری گئے نہ فرہن امان کو گاٹ کے واری گئے نہ فرہن امان کو گاٹ کے</p>

مجلس
چون که شمشیر بویجا بود بخت
او کجاست و کجاست که بلبلیان نام
ناش کس که بکشد بخت بلبلیان نام
چون که شمشیر بویجا بود بخت

کس که چو الی علی اکبر کاف است
گویند خضرین پور و گویند کهنین

سلاطین زمان که بخت بلبلیان
صورتین که بخت بلبلیان
جلد مولی که بخت بلبلیان
زینان شهر دین که بخت بلبلیان

مجلس
مجلس بخت بلبلیان که بخت بلبلیان
لشخه بین او آسمان که بخت بلبلیان
فرین سر که بخت بلبلیان
جلد بخت بلبلیان که بخت بلبلیان

مجلس
چون که شمشیر بویجا بود بخت
او کجاست و کجاست که بلبلیان نام
ناش کس که بکشد بخت بلبلیان نام
چون که شمشیر بویجا بود بخت

کس که چو الی علی اکبر کاف است
گویند خضرین پور و گویند کهنین
سلاطین زمان که بخت بلبلیان
صورتین که بخت بلبلیان

جلد مولی که بخت بلبلیان
زینان شهر دین که بخت بلبلیان
مجلس بخت بلبلیان که بخت بلبلیان
لشخه بین او آسمان که بخت بلبلیان

فرین سر که بخت بلبلیان
جلد بخت بلبلیان که بخت بلبلیان
مجلس بخت بلبلیان که بخت بلبلیان
لشخه بین او آسمان که بخت بلبلیان

مجلس
چون که شمشیر بویجا بود بخت
او کجاست و کجاست که بلبلیان نام
ناش کس که بکشد بخت بلبلیان نام
چون که شمشیر بویجا بود بخت

کس که چو الی علی اکبر کاف است
گویند خضرین پور و گویند کهنین
سلاطین زمان که بخت بلبلیان
صورتین که بخت بلبلیان

جلد مولی که بخت بلبلیان
زینان شهر دین که بخت بلبلیان
مجلس بخت بلبلیان که بخت بلبلیان
لشخه بین او آسمان که بخت بلبلیان

فرین سر که بخت بلبلیان
جلد بخت بلبلیان که بخت بلبلیان
مجلس بخت بلبلیان که بخت بلبلیان
لشخه بین او آسمان که بخت بلبلیان

<p>کیا خبر ہے وہ جو کہ بیاں ارمانیج کیا خبر ہے وہ جو کہ بیاں ارمانیج کیا خبر ہے وہ جو کہ بیاں ارمانیج کیا خبر ہے وہ جو کہ بیاں ارمانیج</p>	<p>مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس</p>	<p>مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس</p>
<p>صابر بھی تڑپتے ہیں وہ کیا رنج و الم اک داغ ہو اولاد کا اکیالی کا غم صابر بھی تڑپتے ہیں وہ کیا رنج و الم اک داغ ہو اولاد کا اکیالی کا غم</p>	<p>سب دکھ ہوں پہ خالق بیدار کی بھلا داغ اپنا کسی بجالی کو بجالی نہ دکھا سب دکھ ہوں پہ خالق بیدار کی بھلا داغ اپنا کسی بجالی کو بجالی نہ دکھا</p>	<p>انگوٹھے نمان جاہنے والے ہو دونوں محبوب جو ان گو کے ہاتھ ہو دونوں انگوٹھے نمان جاہنے والے ہو دونوں محبوب جو ان گو کے ہاتھ ہو دونوں</p>
<p>جان سے نکالے گا وہ ہر شے کی جان سے نکالے گا وہ ہر شے کی جان سے نکالے گا وہ ہر شے کی جان سے نکالے گا وہ ہر شے کی</p>	<p>مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس</p>	<p>مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس مرثیہ میر انیس</p>
<p>بے صبر و خزان گلشن اولاد کو دیکھ بر چھی اوسے لگتی ہو خوشنما کو دیکھ بے صبر و خزان گلشن اولاد کو دیکھ بر چھی اوسے لگتی ہو خوشنما کو دیکھ</p>	<p>منظوم سے باون نفس سر دکا ہو چھو گر ہو چھو تو سب سے مراد دکا ہو چھو منظوم سے باون نفس سر دکا ہو چھو گر ہو چھو تو سب سے مراد دکا ہو چھو</p>	<p>حین غم جاں گداز میں مشکل ہو بش کا بھڑکا کیجیو نہ زمین دل ہو بش کا حین غم جاں گداز میں مشکل ہو بش کا بھڑکا کیجیو نہ زمین دل ہو بش کا</p>

بنی خاں شین زبور و حکم
اور سانسے کو غوغا میں کر کے
دلشاد کو سب سے پہلے دیکھ کر
پتھر پتھر سے پتھر پتھر سے

ماترین کو کجا کجا کجا کجا
ماترین کو کجا کجا کجا کجا
ماترین کو کجا کجا کجا کجا
ماترین کو کجا کجا کجا کجا

کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

فرمانے میں ہر کچھ میں ہر کچھ
بہت تر شینے وہ چھین کر دے
کے

نہوں اور کجا کجا کجا کجا
ہر کچھ میں ہر کچھ میں ہر کچھ
کے

جو کچھ میں ہر کچھ میں ہر کچھ
اور کجا کجا کجا کجا کجا
کے

کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

ہو دے بڑا کجا کجا کجا
کیوں نہ کہ کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

اب کجا کجا کجا کجا کجا
رو کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

بہت چلتے چلتے کجا کجا
کیا کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

نہو کجا کجا کجا کجا کجا
نہو کجا کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

حضرت کے کجا کجا کجا
عجاس کجا کجا کجا کجا
کجا کجا کجا کجا کجا کجا

<p>۴۷۰</p> <p>خوش بین لادش جوان کی بیاہی چو پڑائی نضو کیان کی بیاہی بیکل نمان کی بیاہی میں تخری حضرت پر بیان کی بیاہی</p>	<p>۴۷۱</p> <p>پیتے ہی حضرت پورن کی بیاہی منو کو بیاہی کی بیاہی فرز کا کھنڈ کو بیاہی اوٹے نینج نام باب کی بیاہی</p>	<p>۴۷۲</p> <p>صفت کی سنتے نینج خاں کی بیاہی بازو بین لادش کی بیاہی اوٹے نینج کو بیاہی بیکل نمان کی بیاہی</p>
<p>کس پیاس میں تنہا یہ سزا دے کر دیں کس شان کچھ جانی پہ سان کھا پر دیں</p>	<p>رو لے بھی نہ دیتے تھے سوچی ہو میں حد گئی تھم نہ ہو اور سو میں</p>	<p>ہو فرش کی جا خاک من زار کے پیے تکبہ نو دھرو چاند سے رخصا کے پیے</p>
<p>۴۷۳</p> <p>کس کو لے کر دے کر دے کر دے کر دے بیاہی نضو کیان کی بیاہی مظہر کھنڈ کی بیاہی بیکل نمان کی بیاہی</p>	<p>۴۷۴</p> <p>کس کو لے کر دے کر دے کر دے کر دے بیاہی نضو کیان کی بیاہی مظہر کھنڈ کی بیاہی بیکل نمان کی بیاہی</p>	<p>۴۷۵</p> <p>کس کو لے کر دے کر دے کر دے کر دے بیاہی نضو کیان کی بیاہی مظہر کھنڈ کی بیاہی بیکل نمان کی بیاہی</p>
<p>کیونکر انھیں یہ نشہ و مان باہی روئے داوی سے کسکے یہیں مان باہی روئے</p>	<p>غفلت تھیں ایسی کہ کوٹ نہیں لیتے نیند آج یہ کسی کہ کوٹ نہیں لیتے</p>	<p>بر دیس میں برباد دھجے کسکے بیٹ معلوم یہ ہو تا ہو کہ تم مر گئے بیٹ</p>
<p>۴۷۶</p> <p>بچاؤ کیان کی بیاہی دور کیان کی بیاہی بیکل نمان کی بیاہی مظہر کھنڈ کی بیاہی</p>	<p>۴۷۷</p> <p>بچاؤ کیان کی بیاہی دور کیان کی بیاہی بیکل نمان کی بیاہی مظہر کھنڈ کی بیاہی</p>	<p>۴۷۸</p> <p>بچاؤ کیان کی بیاہی دور کیان کی بیاہی بیکل نمان کی بیاہی مظہر کھنڈ کی بیاہی</p>
<p>تالوت بھی اوٹھو انہیں کشتہ در کھا کس عالم عزت میں ہوا یہ سزا کھا</p>	<p>ون و حل گیا اب کوٹنا سو کا حل کر یہ نیند جوانی کی یہ یا خواب اجل کر</p>	<p>معلوم نہ تھا یہ کہ جوان ہو کر ہو کر چھوڑا ہیں اب ویر کو آباد کر ہو کر</p>

<p>۴۱۰ کیا بھلے تیرے ہونے کو جان لو کہ کھائی کھائی ہوئی ہو تو نہ پتہ چلے کہ کھائی نہیں نہ دوسری جگہ جان لو کہ کھائی ایام ہمدردی میں خزان کا کو کھائی</p>	<p>۴۱۱ بیاں سنیں تو کیا کیا کہانی سنیں بڑے دیکھ کر عقل میں نہ نہیں بہاؤ دیکھ کر قلب میں نہیں جو جاننے سے بڑے دیکھ کر عقل میں</p>	<p>۴۱۲ بڑی کی کا رنگ اور کیا ہے نایت ہو اس کی کہ جاننے سے سرسبز کیے باغ میں نہیں اکبر کا جی غم چھوٹا لگی</p>
<p>۴۱۳ و ادھی کی ملاقات کے خیال میں سوت آگے جب بیاہ کے لایں ہو دوسری کی ملاقات کے خیال میں سوت آگے جب بیاہ کے لایں ہو</p>	<p>۴۱۴ گر رو کی ہن بیاں زمران کے ہم آگے وہیں کاٹنے شہید کے گر رو کی ہن بیاں زمران کے ہم آگے وہیں کاٹنے شہید کے</p>	<p>۴۱۵ گو دی سے رکھا خاکہ و لہند کا لاشہ سرتنگ اوٹھی چھوڑ کے فرزند کا لاشہ گو دی سے رکھا خاکہ و لہند کا لاشہ سرتنگ اوٹھی چھوڑ کے فرزند کا لاشہ</p>
<p>۴۱۶ بیاں سنیں تو کیا کیا کہانی سنیں بڑے دیکھ کر عقل میں نہ نہیں بہاؤ دیکھ کر قلب میں نہیں جو جاننے سے بڑے دیکھ کر عقل میں</p>	<p>۴۱۷ دیکھ کر عقل میں نہ نہیں بہاؤ دیکھ کر قلب میں نہیں جو جاننے سے بڑے دیکھ کر عقل میں بہاؤ دیکھ کر قلب میں نہیں</p>	<p>۴۱۸ گر رو کی ہن بیاں زمران کے ہم آگے وہیں کاٹنے شہید کے گر رو کی ہن بیاں زمران کے ہم آگے وہیں کاٹنے شہید کے</p>
<p>۴۱۹ برجی لگی یہ نکل متناہین بھل آیا خط بھی نہ بھرا تھا کہ پیام اجل آیا برجی لگی یہ نکل متناہین بھل آیا خط بھی نہ بھرا تھا کہ پیام اجل آیا</p>	<p>۴۲۰ اب دیکھ کر موقع ہن جگہ کی طلب ناحرم اگر خیمہ میں آئے تو غصہ نہ اب دیکھ کر موقع ہن جگہ کی طلب ناحرم اگر خیمہ میں آئے تو غصہ نہ</p>	<p>۴۲۱ وارث شہد والا کے سوا کوئی نہیں میں غیر ہوں اس گھر میں گر کوئی وارث شہد والا کے سوا کوئی نہیں میں غیر ہوں اس گھر میں گر کوئی</p>
<p>۴۲۲ اس دار فنا سے مرگان نہ ہو اب کون اوٹھا لگا جیاد کو نہ ہو اس دار فنا سے مرگان نہ ہو اب کون اوٹھا لگا جیاد کو نہ ہو</p>	<p>۴۲۳ بیاں سنیں تو کیا کیا کہانی سنیں بڑے دیکھ کر عقل میں نہ نہیں بہاؤ دیکھ کر قلب میں نہیں جو جاننے سے بڑے دیکھ کر عقل میں</p>	<p>۴۲۴ ان قدموں سے چھوٹی تو کہہ جا کی ایک جیو ہوئی قید تو مر جا کی ان قدموں سے چھوٹی تو کہہ جا کی ایک جیو ہوئی قید تو مر جا کی</p>
<p>۴۲۵ ساتھ اپنے مزار کبست کا لپٹے گئے اگر دیکھتے مٹی بھی نہ دیتے گئے وای ساتھ اپنے مزار کبست کا لپٹے گئے اگر دیکھتے مٹی بھی نہ دیتے گئے وای</p>	<p>۴۲۶ سنتا یہ سخن صاحب شمشیر ہمارا جو چاہیں کہیں قتل ہو اشر ہمارا سنتا یہ سخن صاحب شمشیر ہمارا جو چاہیں کہیں قتل ہو اشر ہمارا</p>	<p>۴۲۷ ان قدموں سے چھوٹی تو کہہ جا کی ایک جیو ہوئی قید تو مر جا کی ان قدموں سے چھوٹی تو کہہ جا کی ایک جیو ہوئی قید تو مر جا کی</p>

<p>۵۱۱</p> <p>فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۱۲</p> <p>زینتینا سیری کی لالہ لخت و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۱۳</p> <p>جینا و کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>
<p>۵۱۴</p> <p>قادیان و کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۱۵</p> <p>کر دینا و آسان ہر اک کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۱۶</p> <p>ہر شام کو دس ہیں جہاں کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>
<p>۵۱۷</p> <p>فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۱۸</p> <p>کجی و ساف و کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۱۹</p> <p>جاری کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>
<p>۵۲۰</p> <p>اولاد علی عہدہ کشالی کے لیے ہر آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۲۱</p> <p>شادی ہینن رہتی ہر سدا اعم ہینن آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۲۲</p> <p>آباد کوئی ہوتا ہو کٹ جاتا ہر کوئی آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>
<p>۵۲۳</p> <p>کجی و ساف و کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۲۴</p> <p>کجی و ساف و کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۲۵</p> <p>کجی و ساف و کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>
<p>۵۲۶</p> <p>عورت کا رٹا یا بھی کڈ جاتا ہر صاحب آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۲۷</p> <p>جلدی ہینن و حیات کے سخن ہینن آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>	<p>۵۲۸</p> <p>اشکو نے رخ گل کو کھلا دھولی ہر ہینن آسان کجی و ساف و کجی و ساف فرقت بین کجی و ساف و کجی و ساف آسان کجی و ساف و کجی و ساف</p>

<p>۵۴۴ خلف کا کوئی شخص کو غم نہ پہنچا سکے خلف کوئی بات نہ کہیں باجوہ کوئی ہر بات کوئی کوئی اور بات کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۵۴۵ نہ راجہ نہ زاد نہ مر نہ مدد کار نہ چور نہ بیکش نہ کبیر نہ گنج نہ قیر نہ زنت و غریب نہ جہاں نہ قیر نہ زنت و غریب نہ جہاں</p>	<p>۵۴۶ فرمان کے یہ پیر کو وقت نہ پہنچا سکے گر دکان دکان قیلاش اور چٹائی اک غنچہ ہو ایشی کو وقت نہ پہنچا سکے غنچہ ہو ایشی کو وقت نہ پہنچا سکے</p>
<p>گر عورت دیکھا تو بھروسہ نہیں کم دہنا بھی مرقع پر عجب شادی و عہد کا</p>	<p>غفلت و اوجھوت کا دھوکا نہیں کم دریش ہی وہ راہ کہ دیکھا نہیں کم</p>	<p>سمجھا کے ہر اک اند کو آفا نکل آئے لاشہ لیے یا مر شہ والا نکل آئے</p>
<p>۵۴۷ کچھ شتابوت جو کہ سندھ کا کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۵۴۸ کچھ تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۵۴۹ دھکا ہم چلے گئے کوئی کوئی کوئی زینت کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی زینت کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی زینت کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی</p>
<p>سلطان بھی کتنے لیے محتاج ہو گئے لاکھوں گھر اسی طرح سے تاراج ہو گئے</p>	<p>سردار و بجز کیسی و پاس نہ ہو گا سوئی گئے کدین تو کوئی پاس نہ ہو گا</p>	<p>عادی بن لو کہیں سے ہم رخ خون کے مار سے تھے یوہن تیر جہاں سے نہیں</p>
<p>۵۵۰ آرام کا جاگ نہیں چھوڑا کچھ سیکڑوں نے فطرت سے بے اختیار ویران وہ نظر تھے تاراج ہو گئے خون کی دھار سے فطرت نے بے اختیار</p>	<p>۵۵۱ کچھ تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۵۵۲ کچھ تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی کس تار و زینت کوئی کوئی کوئی</p>
<p>زندہ ہو اگر کچھ بھروسہ نہیں کل کا چکھ گیا ہر اک ذائقہ لکھی اجل کا</p>	<p>کیا قبر میں ہو بیگا خبر آہ نہیں ہی زندہ ہیں ابھی اور کوئی ہم راہ نہیں</p>	<p>فرمایا کہ لاپاہیوں چھوڑ کر اسے مان اسی خاک خبر دار مرے راحت جان</p>

<p>مرثیہ برابر چو بیہ بیاضت پر جاری راحتا ہے ویکہ کہ یہ راحت پر جاری اٹھا رہا ہے کس کی ہی دولت پر جاری</p>	<p>مرثیہ خاتمہ کمالیہ کمالیہ کمالیہ خاتمہ کمالیہ کمالیہ کمالیہ خاتمہ کمالیہ کمالیہ کمالیہ</p>	<p>مرثیہ خاتمہ کمالیہ کمالیہ کمالیہ خاتمہ کمالیہ کمالیہ کمالیہ خاتمہ کمالیہ کمالیہ کمالیہ</p>
<p>مرثیہ تربت کی جگہ جا ہے حیا کی خاطر خاطر سے سری کچھ مہمان کی خاطر</p>	<p>مرثیہ جدیتا ہے نہتے پہ پہاڑ کے گھر میں رونق سے گھر میں ہوا اندھیر گھر میں</p>	<p>مرثیہ نہتے گھر کا پس پانی سے محسوس خون چھپ چھپ کے نوا سے کاہلیکا</p>
<p>مرثیہ سب گھر تیرا ہو گیا اچھا کدو کی تین بن جائیگا محلے بیاوادی تین نوں چینی کو سب پھینک دیاں اسی نشہ پر پھول بڑھائے اداں</p>	<p>مرثیہ سخت ہے یہ درد کلام شہر کی تین کشت ہے یہ درد کلام شہر کی تین لال انجلیان سوئے طالع تین</p>	<p>مرثیہ سخت ہے یہ درد کلام شہر کی تین کشت ہے یہ درد کلام شہر کی تین لال انجلیان سوئے طالع تین</p>
<p>مرثیہ شیریں سخن و گلبدن و غنچہ دہن ہی لازم ہی ترجمہ کہ یہ محتاج کفن ہی</p>	<p>مرثیہ ہوں رکھو نلی آرام کس نو نظر کو مان چھانی بہ جسطرح سلائی پر کو</p>	<p>مرثیہ بر باد یہ ناری ہوں تو کچھ دہن ہی قایت ہو حضرت ہی کو مشطو دہن ہی</p>
<p>مرثیہ نہتے گھر کا پس پانی سے محسوس خون چھپ چھپ کے نوا سے کاہلیکا</p>	<p>مرثیہ نہتے گھر کا پس پانی سے محسوس خون چھپ چھپ کے نوا سے کاہلیکا</p>	<p>مرثیہ نہتے گھر کا پس پانی سے محسوس خون چھپ چھپ کے نوا سے کاہلیکا</p>
<p>مرثیہ اچھا رہی کے نظر آتنگے تھے ہزار مانے کے شفا پائیکے تھے</p>	<p>مرثیہ لینی عوض اس قتل کبیلہ کو جبریل اس میں مجھے روکا ہی ہوئے</p>	<p>مرثیہ طوق آتش سوزا کے ہوا اورنگے ہو قارون کا خزانہ تو ہوا ویر تہ ہوں</p>

<p>دل کو تاروں کی صفائے بستان منہ کی بوی و عینکے گلے ملنے کا ارمان گو کہ چال شب اول کو گریبان شان و شرف نشان اسحق و زلیان</p>	<p>مطلع چند ننگ لگتی سحر جبینی راہی چو چو تہ کو انصار جبینی خالی انقاسے ہو اور بار جبینی مار گیا دریا چلبہ راج جبینی</p>	<p>حج افروز تہ تماچو تہ نورانی روشنی نہی رخ مسکین شانی زلف و شرف نمایان تہی شانی مختار تہ ملے سببے تہی شانی</p>
<p>میران ہو نظر و دل مبارک پہ کمان ہو باقوس میں خورشید جہاں تاب نہان ہو</p>	<p>نہ مونس و یاور نہ مددگار تھا کوئی ہمراہ نہ پیدل تھانہ سوار تھا کوئی</p>	<p>نعرہ تھا کہ میں نام و نشان اب جہاں ہو رو باد میں سب میں اس حق کا پیر ہو</p>
<p>حج پہچان بڑے شکر کہ شمع فخر پہچانی ہو سدا تو پہچنے نظر فخر گم گم حسن کا سینہ ہو تو شرف میں فخر طالع ہو کف و دست سے فخر فخر</p>	<p>حج او وقت بھی مولا عجیب شکر شکر نصو غم و درد سہا ہے عیان بھی منہ در دہانہ نیلے شکر لب و لعل بھی نورانی ہوئے مانتھوین کی نورانی بھی</p>	<p>حج دونوں کے دریا جو ملا تھو اکابر میدار کیا اقدار نے عجا و شکر وہ شمس و قمر شمس خدا کے مطلع انوار پہچانی ہوئے شکر سے نور فخر</p>
<p>ان باتھوئے ہمدست کہ جو نہیں ہو خورشید کے پنجے میں بھی یہ نور نہیں ہو</p>	<p>نسبت ہو مہ نوسے قدراست کے ضم کو باتھوئے رکابوں کی سبجلاہر قدم کو</p>	<p>روشن ہو شرف خلق پہچن دو لوگ ہو میں اختر تابندہ ہوں اون شمس قمر کا</p>
<p>حج خوشا دوست بلا فدا بلاتے مبارک وہ شیبہ و اب وصف قدیم مبارک نعمت و شرف نفس کف پاتے مبارک جہاں گزرا رکھ ہو وہ جہاں مبارک</p>	<p>حج خون و شکر شکر شکر شکر شکر خون و شکر شکر شکر شکر شکر خون و شکر شکر شکر شکر شکر خون و شکر شکر شکر شکر شکر</p>	<p>حج وہ چل چل چل کی بر اصل تہوت وہ چل چل چل کی بر فخر ملک وہ چل چل چل کی شریفی میں آیت وہ چل چل چل کی شکر میں آیت</p>
<p>وان آنے میں سچا کو ملک عرش پرین احسان یہ کہیں باونکے میں سر پرین</p>	<p>معلوم یہ بدو تا سچا کہ چو کون ہوں آجانی تھی کچھ نوئی مہک خدا ہوں</p>	<p>میدو بھی اوسی کاہلوں وی کا کون شہید ہو گیا اوسکے میں میں کا کون</p>

سید عیسیٰ جوی کا
پول ۱۲
جنی درہ کو ۱۲۵

۵۷۰
میں غول تیرے ہاتھ میں
بانی ہو دل ملک وہ عجاوین
کازیب بین فوجی کی بات
کو تو فوجیوں پر تشدد کران

۵۷۱
تو فوجیوں کی جی بھر
تو فوجیوں کی جی بھر
تو فوجیوں کی جی بھر
تو فوجیوں کی جی بھر

۵۷۲
میں غول تیرے ہاتھ میں
بانی ہو دل ملک وہ عجاوین
کازیب بین فوجی کی بات
کو تو فوجیوں پر تشدد کران

۵۷۳
سکے لے دست ہوں عدالت ہوں
کو تو فوجیوں میں امن ہوں خدا کی

۵۷۴
بخشا نہ انہری کسی بات لے
سب بھلو کہ لیا مرگ مفاہات

۵۷۵
آمد میں بہادر کی سنجی عجب چاہئے
نہ شیر نرائی میں نہ جنگل میں ہر

۵۷۶
فرزند امیر مادیوں کا
اشک کا بچی وہ دست خدا کا
فرزند انہر شجاع اڑا ہے
پتہ پتہ وہ جو ہر طرف

۵۷۷
اور انہر شجاع اڑا ہے
پتہ پتہ وہ جو ہر طرف
اور انہر شجاع اڑا ہے
پتہ پتہ وہ جو ہر طرف

۵۷۸
کا گاہ میدان میں گئی برقی جگہ
رو کا سب سے بڑا ہے

۵۷۹
کیا منہ ہو جو دار اسکا کر کے فوج
جیریل کے پر چلتے ہیں اس برق دو

۵۸۰
کا تاج ہے بھر کب آویار آسرخن
دیکھو کہ زبانیں تو میں دو ایک

۵۸۱
بڑے لگی اعدا ہر جہت شہرین کی
خیم ہو گئی ضربت سے کہ گاوڑ میں کی

۵۸۲
میں غول تیرے ہاتھ میں
بانی ہو دل ملک وہ عجاوین
کازیب بین فوجی کی بات
کو تو فوجیوں پر تشدد کران

۵۸۳
تو فوجیوں کی جی بھر
تو فوجیوں کی جی بھر
تو فوجیوں کی جی بھر
تو فوجیوں کی جی بھر

۵۸۴
میں غول تیرے ہاتھ میں
بانی ہو دل ملک وہ عجاوین
کازیب بین فوجی کی بات
کو تو فوجیوں پر تشدد کران

۵۸۵
گرد و نہ نہ چھوڑی زمین سے
تم کہا ہو پر روح امین سے نہ کی

۵۸۶
زور اس کسی کا نہ کروں نہ چلیگا
حیدم یہ چلے گی کوئی افسون نہ چلیگا

۵۸۷
تیر ایک طرف تیر فاس ایک طرف نہیں
تیر ایک طرف جمع تھے تن ایک طرف

چاندی

<p>۱۷۱ جگہ کی صفت برق چو شیشہ لانا انداز و طرز جو لگے سب قدر انداز گوشے میں چھپا سہمے ہر طرف انداز میں چھپنے کے لئے صفت نور انداز</p>	<p>۱۷۲ سب سے پہلے نظر و بین زینت لال لکھا گوئی ہے جو رنگ اور خدیں موند لکھا تلوار کے بجائے ہو و نگو رو لال لکھا صدفرت در فتح و ظفر کچھ لال لکھا</p>	<p>۱۷۳ جہ جہوت کھنٹی تھی وہ بکا کا مقلد جو جانے نہ تھے جا رہے تھے لکھا ہر اقل میں لگے لکھا لکھا لکھا اس جو بین تہا خا خا خا خا لکھا</p>
<p>۱۷۴ گہرا گئے جلے کہ ہر اور تیر کہاں کے خود اہل خطا چھنس کھٹو نہیں کہاں کے</p>	<p>۱۷۵ خون من اعدا اس نہیں لال ہوئی تھی تلوار کلید و اقبال ہوئی تھی</p>	<p>۱۷۶ ہم سہارا داتے تھے جاگو اہل آئی ہر صف میں یہ تھا شور کہ بھاگو اہل آئی</p>
<p>۱۷۷ تھے موت کے جلنے میں کھنڈ نظر تھے موت کے جلنے میں کھنڈ نظر</p>	<p>۱۷۸ کیا تاب جو تھے کی کوئی لاش لکھا کیا تاب جو تھے کی کوئی لاش لکھا</p>	<p>۱۷۹ چار آنکھ کو اٹھ کر دیتی تھی تھی نشد رنجا کوئی اور کوئی جلنے لکھا</p>
<p>۱۸۰ سب بند کھلے تھے شمشیر قضا باقی کوئی رستی ہو گاہ عقدہ کثا</p>	<p>۱۸۱ آنگھو نہیں چکا چونکہ تھی اوس کی منہ ڈھانہ ظاہر ایک سیہ و نہی</p>	<p>۱۸۲ آفاق میں ٹائی نہیں اس برق دور کا شمشیر تو یہ تاہم بد اندکے لب کا</p>
<p>۱۸۳ نہ تو لکھا ابھی نہ زینت لکھا لکھا سب سب تھے موت کا لال لکھا لکھا</p>	<p>۱۸۴ پہنان تھے زینت میں جو لکھا لکھا صاف اوس حیدان جو تھے لکھا لکھا</p>	<p>۱۸۵ کہ غریب کا جانب تو کھنڈ نظر تھی اوپر اکینہ دبا لکھ غریب تھی</p>
<p>۱۸۶ نظم او کو زبیں تیغ سرور کے لکھے تھے تاری سبھی رستے پہ چہنم کے لکھے تھے</p>	<p>۱۸۷ وہ تیغ زہ پوٹوئی کیا فوجیہ تھے در پلہ گرت برق تو کیا فوجیہ تھے</p>	<p>۱۸۸ بدست سنگار و کے دست لکھے تھے ہر ضرب میں سر فرت لکھے تھے</p>

۱۷۰
لکھا لکھا لکھا لکھا
لکھا لکھا لکھا لکھا
لکھا لکھا لکھا لکھا
لکھا لکھا لکھا لکھا

حاصل
مرثیہ میر انیس
نزدیک تھانہ خیمہ بن جائے کی بارہ
کس نے تیرا مہر جو لگا سیتے ہیں لگا
گفتہ سے لگا لگا کہ تیرا فزون باریاں

حاصل
مرثیہ میر انیس
وان الکلیب من شجر تیرے سر سے سرور
خانوش آتیں تیرے چہرے پر چہرہ
تیرا شکر کہہ کر گلو گلو گلو گلو

حاصل
مرثیہ میر انیس
دل مام شکر تیرے صلیب سے
میرا شکر تیرے دل سے دل سے
میرا شکر تیرے دل سے دل سے

تھا دھیان کہ مل کیون اگر سیکھتے
بھر کر نفس سر و کما مائے سیکھتے

جب تک کہ زمین پر فلک سر میگا
میر کر مین کیون مام شکر تیرے

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

حاصل
مرثیہ میر انیس
اوسلہ میر سیکھتے میرا صلیب
جلالی کہ امان تھے بابائے
کچھو کچھو کہ اس وقت بھی میرا
اوسلہ میر وقت نہیں بابائے

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

گر لے ہو یا خوشی جگر عاف میرا
کس دروس بابائے مرا نام میرا

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

حاصل
مرثیہ میر انیس
کچھو کچھو کہ اس وقت بھی میرا
اوسلہ میر وقت نہیں بابائے

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

جلالی سیکھتے کہ جگر پھنسا ہر مان
ہر میر بابا کا گلا کشا ہر مان

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس
مرثیہ میر انیس

مرثیہ میر انیس

<p>۴۱ جب زمین آمد آسمان کی خود کے نور سے روشن ہوئی امادہ بنو سپاہ حبیب روح جناب قاطعہ دیکھ کر</p>	<p>۴۲ عقبتہ کی غفلت و الجھال دیکھ کر ملے شکر و مارین حال جو کہ جوئے کی کیا اوسکا لال بہار زمین اوسے سے</p>	<p>۴۳ غل غارت حسنین کی شہادت دیکھ کر نہ شک و نہ شبہ دلاوری بنو ہاشم کا رعب غفیری سکھ چلا کر جو کہ سے اٹھے</p>
<p>نبین کجی یا مونس خیر کل پرو خیر خدا مراد سے باہر کل پرو</p>	<p>بدر واحد کار اسد عالم کو یاد خیر کی ضرب آج تلک ہم کو یاد</p>	<p>قابوین ایسے بغیر کا آمال ہی لوطا نو کیا کہ اکلم ملائع ال ہی</p>
<p>۴۴ یاد ای بادر فرشتے ایک حکم ان معاویہ کے ملک کی تحقیر پیشے سے سربراہ کی فخر</p>	<p>۴۵ کالم سوار نیز واکو دینے لگا پیکرینا جلیا بوجہ صفا علیہ چلو نہ تیرے لڑکے کو کونچ غل خانان دین کو کونچ</p>	<p>۴۶ کجاں کہ وقت میں جلیا بوجہ اس آفتاب کی کاجی جو دور غفرنے سے سرکے کی کو کونچ یہ قدری کا جو جلد و لطف</p>
<p>خیر خدا کے شکر کے آنے کا وقت ہی یاں غازیو یہ جان لڑنے کا وقت ہی</p>	<p>کیچو نہ پاس یہ کہ امام زمانہ ہی یاں ای کمان کشو یہ بخار اٹانہ ہی</p>	<p>یہ فیض ہی رخ طفت بو شراب سے ذرت سے ملا ہے ہن نظر آفتاب سے</p>
<p>۴۷ اسکند و حیان کیو کہ لاکھوں میں مکی جود القادریا جلد و لطف</p>	<p>۴۸ یہ در تحکات میں اس قدر طبل و غلام چوب میں اس قدر سوز ارفع شام شام کے قدم نچ چکرے صفی کے کیو کہ</p>	<p>۴۹ صحیح حدیث کی کج حدیث ابو و فضل کی کج حدیث اندکس عروج ہے آفتاب صبح باب نظر زمین جو نہ جہاں</p>
<p>رکتی زمین وہ منہ جو ہر جا گوہ پر نازل خدا کا تھرو اس گروہ پر</p>	<p>اندکس فوج ستم تھر تھر لگی چہرونہ رو بہا ہونے زدنی لگی</p>	<p>سجدے کے بہ لٹان میں چلی طوس ہی صاف اوس نخل میں دیدہ جانا کا نور ہی</p>

<p>مرثیہ میرزا احمد علی کوئی عجب شاعر اکبر کی جلیبوں کوئی اور بیکار دشمن کی ہر دہ تو خوفزدہ گئے اس قتل کے قتل پر کیا دعا دیویر</p>	<p>مرثیہ دیارین جولاؤ زینت کائنات اوس دن لوٹا ونگارین قتل کا لاف کوفتہ میں عید ہو جوت قاتل کا کلمہ سیدانیاں بھر کر مری بی بی</p>	<p>مرثیہ میرزا احمد علی کوئی عجب شاعر اکبر کی جلیبوں کوئی اور بیکار دشمن کی ہر دہ تو خوفزدہ گئے اس قتل کے قتل پر کیا دعا دیویر</p>
<p>دن سے کوئید شہ خوش صفات کو کیا بی بیوں کو لوٹنے جاؤ گے رات کو</p>	<p>بہوشنی علی سے عداوت چیلان بیشرب اوچاڑ ہو کو سو سو بند چیلان</p>	<p>مرفق ملک اول جویا استن کو برے کے ڈر سے مرغ نے تھا مارا</p>
<p>مرثیہ جان صلیک لو کہ فاطمہ کا کلمہ جو کلمہ تو شہر تو قتل کا کلمہ وہ کلمہ کہ میں نہ کر سکا جان خیرین کا اچھا صلیک یا کلمہ</p>	<p>مرثیہ لکھنؤ کا چوچ کو اوس کی بیکار تہمت سے غم کی بیکار تہمت کی بیکار کا چوچ کوئی اور بیکار کہ چوچ کی بیکار</p>	<p>مرثیہ بہوشنی علی کوئی عجب شاعر اکبر کی جلیبوں کوئی اور بیکار دشمن کی ہر دہ تو خوفزدہ گئے اس قتل کے قتل پر کیا دعا دیویر</p>
<p>کھیرین او کو قتل امام زمانہ ہو ایسا نہو کہ لیکے حرم کو روانہ ہو</p>	<p>نزدیک تھا کہ تیغ کہ سے اوگل رشت خیمے کو دیکھا چھر کے اور انگوٹھ رشت</p>	<p>اللہ کا غضب تھا چاک نووا اللہ کا فدیت ملی نہ ایک کو نیزے کے کھار کی</p>
<p>مرثیہ تو قتل کے کلمہ کوئی اور بیکار جس کو قتل کا کلمہ تو قتل کا کلمہ وہ کلمہ کہ میں نہ کر سکا جان خیرین کا اچھا صلیک یا کلمہ</p>	<p>مرثیہ لکھنؤ کا چوچ کو اوس کی بیکار تہمت سے غم کی بیکار تہمت کی بیکار کا چوچ کوئی اور بیکار کہ چوچ کی بیکار</p>	<p>مرثیہ بہوشنی علی کوئی عجب شاعر اکبر کی جلیبوں کوئی اور بیکار دشمن کی ہر دہ تو خوفزدہ گئے اس قتل کے قتل پر کیا دعا دیویر</p>
<p>کانونین غم کی بیکار کو میر کچھوڑو راشد و نیک منہ جیالے کو جادو کچھوڑو</p>	<p>تہنا او دھرتے بیروغا سنگھ صلی بیز ہلاک کے ادھرتے لعین صلی</p>	<p>میرزا اگر نو نیزہ سید او گرد تھا نیزہ کسی کے ہاتھ میں گروتا تو نہ تھا</p>

<p>۴۱۳</p> <p>منصور فراری بنی بختال سے آباد واس خضیب کے لڑکے کی پیدائش نیکوئی کی شان کہ خوشنما تہ نگاہ گویا زبان بختال سے شکار انجلیک</p>	<p>۴۱۴</p> <p>نیرا اوٹھ کے اوسے چلے شاہ جہاں فویا دیوچہ اوسے آرا سر اسیر تب ابن باقم جہر سے اوسے کینا بان شائے کسا اٹانے کیا باقم</p>	<p>۴۱۵</p> <p>جگلیک جو وہ تو تیرے نوٹ سے در آئے دروغ سے تیرے جان لگین اور دھم سے تیرے جہانسان بلند ہو اسنو کر دوار</p>
<p>۴۱۶</p> <p>مانتا عمر و مسر کہ آرا سے رزم تھا گھوڑے شاہ دین کو آرا دیں یہ خوش نیرہ تو ماتم دین کیا ماتم آستین</p>	<p>۴۱۷</p> <p>بیکار دست کفر بہرست لعین لو نیرہ تو ماتم دین کیا ماتم آستین</p>	<p>۴۱۸</p> <p>سرخ پر سپر امام دو عالم نہ لے تھے اک تیغ سے جواب ہزاروں گویا تھے</p>
<p>۴۱۹</p> <p>نیرا ماتم موت جہاں آرا سے بوجھا مسند کو کھڑے دار آواز دی اجل سے قاتل لگا کر شاہ تیغ چلی بنی بختال</p>	<p>۴۲۰</p> <p>لکھو کا کمان کشن چلے چلے نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین</p>	<p>۴۲۱</p> <p>وہ تیغ جگلیک سے پڑی شگلیک جسوت ماتم اوٹھا جو کب تک نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین</p>
<p>۴۲۲</p> <p>افون گرفتہ شیر سے ہم لڑے واکھن نیرے یہاں کی فوج کے سب بوجھا</p>	<p>۴۲۳</p> <p>جو ہم گیا وہ تیرا اجل کاٹ نہ تھا نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین</p>	<p>۴۲۴</p> <p>غل تھا صفونین زرب سے امینک روکین کے کہ تیغ میں جلی کے</p>
<p>۴۲۵</p> <p>نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین</p>	<p>۴۲۶</p> <p>حلقہ میں سو قدر انداز نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین</p>	<p>۴۲۷</p> <p>نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین</p>
<p>۴۲۸</p> <p>ساعدا سے ماتم ماتم سے نیرا کھل گیا کھٹنے زمین پہنیک کے گھوڑا سنبھل گیا</p>	<p>۴۲۹</p> <p>سرخ خطا شعار و نکوئی فکری نیرا ماتم دین کیا ماتم آستین</p>	<p>۴۳۰</p> <p>گر گر کے مرکب سے عدا ماتم ملے تھے اسنو لو کے جہم زہر سے نکلتے تھے</p>

<p>عقل خاندانہ جھک کر تارا لالان اے سیدہ بیوقوف سے دلدار لالان اس کو تو ترشیم احمد تخت ارا لالان بیوی بیوی نہ کر کو تو ترش برار لالان</p>	<p>وہ اؤ او خجین کی لاش کا غم غم ماروں نہ دو جو لاکھ لکھین نہ غم جھک جلتے جسم تیرے ان کے غم غم کیا دھل جو غم غم دو دو غم غم</p>	<p>وہ سہو آرزو کہ اوس سہو اتو سے جا ملوں جلدی کرو شہید کہ اکبر سے جا ملوں</p>
<p>وہ اگر جسم اپنی نشہ دہانی کا واسطہ بے مشکل قصاص طعنے کی جوانی کا واسطہ</p>	<p>وہ تھا عظیم تہمت مجھ کو سو وہ قتل گیا اکبر کا نام سننے کی بجائے نکل گیا</p>	<p>وہ جو لالہ خاندان خجین میں بیٹا ہو باد آباب کہ گریب بیٹا ہو</p>
<p>وہ اگر کھانہ کھانے میں نہ تو خجین کا غم اگر کھانے میں نہ تو خجین کا غم</p>	<p>وہ دکھلا دو پھر مجھے مکر کی لاش کو رو لون گلے لگائے میں اکبر کی لاش کو</p>	<p>وہ سیدہ میں غم سے اونٹے جگ جگ جاگ ہی وہ بھی میں خاک اونٹنی جو اتنی ہی جاگ ہی</p>
<p>وہ جس جگ جگ جگ جگ جگ جگ جگ کے لالہ جگ جگ جگ جگ جگ جگ</p>	<p>وہ اگر کوئی صدارت روئی ہو تو غم عین غم غم میں جا کر ساں غم</p>	<p>وہ جس جگ جگ جگ جگ جگ جگ جگ کے لالہ جگ جگ جگ جگ جگ جگ</p>
<p>وہ آؤ وہ شخص عذار مبارک غبار سے خل خاندان کا غم غم غم غم</p>	<p>وہ طاقت پہ ظلم سب پیسہ پھر دیکھ لو دیکھا غضب تو جس سے پھر بھی کچھ</p>	<p>وہ بیجان کیا او خجین خجین لوگوں کا جان اٹھا روین برس میں اس جگ جگ</p>

<p>۱۴۴ چلیں تھی یہ باتوں کے خاتمے کے لئے کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی اس کے عوض بھر اور جو یہی سچا ہے ایک سو یہ تیرا صفا ہے یہ</p>	<p>۱۴۵ ہمکی صدارت کے کار عی و قیام امان پہنچا یہی تھی تو ان کے شمار چلیں تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۴۶ چلیں تھی یہ باتوں کے خاتمے کے لئے کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی اس کے عوض بھر اور جو یہی سچا ہے ایک سو یہ تیرا صفا ہے یہ</p>
<p>۱۴۷ زلفین اور تین ہر اسے تو کوئی نہ تھی گوہر ملا جو کان کا چلی چمک گئی اس کیسی میں کام نہ تھی نہ تھی نہ تھی کلکی ہو تو تو فرست اور گھر میں جاؤ نہ تھی</p>	<p>۱۴۸ وہاں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہاں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہاں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہاں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۴۹ گردن اور شک کے لئے نہ تھی نہ تھی نہ تھی گردن اور شک کے لئے نہ تھی نہ تھی نہ تھی گردن اور شک کے لئے نہ تھی نہ تھی نہ تھی گردن اور شک کے لئے نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۱۵۰ نہ تھی</p>	<p>۱۵۱ نہ تھی</p>	<p>۱۵۲ نہ تھی</p>
<p>۱۵۳ نہ تھی</p>	<p>۱۵۴ نہ تھی</p>	<p>۱۵۵ نہ تھی</p>
<p>۱۵۶ نہ تھی</p>	<p>۱۵۷ نہ تھی</p>	<p>۱۵۸ نہ تھی</p>
<p>۱۵۹ نہ تھی</p>	<p>۱۶۰ نہ تھی</p>	<p>۱۶۱ نہ تھی</p>

<p>صلیہ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ</p>	<p>صلیہ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ</p>	<p>صلیہ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ</p>
<p>کتنے تھے شاہ تیغ نہ اس پر سہم کر رہ وہ کہتا تھا کہ پہلے مر اس وقت کہ مر</p>	<p>کتنے تھے شاہ تیغ نہ اس پر سہم کر رہ وہ کہتا تھا کہ پہلے مر اس وقت کہ مر</p>	<p>کتنے تھے شاہ تیغ نہ اس پر سہم کر رہ وہ کہتا تھا کہ پہلے مر اس وقت کہ مر</p>
<p>صلیہ اگر کسی کا تعلق نہ ہو چکا ہو جلد یا نام اوٹھ کے وہ چکا ہو رقم اگر کراچی کو تعلق نہ ہو چکا ہو سر سے نہ اوس کو چھو نہ تعلق نہ ہو</p>	<p>صلیہ اگر کسی کا تعلق نہ ہو چکا ہو جلد یا نام اوٹھ کے وہ چکا ہو رقم اگر کراچی کو تعلق نہ ہو چکا ہو سر سے نہ اوس کو چھو نہ تعلق نہ ہو</p>	<p>صلیہ اگر کسی کا تعلق نہ ہو چکا ہو جلد یا نام اوٹھ کے وہ چکا ہو رقم اگر کراچی کو تعلق نہ ہو چکا ہو سر سے نہ اوس کو چھو نہ تعلق نہ ہو</p>
<p>تلوار یا تم کاٹ کے در آئی خود مین دست صغیر گر مرث سے حضرت کا گوین</p>	<p>تلوار یا تم کاٹ کے در آئی خود مین دست صغیر گر مرث سے حضرت کا گوین</p>	<p>تلوار یا تم کاٹ کے در آئی خود مین دست صغیر گر مرث سے حضرت کا گوین</p>
<p>صلیہ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ</p>	<p>صلیہ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ</p>	<p>صلیہ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ کتنی باتوں سے کچھ کچھ کچھ</p>
<p>اب فرج کرنے نہ کر کوئی دم میں آبلگا جانی ہو تم تو کون چچا کو چاٹیک</p>	<p>اب فرج کرنے نہ کر کوئی دم میں آبلگا جانی ہو تم تو کون چچا کو چاٹیک</p>	<p>اب فرج کرنے نہ کر کوئی دم میں آبلگا جانی ہو تم تو کون چچا کو چاٹیک</p>

<p>بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی</p>	<p>بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی</p>	<p>بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی</p>
<p>بابائے نہ جب تک وہ گل اندام ملیگا تب تک نہ ہمیں ایک دم آرام ملیگا</p>	<p>اب پاس نہ بھائی نہ بھتیجی نہ بھیسری سو داغ اور اک دل بہ ہمارا ہی بھری</p>	<p>جب جاتے تھے ب گھر کے لے آتے تھے بھوک وہ مرگے جو بھوک کے لے آتے تھے بھوک</p>
<p>بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی</p>	<p>بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی</p>	<p>بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی</p>
<p>نہے اوکے نہ کھانے کا نہ پیے کا مڑا رہی فرزندِ سلاست ہو تو صے کا مڑا رہی</p>	<p>کیا جانتا تھا کہیں غمخوار ملیگا یا شہر اب ایسے نہ وفادار ملیگا</p>	<p>وہ سمجھے کچھ پہ چھری جسکے جلی ہو اکبرِ ننو دنیا میں حسین ابن علی ہو</p>
<p>بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی</p>	<p>بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی</p>	<p>بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی بہارِ بختی خورشیدِ بختی</p>
<p>کارِ سچ نہ اس طرح سے ہو یا غ کسی کا اب مجھ کو دکھائے نہ خدا داغ کسی کا</p>	<p>روح علی اکبر سے بہن شرم مری ہو میدان میں لے گور و کفن لاشی مری ہو</p>	<p>مجبور رہیں ناچار ہمیں مرضی خدا سے بھائی نہیں جی اوتھنے کا فریاد ہوگا</p>

<p>ع اس راہ میں گھٹنے کا چلنا چھین جاوے اس سے نو سرے کی بردا جو نہ بناوے کبر کو چھینا باز جو نہ بدین بہر دعا نہ دینا</p>	<p>ع پس او کے لئے کس کو سب بار فریاد کیا کجاں تری بار و قار پیشانی میں جو جی کا کھینچا ان باتوں کے لئے نہین جی کا</p>	<p>ع شاہد سلسلہ کے کھینچا کیا جو جو تے نہین گھینچا فریاد گئی کیا جی کا فریاد گئی کیا جی کا</p>
<p>مقبول بہن عجز پر درگاہ خدا میں بند خواہاں ہو خدا کے گلارہ خدا میں</p>	<p>پیغام جو دنیا پر سود و وقت سفر ہم بھی وہیں جاہن جہان تیرا سفر</p>	<p>یونانی ہون لیون آگے دلبر کو چاہی مان یہ تو ہر فقیر کہ اکثر کو رضا دی</p>
<p>ع تو تیرے کس کس جی کا کھینچا زخمی ہوئی تو نہ مندری تیرے برائی کر کے نہین جی کا چھینا نہ نہین جی کا</p>	<p>ع تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے</p>	<p>ع تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے</p>
<p>درد پر ونگی قبر میں بھی جاوے گی سب ہو گا مگر نہ کمان باو ونگی چالی</p>	<p>بہنو نے تو خیر ہو گئے جی ہم تھی قدر ہماری نکلی اکثر سے دھم</p>	<p>لب خشک تھے و سار نہ اپا گنو چھی رضعت کے نہ ملے یہ تھا ہو کے جانے</p>
<p>ع تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے</p>	<p>ع تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے</p>	<p>ع تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے تو نے کہا روئے اس سو روئے</p>
<p>اک داغ اوٹھا باہر جو ان بیٹے کے غم اور دوسرا گریہ ہاڑا وہ سہہ تمکا</p>	<p>نہا نہیں بانو سے جدا ہو گئے اکبر حضرت کو بھی ماتو نے کھو گئے اکبر</p>	<p>ان قدموں نے جھٹے کا فریہ نہین لے وارث و لے اُس کا حبنا نہیں</p>

<p>۴۴</p> <p>رو کر حضرت کے اسوہ و سیرت پر و ان کی خلق پر تو سب سیرت پر جو سب کو سیرت پر سب سیرت پر جو سب کو سیرت پر سب سیرت پر</p>	<p>۴۵</p> <p>ایک دنیا کا سب سے بڑا ایک دنیا کا سب سے بڑا ایک دنیا کا سب سے بڑا ایک دنیا کا سب سے بڑا</p>	<p>۴۶</p> <p>ملتا ہے خود دیکھا تو مشکل میں تھا ملتا ہے خود دیکھا تو مشکل میں تھا ملتا ہے خود دیکھا تو مشکل میں تھا ملتا ہے خود دیکھا تو مشکل میں تھا</p>
<p>بٹے کو جو تو رو کر کے جلائی ہو اگر تیرے آئے مجھے شرم آئی ہو</p>	<p>اک دولت والا جو خالق تعالیٰ سو وہ بھی بروقت میں شوم ہو گا</p>	<p>کیونکہ نہ شرف ہو مجھے اس قدر وہ اگر تیرے پیوند کیا آل عباس</p>
<p>۴۷</p> <p>تیرا ناخدا بن کر سب کو تیرا ناخدا بن کر سب کو تیرا ناخدا بن کر سب کو تیرا ناخدا بن کر سب کو</p>	<p>۴۸</p> <p>رو کر کیا فوٹے بہ فرماؤ نہ حضرت کوئین کی دولت میں حضرت کا بیوہ اس کا کوئی سے کوئی فضل نہیں افعال بخاریر کہ وہی اے بیوہ</p>	<p>۴۹</p> <p>زیادہ کی سب سے بڑا قانون قیامت نے دیکھا گنہگار کے سر پر ہی گنہگار کے سر پر ہی</p>
<p>کس منہ سے کو گا کہ سفر کر گئے جیتا ہے حسین ابن علی مر گئے</p>	<p>کس کی جو بولی ہو تو کچھ فرمیں سرتاج مرادوش محمد کا ملین ہو</p>	<p>اب رائد ہو بولی ہو زمر و علی کی لشکر مرادوش محمد کا ملین ہو</p>
<p>۵۰</p> <p>میں جاتی ہوں جو کجاو باد گھر چوہن جاتی ہوں جو کجاو باد گھر چوہن جاتی ہوں جو کجاو باد گھر چوہن جاتی ہوں جو کجاو باد گھر</p>	<p>۵۱</p> <p>اے آفاقین خدا کے سلام اے آفاقین خدا کے سلام اے آفاقین خدا کے سلام اے آفاقین خدا کے سلام</p>	<p>۵۲</p> <p>میں جاتی ہوں جو کجاو باد گھر چوہن جاتی ہوں جو کجاو باد گھر چوہن جاتی ہوں جو کجاو باد گھر چوہن جاتی ہوں جو کجاو باد گھر</p>
<p>دکھ درد گھر کو پیش پا سے گھر میں تمنے کبھی آرام نہ پایا سے گھر میں</p>	<p>ماں کو آئی یہ دولت مجھے قدرت تعالیٰ میں اور ہو بت رسول دوسری</p>	<p>زندہ انہیں جو بدو ظلم کو ارادے سے اور بار میں حاکم نے بلا یا تو غضب سے</p>

<p>۴۱۳ یہ کہنے میں آئے تھے صابر شاہ خواجہ ابوبکر خاں قاضی کا ساف یہ عازم قزوین مدینے کا سفر سب حکم اور حجاج جو یہ کر مری ظلم</p>	<p>۴۱۴ کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر</p>	<p>۴۱۵ کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر</p>
<p>جسم نظر اسے ماسر لوگ ستان کو لانا نہ کوئی حرف شکایت کا رہاں کو</p>	<p>فرزندین بھائی بھتیجی امین کو تھامے جو کتاب ان کے اتنا نہیں</p>	<p>مرگام پہ آئی تھی صدارت امین کی بس آخری ہر آج سواری غم دین کی</p>
<p>۴۱۶ کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر</p>	<p>۴۱۷ کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر</p>	<p>۴۱۸ کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر</p>
<p>بابا کو قسم دیکے بلالی تھی سکین سر پہنچی پیچھے جلی جالی تھی سکین</p>	<p>نقش سم پہوار سے اکلنہ کو کو سر کھولے جلو میں سے گورے بلوکی</p>	<p>تو جو تہ گے دو چہرے سا اکانہ ملیکا پھر تھو محمد کا نو اسانہ ملیکا</p>
<p>۴۱۹ کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر</p>	<p>۴۲۰ کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر</p>	<p>۴۲۱ کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر کہنے میں قزوین کا سفر</p>
<p>شہر کہتے تھے مان عباس پہلو کلہ نگر اب حشر میں پہلو بنگی ملاقات پسر</p>	<p>معاشرہ کہہ کرے کو سٹین راج پہ معراج نو بہت معراج جیسے ہیں</p>	<p>دشمن کا ملائین کو خجک میں کو باقی نہ کچھ بچیں باک میں کو کی</p>

سے شاک و شک و کھانہ کا نہ کھائے
میدان میں جو چاہے تو تھکے دھکے
نہیں لب بوف کا ماندہ تھکے نہ کھائے
اے آدمو! ایک کا انداز فراموش

کیا دیدہ و حق کی کھانہ کا نہ کھائے
بوسہ سر مل عارف کا نہ کھائے
زلف نہ مزل عارف کا نہ کھائے
بوسہ سر مل عارف کا نہ کھائے

اور ماں نہ کھائے کھانہ کا نہ کھائے
بوسہ سر مل عارف کا نہ کھائے
زلف نہ مزل عارف کا نہ کھائے
بوسہ سر مل عارف کا نہ کھائے

برہمن سے قدم نہ لگے فوج لہریں
فجر سے کو عالم نہ لگے فوج لہریں

گردش بہ کبھی جہنم کا نہ کھائے
اسکا کوئی کبھی خواہیں نہ کھائے

بوسہ سر مل عارف کا نہ کھائے
اسرار الہی اسی سینے میں کھائے

نہایت سے بے اختیار سے کھائے
دشمن سے بے اختیار سے کھائے
غل خانہ شرافت سے کھائے
بے اختیار سے کھائے

بے اختیار سے کھائے
بے اختیار سے کھائے
بے اختیار سے کھائے
بے اختیار سے کھائے

بے اختیار سے کھائے
بے اختیار سے کھائے
بے اختیار سے کھائے
بے اختیار سے کھائے

کس حسن سے شکل نہ لگے کبھی
گویا ورق نور یہ تصویر کبھی

حاض کبھی دیکھ نہیں اس کبھی
کیا ایک سے دو تیرہ نہیں کبھی

کھانے کی پروا نہیں میدان و غامض
کس خبر سے مارا قدم راہ خدائیں

میں نے نہ کھائے کھانہ کا نہ کھائے
ظہر و عین کھانے کا نہ کھائے
اور اس کھانے کا نہ کھائے
کھانے کا نہ کھائے

کھانے کا نہ کھائے
کھانے کا نہ کھائے
کھانے کا نہ کھائے
کھانے کا نہ کھائے

کھانے کا نہ کھائے
کھانے کا نہ کھائے
کھانے کا نہ کھائے
کھانے کا نہ کھائے

پیش صف مرگان کو کی کیا سبب
بھر جان تو اک بل میں کبھی

اوصاف ہوں کیا اولیٰ کبھی
یہ جو سننے والے ہیں کبھی

محتاج سپردہ میں جہنم کا کبھی
بان سامنے تلوار سے کبھی

حصہ
 اس گزشتہ باب میں جو تفسیریں لکھی گئیں
 ہنستے تھے علما و محققین ان میں سے
 تھا حضرت سید علی ہجویری رحمہ اللہ
 کی یہ تفسیر سید سید علی ہجویری رحمہ اللہ

حصہ
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں

حصہ
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں

یابی جو نہ ملتا تھا شہ کون و مکان
 سو کچھ ہو کر ہو کر نہ پہنچتے تھے زبان

یابی کو نہ ملتا تھا شہ کون و مکان
 حال اس کا کسی صلاب اولاد گھٹا

راضی ہو نہیں سکتے تھے لہذا
 پھر تھوڑا سا پانی اسے دیا ہے پلا دو

حصہ
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں

حصہ
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں

حصہ
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں

سب مر گئے باقی ہی مظلوم رہا
 اک در حالہ خجستہ و مظلوم رہا

یابی کے نہ ہونے کا سزاوار تو میں ہوں
 تقصیر کیا اس کی گنہگار تو میں ہوں

یابی کے نہ ہونے کا سزاوار تو میں ہوں
 تقصیر کیا اس کی گنہگار تو میں ہوں

حصہ
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں

حصہ
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں

حصہ
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں
 کتب میں سے جو تفسیریں لکھی گئیں

عربان ہر جا کہ بیان کیے
 مرد کی طرح ہاتھوں پہ اٹھ کر کھڑے

یابی کے نہ ہونے کی وجہ سے
 اس کو کی سزا دی کہ ہو لاش میں

یابی کے نہ ہونے کی وجہ سے
 اس کو کی سزا دی کہ ہو لاش میں

تفسیر

[illegible]

<p>۱۴۱ ما را بر ایچی با خود پیوسته قلمی که پیوسته با خود پیوسته در یک خط نیست این خط را کدام خط است این خط را</p>	<p>۱۴۲ نزدیک است که پیوسته با خود پیوسته نزدیک است که پیوسته با خود پیوسته نزدیک است که پیوسته با خود پیوسته نزدیک است که پیوسته با خود پیوسته</p>	<p>۱۴۳ نزدیک است که پیوسته با خود پیوسته نزدیک است که پیوسته با خود پیوسته نزدیک است که پیوسته با خود پیوسته نزدیک است که پیوسته با خود پیوسته</p>
<p>دل کھول کے جوہر مرے دکھلا کر اب کام جمی کو نہ فرمائیے مولا</p>	<p>اعداد کے فتح کرنے کو تیار ہوں پیر رحم سے حضرت کے مین ہلچا ہوں</p>	<p>سرخ اسد اندکی قدرت بھی دکھاؤ لے دینو کو اعجاز امامت بھی کھاؤ</p>
<p>۱۴۴ شہر و جنگ و قذیر و قذیر لاکھوں شے اور دھڑلے سے کھینچ چھینے رنگ شجاعت کے جان پر نوکات سے کھینچ کر</p>	<p>۱۴۵ نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته</p>	<p>۱۴۶ نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته</p>
<p>رو کے مجھ طاقت یہ وہاں فوج مین کلاشے والی ہوں پر روح امین کی</p>	<p>جو رنگ نہ گرا آج کیا اہل جنت کو کس طرح مین دکھلاؤنگی ستم خندا کو</p>	<p>رو کو نئی بھی اور کاٹونگی ملعونہ کی مین آج ہوں تلوار بھی حضرت کی</p>
<p>۱۴۷ نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته</p>	<p>۱۴۸ نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته</p>	<p>۱۴۹ نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته نزدیک است کہ پیوسته با خود پیوسته</p>
<p>یہ تیغ عنایات خدا سے وجہ جان نہ راحت دل ہو مری راحت جان</p>	<p>جو رنگ نہ گرا آج کیا اہل جنت کو کس طرح مین دکھلاؤنگی ستم خندا کو</p>	<p>اصغر کا نہ بازو کے راحت کا المی مارا چھین مین نے اونچین کا چھین</p>

حاصل
 افسوس نہ ہو گا کہ اس کو شادمان
 اب بھی اگر چین تو دوزخ کے کج گاہ
 تانا کا بھی پاس آ کر انا نہیں کیا دہ

حاصل
 فنا کے گھوٹے سے دوزخ میں
 سب ٹوٹ پڑے دوزخ میں
 جہاں پہ لگدین تلواریں سرسور میں
 جہاں پہ لگدین بوجھان اور جہاں پہ

حاصل
 خاموش امیں ایک ہی ہنگام
 اوس خلق کا اور شمع کا احوال غصیب
 ہر دہرہ دلا تیری بخشش کا غصیب
 اوقات طلب کہ تجھ جس کی طلب

امت کا سفینہ تو ڈوب یا نہیں جاتا
 فرزند و تلو کو یا انہیں کو یا نہیں جاتا

سج گوسرہ پاک جہاں طاعت حق میں
 خورشید زمین دُوب گیا ہو تکی توفیق

کیا کچھ نہیں حضرت کے قصد ملا ہی
 تصنیف کا تیری گہرا شک صلا ہی

حاصل
 کہ کو کون کچھ ہے جو کچھ
 تیرے سر پہ چلتی ہو تو کتا سر
 نہ ہو تو کچھ نہ ہو تو کچھ

حاصل
 حقیقت یہ ہے کہ کون کچھ
 طاقی بس کچھ طاقی
 وہ سنہ سب کچھ کچھ کچھ

رباعی
 آکھو میری باری سے شری تیری
 اکلوتی رہی رہا منہ پوری تیری
 دونوں ایک ہو جی میں کہ کچھ کچھ
 یان سکر بس ایک جھوٹی تیری

وہ گور و گین کے وفا کرنا ہر شہید
 سجدہ نہ شہید اور اگر تار شہید

جس خلق کے بوسیدہ زمرہ کچھ
 فریاد ہو کا نا اوسے خست شقی

حاصل
 کہ کون کچھ نہ ہو کچھ نہ ہو
 اور رو رو کے کچھ کچھ
 فریاد بصد و درد کچھ کچھ

حاصل
 سب جلتے ہیں شمع میں کچھ کچھ
 جہاں کچھ کچھ کچھ کچھ
 یان در پہ کھڑی تیری تیری
 دکھائے اوسے کچھ کچھ کچھ

رباعی
 اکلوتی نہ ہو تو کچھ کچھ
 جہاں کچھ کچھ کچھ کچھ
 یون سنہ و قلب کچھ کچھ
 فکرت میں جہاں کچھ کچھ کچھ

جنت کو چلے تشریف میں کچھ کچھ
 اب مہدی نادی تھے کچھ کچھ

شہ دیکھ ہو مرتب دلیکے آگے
 بجائی کا کلاکٹ گیا ہمنیر کے آگے

مِنْ الْأَكْمَلَةِ الْمُصَوَّنَةِ وَأَعْلَى الدَّرَجَاتِ فِي الْعِلْمِ عَالِمِينَ اَزْجَاكہ اُنكے كلام كا اك زمانہ شتاق تھا
اور مدت سے تمامی اہل الرائے کا اسے اتفاق تھا کہ اگر یہ کلام معرض طبع میں آئے تو باعث تسهیل حصول
ثواب اور باقیات الصالحات اوس محدود کام ہو جاوے جو حقیقت میں اگر کلام قدما کا زیر طبع نہ آتا تو باعث
القرض مدحت سے مدینہ نیامیسا ہو جاتا مگر بغل و لک کار پرواز ان مطبع نے کمال تحسین و تلاش
اول عمدہ عمدہ مشورہ جمع کیا جس کو علی العموم کسی نے دیکھا بھی نہ تھا بجز ان کہ چار ملکہ و نمین یہ کلام
خصوصاً نظام طبع ہوا۔ اور اسطے صحت ان مشورہ کے اس ہیچ ان قلیل البضاعت پیر و بنی و علی
سید لصدق حسین رضوی کو منصف میں کیا پس حتی الوسع اس کمترین نے انکی صحت میں ہٹا ہٹا تمام کیا اگرچہ
اختلاف نقول سے ناچار سی ہو اور سو خطا سے ہر فرد غیبر سر سب ملو ہی مگر تاہم انشا واللہ تعالیٰ
کیا عجب ہے کہ کوئی مدعہ تک نہ معنی اور ناموزون نہ رہا ہو اور ایک یہ بھی التزام کیا ہے کہ ہر شے کو
ہندسہ طاق سے شروع اور ہندسہ جفت پر تمام کیا ہو تاہذا اگر جس ہندسہ کو چاہے
جلد سے علیحدہ کر لے اور محکمہ ہر تمام جائید بخانے کی ضرورت نہ پڑے اَزْجَاكہ تمامی جلدین بغیر طبع
بسبب افراط اشفاقان ہدیہ ناظرین ہو گئیں اور پھر بھی شتاق خیر اور نگاہ کم نہوا لہذا یہ جلد دوم ہر
مطبع فیصلہ مجمع سر شہ اشاعت علوم و منہل نروچ فنون شمع شبستان اقبال سند نشین ہر دم اہل مشورہ
شہد بہک و دو جناب منشی نو لکشور صاحب لالال بالفرح والسورہ واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج
ماہ اکتوبر ۱۲۸۵ عیسوی مطابق ماہ محرم الحرام ۱۲۸۳ ہجری طبع ہو کر حائل گلو سے
منتان مولیٰ بمنہ و کرمہ قلمی علیہ السلام

حضرت طہمیر۔ از منشی ظہیر الدین صاحب بگرامی۔
مسدس آج۔ تالیف مرزا محمد جعفر صاحب
تخلص باوج ظلف الصدق جناب مرزا
دبیر صاحب مرحوم اسمین جناب امیر المومنین
علی مرتضیٰ علیہ السلام کی نہایت عمدگی سے مدح
کی ہے قابل ملاحظہ مومنین ارباب شوق ہی
ذائقہ مآثم۔ معروف پہل مجلس شبہ سبحان
کیا کتاب شامل برکت و ثواب ہے جس میں فیضان
منصائب خاص آل عباد و دیگر شہداء کے بلا
کے کمال روایات صحیحہ سے ذکر آل عبا
شاہنشاہان جگہ گوشگان مصطفیٰ سید وزیر صاحب
رضوی المشہدی الاثناعشری تخلص بہ وزیر
نے تصنیف فرمایا ہے اگر سب عفو جرم
تو یہی ہے جو کیا وسعت دامن حسین ابن علیؑ
اس پہل مجلس شبیر کی جہان تک تعریف کی جائے
بجا ہی کیا خوب بیان ہے کہ کیسا ہی سنگدل
ہو گا جب مصائب شہداء کے کر بلا کو اس
بیان شیریں پر تاثیر سے سینگا رقیق القلب
سوم دل بن جائیگا اور دل اسکا مانند موم
پگھل کر رہ جائیگا۔

احکام الائمہ۔ فقہ امامیہ میں نہایت عام مفید
کتاب ہے فوائد بیشمار سے بھری ہے جہاں
باب ہیں اور ہر باب میں فصلیں ہیں چنانچہ
عند المعاشیہ فیہ ست ناظرین پر غولی اور
عمدگی اس رسالہ کی خود نمکشف ہو جاوے گی کہ

عام نفع کے واسطے حاجی حسین علی صاحب
نے کس آئین شایستہ اور ترکیب بایستہ
سے مدون فرمایا ہے جسے دیکھا پسند کیا بڑی
خواہش سے پڑھ لیا۔

حلیۃ العرائس۔ یہ کتاب زبان اردو فقہ میں
اسم بامسمیٰ ہے اسمین عورات کے مسائل فقہیہ
جو روزمرہ کے کار آمد ہیں صاف صاف
شرح لکھے ہیں اگرچہ رسالہ مختصر ہے مگر فوائد
عظیم مترتب ہیں جامع عباسی تذکرۃ الصلوۃ
وغیرہ کتابین اکثر عورات کو پڑھانی جاتی ہیں لیکن
بعض بعض باتیں اسمین آئین سے زیادہ
ہیں اور عبارت عام فہم نہایت سلیس ہے
اور مسائل بہت عمدہ عمدہ باسانید صحیحہ اسمین
موجود ہیں اسکا پڑھنا عورات کے لیے کمال مفید
ہو مصنف اسکے مولوی امجد علی صاحب
لکھنوی ہیں۔

پہرہ ہندی۔ یہ کتاب مختصر روزمرہ کی
پہل چال سابق روش کی نظم ہے اکثر اطفال
خرد سال اور عورات کے درس میں بہتی ہے
انسان کا عمر اور قبر میں منکر و نکیر کا سوال
و جواب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے
نظم ہے چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کو ان پر
یاد کرانے ہیں جس سے مسائل میں بھی قنیت
ہو جاتی ہے اور روزہ نکاح جو کہ اصول مذہب
ہے اسمین صلاحیت کامل پیدا ہوتی ہے اور عمدہ

سبھی درست ہو جاتے ہیں اسی سبب سے ہر مقام پر مروج ہو اور ہر شخص اسکو تربیت اطفال کے لیے خرید کرتا ہے۔

جامع عباسی لبست بابی - اس کے حاشیہ پر ترجمہ الصلوٰۃ ہو جامع عباسی بڑی ہندی کتاب مذہب اثنا عشریہ کی علم فقہ میں تصنیف ناتم المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین مولانا شیخ بہار الدین کی اور ترجمہ الصلوٰۃ تصنیف فتوۃ الکاملین اخوند ملا محمد باقر مجلسی ہر شامل چند ابواب پر اول باب میں طہارت کا بیان ہو دینی وضو و غسل و تیمم اور ان کے توابع کا ذکر سے باب میں نماز واجب سنت کا ذکر کہ قبیر سے باب میں خمس زکوٰۃ واجب اور ہر مذکور ہو ہے۔ تھے باب میں روزہ واجب سنت کا ذکر

حق یا کفر باب میں حج و اکیان حج وغیرہ کا مذکور و حجیہ باب میں وقف و تصدق و ادا کے قرض اور بندہ اور آزاد اور کافروں پر حبس و کرے کا ذکر ہے تسائون باب میں زیارت حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت امیر المؤمنین و باقی ائمہ معصومین علیہم السلام و ایام مولود و وفات ائمہ معصومین کا بیان ہے و دیگر ابواب میں ہر قسم ضروری ضروری مقاصد و نیوے مذکور ہے۔

پارا الا سلام فی احکام الصام - یہ کتاب فیض انتساب برہان فارسی تصنیفات عالم

علوم علی و خفی حجت الاسلام مجتہد العصر الزمان جناب مفتی مولوی سید محمد یاس صاحب کتب سے ہے۔ اس کتاب لا جواب میں روزہ داروں کے مراتب اور ثواب اور روزے کے آداب نہایت مفید و مفصل و ہر فراموشی اور روزہ داروں کی شکوات اور نہایت کواکس خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے جس کے پڑھنے سے ماہ رمضان المبارک کی عظمت و جلالت اور روزہ داروں کی قدر و منزلت سماعت سامان معلوم ہو جاتی ہے اہادیث صحیحہ سے جناب مصنف نے ہر مطلب کا ثوب دیا ہے اور دلائل عقلی و نقلی و نصوص قرآنی سے صوم اور صائم کی عظمت ظاہر فرمائی ہے۔

طہر السانین تصنیف جناب مولوی

سید حسین صاحب المعروف بکتاب میرن صاحب مذکور یہ کتاب مذہب امامیہ کی نہایت عمدہ ہے منہلج النجات - مع ترجمہ اردو و سنباؤن کے تسکو کمال و نہایت کے ساتھ واسطے سونوئی

عوام سونین و نیدار کے جامع علوم دین مولوی غلام حیدر صاحب ابن میر سید محمد صاحب تقوی السجاسی الخاطب بسید محمد خان بہادر کے لکھا گیا ہے تہذیب اثنا عشریہ میں بے مثل جو اور علی العموم پسندیدہ جسے ایک نظر دیکھا ہزار جان سے شناسا ہو کر خرید اسے بہت اچھا سالہ ہے۔